e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 120 Thursday , January 30 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۱۲۰) لکھنؤ، بروز جمعرات ۳۰-جنوری ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۹/رجب المرجب -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

اسرو کی تاریخی پرواز، 100 ویں مشن کے تحت
جی ایس ایل وی-ایف 15 راکیٹ کا کامیاب تجربہ

ہندوستانی خلائی اور تحقیقی تنظیم (اسرو) نے خلائی دنیا میں ایک اور قدم آگے بڑھاتے ہوئے تاریخ رقم کردی ہے۔ اس نے شری ہری کوٹا کے ستیش دھون خلائی مرکز سے اپنے 100 ویں مشن یعنی جی ایس ایل وی راکیٹ کو کامیابی کے ساتھ لانچ کردیا ہے۔ یہ ایک نیوی گیشن سیٹلائٹ ہے۔ اسرو کے چیئرمین وی نارائن کی قیادت میں پہلا مشن تھا۔ انہوں نے 13 جنوری کو اپنے عہدے کی ذمہ داریاں سنبھالی تھیں۔ ڈرائج نے بتایا کہ راکیٹ کے مرحلے کے ساتھ ہی ایس ایل وی اپنی 17 ویں پرواز میں نیوی گیشن سیٹلائٹ این وی ایس-02 کو لے کر یہاں دوسرے لانچ پیڈ سے 29 جنوری (بدھ) کو صبح 6:23 بجے لانچ ہوا۔ اسرو نے اپنے بیان میں کہا کہ جی ایس ایل وی-ایف-15 / این وی ایس-02 مشن کامیابی کے ساتھ پورا کیا گیا ہے۔

الیکشن کمیشن نے کیجریوال کے جمنا میں زہر والے بیان پر بھیجا نوٹس

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی کے سربراہ اروند کیجریوال کو جمنا کے پانی میں زہر کے مبینہ دعوے پر الیکشن کمیشن نے نوٹس جاری کیا ہے۔ کیجریوال نے کہا تھا کہ ہریانہ کی بی جے پی حکومت نے دہلی کو زہر کے جانے والے جمنا کے پانی میں زہر ملا دیا ہے اگر دہلی چل بھوڑ نے پر بضد ہے تو اس از سر نو کیڈر اہتا تو یہ اہتمامی عمل عام میں تبدیل ہو سکتا تھا۔ الیکشن کمیشن نے انہیں 29 جنوری 2025 کو رات 8 بجے تک اس دعوے کے حق میں شہادت فراہم کرنے کا حکم دیا ہے۔ کمیشن نے اپنے نوٹس میں کہا کہ ایسے الزامات کے علاقائی تنازعات اور قانون وامان کی بگڑتی صورتحال جیسے سنگین نتائج ہو سکتے ہیں۔ قبل ازیں، دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی کو ایل بی نے دہلی کیلئے زہر ملانے کے الزام پر تنبیہ کی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے بیانات نہ صرف لوگوں کو بھڑکانے کے مترادف ہیں بلکہ قومی سلامتی کے لیے بھی خطرہ ہیں۔ بی۔ جے۔ پی نے کیجریوال کے اس بیان پر سخت اعتراض کرتے ہوئے الیکشن کمیشن میں شکایت درج کروائی۔

مہا کمبھ میں بھگدڑ، 30 سے زائد کی موت، درجنوں زخمی

حادثہ دل دہلانے والا: بسی ایم یوگی، تین رکنی جانچ کمیشن کی تشکیل، متوفی کے لواحقین کو 25-25 روپے معاوضہ دینے کا علان، مرمو، مودی کا اموات پر رنج وغم کا اظہار

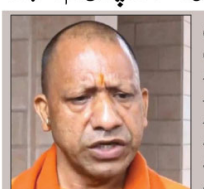

وزیر اعلیٰ بدھ کو صحافیوں سے بات کرتے ہوئے جذباتی ہو گئے اور کہا کہ انتظامیہ کو معلوم تھا کہ مہا کمبھ میں آٹھ کروڑ سے زیادہ عقیدت مند پہنچیں گے اور اس کے لیے تمام انتظامات بھی کر لیے گئے تھے، لیکن برہما مہورت سے پہلے رات کے وقت ایک سے دو بجے کے درمیان عقیدت مند بیریکیڈنگ توڑ کر دوسری طرف آ گئے اور وہاں پہلے سے اسنان کے انتظار میں کھڑے لوگوں کو روندتے چلے گئے۔

دو بجے کے درمیان عقیدت مند میں بیریکیڈنگ پھلانگ کر دوسری طرف آئے اور وہاں پہلے سے اسنان کے انتظار میں کھڑے لوگوں کو روند تے چلے گئے۔

مہا کمبھ نگر۔(ایجنسی) مونی اماوسیہ پر بدھ کو بیریکیڈنگ ٹوٹنے کے حادثے کے بعد مچی بھگدڑ میں 30 سے زائد عقیدت مندوں کی موت ہوگئی جبکہ دیگر 60 زخمی ہو گئے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس دیھو کرشن نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مرنے والوں میں 25 کی شناخت کر لی گئی ہے جبکہ پانچ کی شناخت کی کوششوں کی جاری ہیں کچھ زخمیوں کے اہل خانہ نے مریض کو لے کر چلے گئے جبکہ 36 کا علاج مقامی میڈیکل کالج میں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ برہم مہورت سے قبل علی الصبح ایک سے دو بجے کے درمیان میلہ علاقے میں اکھاڑا مارگ پر بھاری بھیڑ کا دباؤ بنا اور بھیڑ کے اس دباؤ سے دوسری جانب کے بیریکیڈنگ ٹوٹ گئے اور لوگ بیریکیڈنگ پھلانگ کر دوسری جانب آ گئے جہاں عقیدت مند برہم مہورت کا انتظار کر رہے تھے۔ بھیڑ نے انہیں نہیں دیکھا اور ان کو کچلنا شروع کر دیا۔ اگرچہ انتظامیہ نے اسی وقت راحت رسانی کا کام کرتے ہوئے بھیڑ کو قابو کیا۔ اور ایمبولینس سے 90 زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا لیکن اس میں 30 عقیدت مندوں کی موت ہو چکی تھی۔ کرشن نے بتایا کہ مہولکوں میں سے 25 کی شناخت ہو چکی ہے جبکہ دیگر کی شناخت کی جانی باقی ہے۔ ان میں سے کرناٹک کے چار آسام اور ایک گجرات کے بھی شامل ہیں۔ کچھ زخمیوں کو کمبھ کے اراکین لے کر چلے گئے ہیں اور 36 زخمیوں کا علاج مقامی میڈیکل کالج میں چل رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عقیدت مندوں کی سہولیت کے لئے میلہ انتظامیہ نے ہیلپ لائن نمبر 1920 جاری کیا ہے جس پر زخمی کے بارے میں جانکاری حاصل کی جا سکے گی۔

مہا کمبھ میں بیریکیڈنگ ٹوٹنے سے ہوئے حادثے سے دکھی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ تمام سکیورٹی انتظامات کے باوجود بھیڑ کے دباؤ میں ہوا حادثہ دل کو دہلانے والا ہے۔ یوگی نے کہا کہ حادثے کی جانچ کے لئے ہم نے سابق جج ہرش کمار کی قیادت میں تین رکنی جانچ کمیشن تشکیل دیا ہے جس میں سابق ڈی جی وی کے گپتا اور ریٹائرڈ آئی اے ایس ڈی کے سنگھ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت پولیس سے الگ سے حادثے کی وجوہات کی جانچ کرائے گی۔ حکومت ہر متوفی کے وارثت کو 25 لاکھ روپے مالی مدد کے طور پر فراہم کرے گی۔ وزیر اعلیٰ بدھ کو صحافیوں سے بات کرتے ہوئے جذباتی ہو گئے اور کہا کہ انتظامیہ کو معلوم تھا کہ مہا کمبھ میں آٹھ کروڑ سے زیادہ عقیدت مند پہنچیں گے اور اس کے لیے تمام انتظامات بھی کر لیے گئے تھے، لیکن برہما مہورت سے پہلے رات کے وقت ایک سے دو بجے کے درمیان عقیدت مند بیریکیڈنگ پھلانگ کر دوسری طرف آ گئے اور وہاں پہلے سے اسنان کے انتظار میں کھڑے لوگوں کو روندتے چلے گئے۔ یوگی نے کہا کہ حادثے کے بعد، حکومت کی درخواست پر اکھاڑوں نے اپنے پہلے سے طے شدہ امرت اسنان کو ملتوی کر دیا تھا، جو دوپہر میں شروع ہوا۔ شنکر اچاریہ، آچاریہ مہامنڈلیشور اور سنتوں نے امرت اسنان میں حصہ لیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حادثے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، وزیر ریلوے اور کئی دیگر مرکزی وزراء نے تمال ناڈ میں رابطہ کیا اور ان کی رہنمائی سے صورتحال پر قابو پایا گیا ہے۔

صدر جمہوریہ دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی نے مونی اماوسیہ کے موقع پر پریاگ راج میں مہا کمبھ میلے میں بھگدڑ کو انتہائی افسوسناک قرار دیا ہے اور عقیدت مندوں کی موت پر رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ مرمو نے سوشل میڈیا ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا پریاگ راج مہا کمبھ میں بھگدڑ کا واقعہ بہت افسوسناک ہے۔ میں زخمیوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تمام زخمی عقیدت مند جلد صحت یاب ہو جائیں۔ مسٹر مودی نے پریاگ راج میں بھگدڑ کے واقعہ کو انتہائی افسوسناک قرار دیا ہے اور تمام زخمیوں کی جلد صحت یابی کی آرزو کی۔ وزیر اعظم نے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا "پریاگ راج مہا کمبھ میں جو حادثہ ہوا وہ بہت افسوسناک ہے۔ اس میں، میں ان عقیدت مندوں کے تئیں اپنی گہری تعزیت کا اظہار کرتا ہوں جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھویا ہے۔ اس کے ساتھ میں تمام زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتا ہوں۔ ناتھ صدر جگدیپ دھنکڑ نے پریاگ راج میں مہا کمبھ حادثے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کی ہے۔

بھگدڑ کے بعد میلہ اسپیشل ٹرینیں چلانے کا فیصلہ

پریاگ راج میں مونی اماوسیہ پر بھیڑ کو دیکھتے ہوئے ریلوے نے بڑا فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے نے پریاگ راج کے مختلف اسٹیشنوں سے آج 360 سے زیادہ ٹرینیں چلانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ وہیں مہا کمبھ میلہ میں بھگدڑ کے بعد پریاگ راج آنے والی خصوصی ٹرینوں کو جگہ جگہ روک دیا گیا ہے تاکہ میلہ علاقے میں بھیڑ اور زیادہ نہ بڑھے۔ اس درمیان پنڈت دین دیال جنکشن پر پریاگ راج جانے والے عقیدت مندوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ ویسے ریلوے نے چندو دیال جنکشن سے چلنے والی کمبھ میلہ اسپیشل ٹرینوں کی آمد و رفت روک دی ہے۔ ساتھ ہی یوپی اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے بھی ریاست کے مختلف ضلعوں سے جانے والی بسوں کو سرحدوں پر ہی روک دیا ہے۔ عالم باغ بس اسٹیشن پر بھی پریاگ راج جانے والی بسیں روک دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جو بسیں لکھنؤ سے پریاگ راج کے لیے روانہ کی گئی تھیں انہیں بھی رائے بریلی اور پھر اواس میں روک دیا گیا ہے۔ پریاگ راج میں پارکنگ فل ہو گئی ہے اس وجہ سے وہاں پر بسوں کے کھڑے ہونے کی جگہ نہیں بچی ہے۔ اس وجہ سے روڈ ویز نے اب پریاگ راج کے لیے سینکڑوں بسوں کی آمد و رفت فی الحال بند کر دی ہے۔

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے مہا کمبھ میں بھگدڑ میں ہلاک ہونے والوں کے اہل خانہ کے تئیں تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ آستھا اس طرح کے حالات پیدا نہ ہوں اس کے لئے وی آئی پی کلچر کو روکنے کی سخت ضرورت ہے۔ مسٹر کھڑگے نے کہا، "مہا کمبھ کے دوران تیرتھ راج سنگم کے کنارے بھگدڑ سے کئی لوگوں کی جانیں گئی ہیں اور بہت سے لوگوں کے زخمی ہونے کی خبر انتہائی دل دہلا دینے والی ہے۔ عقیدت مندوں کے اہل خانہ کے ساتھ ہماری گہری تعزیت اور ہم زخمیوں کی جلد صحت یابی کی خواہش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "بامعمل انتظامات، وی آئی پی موومنٹ، انتظامات سے زیادہ خود کی تشہیر پر توجہ دینا اور بدانتظامی اس کے لئے ذمہ دار ہے۔ ہزاروں کروڑ روپے خرچ کرنے کے باوجود ایسا نظام ہونا قابل مذمت ہے۔ ابھی کئی اہم شاہی اسنان باقی ہیں، اس لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو اب بیدار ہونا چاہیے اور انتظامات کو بہتر کرنا چاہیے تاکہ مستقبل میں ایسے ناخوشگوار واقعات رونما نہ ہوں۔ عقیدت مندوں کی رہائش، خوراک، ابتدائی طبی امداد اور نقل وحرکت کے انتظامات کو وسعت دی جائے اور وی آئی پی موومنٹ کو روکا جائے۔ ہمارے ساتھ ہونے سے بھی بچا جائے۔"

کمبھ میں وی آئی پی کلچر کو روکنا ضروری، کھڑگے-راہل کا اظہار تعزیت

مرکزی کابینہ نے 16300 کروڑ روپے پر مبنی معدنیات مشن کو دی منظوری

ایتھنول کی نئی قیمتوں کا بھی اعلان

نئی دہلی۔ مرکزی کابینہ نے 16300 کروڑ روپے کے 'معدنیات مشن' کو آج منظوری دے دی۔ مرکزی وزیر اشوِنی ویشنو نے بدھ کے روز اس سلسلے میں میڈیا کو جانکاری دی۔ اس کے ساتھ ہی کابینہ نے 'سی زمرہ' کے بھاری گڑ سے پیدا ہونے والے 'اتھنول کی 'ایکس-مل' قیمت 56.28 روپے فی لیٹر سے بڑھا کر 57.97 روپے فی لیٹر کرنے کو بھی منظوری دے دی ہے۔

حکومت کی طرف سے مقررہ 'اتھنول کی قیمتیں 23-2022 'اتھنول فراہمی سال (نومبر-اکتوبر) کے بعد سے نہیں بڑھائی گئی تھیں۔ گنّے کے رس، بی-ہیوی گڑ اور سی-ہیوی گڑ سے پیدا 'اتھنول کی موجودہ شرحیں بالترتیب 65.61 روپے، 60.73 روپے اور 56.28 روپے فی لیٹر ہیں۔ مرکزی کابینہ نے 29 جنوری کو رواں سال 31 اکتوبر کو ختم ہونے والی 2024-25 مدت کار کے لیے 'اتھنول کی نئی قیمتوں کا اعلان کیا۔ سی زمرہ کے بھاری گڑ سے حاصل 'اتھنول کی 'ایکس-مل' قیمت 1.69 روپے بڑھا کر 57.97 روپے فی لیٹر کرنے کو منظوری دی گئی۔ بی زمرہ کے بھاری گڑ اور گنّا رس/چینی/چینی سیرپ سے پیدا 'اتھنول کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ ان کی قیمتیں بالترتیب 60.73 روپے فی لیٹر اور 65.61 روپے فی لیٹر پر غیر متبدل رکھی گئیں۔ 'اتھنول کی قیمتیں بڑھانے کا فیصلہ معاشی معاملوں کی کابینہ کمیٹی نے لیا۔ اس کی جانکاری دیتے ہوئے مرکزی وزیر برائے اطلاعات و نشریات اشوِنی ویشنو نے بتایا کہ 'اتھنول فراہمی سال (ای ایس وائی) 25-2024 کے لیے پبلک سیکٹر کی تیل مارکیٹنگ کمپنیوں (او ایم سی) کے لیے 'اتھنول خرید قیمت میں ترمیم کو منظوری دی گئی ہے۔ حکومت نے پٹرول میں 20 فیصد 'اتھنول مرکب کا ہدف بھی 2030 سے گھٹا کر 'اتھنول سال 26-2025 کر دیا ہے۔ ایک سرکاری نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ "اس سمت میں ایک قدم اٹھاتے ہوئے تیل مارکیٹنگ کمپنیوں نے رواں ای ایس وائی 25-2024 کے دوران 18 فیصد 'اتھنول کے مرکب کا منصوبہ بنایا ہے۔"

سعودی عرب: جدہ میں دردناک سڑک حادثہ
9 ہندوستانی شہریوں کی موت، وزیر خارجہ کا اظہارِ افسوس

جدہ (ایجنسی) سعودی عرب کے جدہ میں ایک دردناک سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ اس حادثے میں 9 ہندوستانی شہریوں کی موت ہوگئی ہے۔ اس افسوسناک حادثے کے متعلق بدھ (29 جنوری) کو جدہ میں موجود ہندوستانی کمشن نے اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ "جیزان کے مغربی علاقہ کے قریب ایک سڑک حادثے میں 9 ہندوستانی شہریوں کی موت ہوگئی ہے۔" علاوہ ازیں کمشن نے کہا کہ "اس حادثے میں متاثرہ کنبوں سے رابطے میں ہیں اور ہر ممکن مدد فراہم کی جا رہی ہے۔" ہندوستانی قونصل خانہ نے اس المناک حادثہ کے حوالے سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کیا ہے۔ پوسٹ میں لکھا ہے کہ "ہم سعودی عرب کے مغربی علاقہ جدہ کے پاس ہوئے ایک سڑک حادثے میں 9 ہندوستانی شہریوں کی موت پر گہری تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم متاثرہ کنبوں کے تئیں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔" علاوہ ازیں قونصل خانہ نے کہا کہ "جدہ میں واقع قونصل خانہ مکمل تعاون فراہم کر رہا ہے، اور ان زخمیوں کے جلد صحت یاب ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں مزید معلومات کے لیے ایک خاص ہیلپ لائن بھی جاری کیا گیا ہے۔" ہندوستانی وزیر خارجہ ایس۔ جے شنکر نے بھی اس خوفناک سڑک حادثے پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کیا۔ پوسٹ میں انہوں نے لکھا کہ "اس حادثے اور جان گنوانے والوں کے بارے میں جان کر افسوس ہوا۔

وقف ترمیمی بل 14 کے مقابلہ 11 ووٹ
جے پی سی نے حزب اختلاف سے طلب کیں ترامیم کی تجاویز

نئی دہلی: وقف ترمیمی بل پر مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کی اہم میٹنگ اختتام پذیر ہوگئی جس میں بل 11 مختلف ترامیم کو 14 ووٹوں سے منظور کر لیا گیا۔ اس اجلاس میں ترامیم کی تجاویز طلب کی گئیں، جبکہ اپوزیشن کو اپنی مخالفت درج کروانے کے لیے وقت دیا گیا۔ یہ جے پی سی نے چیئرمین جگدمبیکا پال (بی۔ جے۔ پی) کی قیادت والی این ڈی اے حکومت کے تجویز کردہ بل کو 14 ترامیم کے ساتھ منظوری دی تھی۔ تاہم، اپوزیشن نے کمرا اس کی جانب سے پیش کی گئی 44 ترامیم کو مسترد کر دیا کیا جس پر سیاسی ہنگامہ ہوں ہنگامہ برپا ہوگیا۔ کمیٹی کے صدر اور بی۔ جے۔ پی کے رکن پارلیمنٹ جگدمبکا پال نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اجلاس کے دوران تمام تجاویز پر بحث ہوئی اور تمام منظوری کے لیے ووٹنگ کروائی گئی۔ ان کے مطابق، ترامیم میں سے 14 کو اکثریتی ووٹ کے ساتھ تسلیم کیا گیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گزشتہ 6 ماہ کے دوران کئی مرتبہ ان ترامیم پر تفصیلی غور کیا گیا اور آخر کار فیصلہ اکثریتی بنیادوں پر لیا گیا۔ اپوزیشن نے کمیٹی کے صدر پر جانب داری کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی حمایت میں ترامیم کو منظوری دینے میں جلد بازی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اپوزیشن نے اس عمل کو قومی دارالحکومت میں آنے والے انتخابات سے منسلک کرتے ہوئے کہا کہ وقف کے عمل میں جلد بازی کی جا رہی ہے۔ بیر کے روز اپوزیشن کے 11 اراکین نے کمیٹی کے صدر کے رویے پر سوالات اٹھائے اور کہا کہ این ڈی اے کے ارکان کی ترامیم کو بلا جواز تسلیم کیا گیا۔ اپوزیشن نے اپنی مخالفت ایک مشترکہ بیان میں درج کرائی جس میں کہا گیا، "ہم جے پی سی کی کارروائی اور اس میں استعمال ہونے والے طریقہ کار پر سخت تحفظات رکھتے ہیں اور اسے غیر شفاف قرار دیتے ہیں۔

سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت سے تین طلاق پر درج مقدمات کا ڈیٹا طلب کیا

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت سے کہا ہے کہ وہ مسلم خواتین (شادی کے حقوق کے تحفظ) کے تحت ممنوع تین طلاق کے ذریعے طلاق کے معاملات میں مسلم مردوں کے خلاف ایکٹ، 2019 کے تحت دائر مقدمات اور چارج شیٹ کی تعداد کے اعداد و شمار پیش کرے۔ عدالت عظمیٰ نے آج مرکزی حکومت کو یہ ہدایات دیں۔ چیف جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس سنجے کمار کی بنچ نے تین طلاق کو جرم قرار دینے کو چیلنج کرنے والی عرضیوں پر سماعت کرتے ہوئے یہ حکم دیا۔ بنچ نے سالیسٹر جنرل تشار مہتا سے پوچھا، "اب جب کہ تم فرانکو منسٹر ائز ہو چکے ہیں... اب میں بتائیں کہ کتنے کیس زیر التوا ہیں۔ کیا وہ گھریلو کورٹس میں کوئی چیلنج زیر التوا ہے؟" مسٹر مہتا نے مرکز کی حمایت کرتے ہوئے قانون کا دفاع کیا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے تحفظ کے لیے یہ قانون ضروری ہے۔ اس میں روک تھام (طلاق) کی دفعات ہیں۔ اس پر بنچ نے کہا کہ مرکز نے تین طلاق کہنے کے عمل کو ہی سزا دی ہے۔ درخواست گزاروں میں سے ایک کی طرف سے پیش ہونے والے ایڈوکیٹ نظام پاشا نے کہا کہ اب قانون کے تحت محض اعلان پر بھی سزا دی جاتی ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ ایم آر شمشاد نے عرضی گزار کی طرف سے پیش ہو کر دلیل دی کہ اس طرح کے بیانات اور جذباتی تشدد گھریلو تشدد ایکٹ کے تحت آتے ہیں۔ تاہم مسٹر مہتا نے کہا کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے اگلے ہی سے آپ میری بیوی نہیں رہیں اور ایک انسان ہیں جسے ایک آدمی کی زندگی سے اور یہاں تک کہ اس کے گھر سے بھی نکال دیا گیا ہے۔"

مسٹر مہتا نے کہا کہ وہ دیہی علاقوں کے اعداد و شمار سمیت دائر مقدمات کی تعداد کے اعداد و شمار فراہم کریں۔ بنچ نے کہا "انہیں (مرکز) کو اعداد و شمار درج کرنے دیں تب ہمیں معلوم ہوگا کہ اصل صورتحال کیا ہے۔" مسٹر پاشا نے کہا کہ "یہ کھیلوں کا اختیار کرنا کس اور کینیتی میں جرم نہیں ہے۔ اس پر مسٹر مہتا نے کہا کہ دوسری برادریوں میں تین طلاق کا کوئی رواج نہیں ہے۔ مسٹر شمشاد نے دلیل دی کہ فوجداری مقدمات میں (یہاں تک کہ دہلی میں) جب ماریت پٹائی، ہتک عزت یا ہتک عزت معاملہ ہوتا ہے، اور دوالی معاملات میں منیتوں تک مقدمہ درج نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا "یہاں، اگر کسی نے تین بار طلاق کہی۔ پتھر و وجیل جانے گا۔ سنگل۔ سنگل ہے۔ عدالت نے کہا کہ زیادہ تر فوکلا ءیہ بحث نہیں کریں گے کہ تین طلاق جمع عمل ہے۔ شاید وہ جرم کے پہلو پر بحث کریں گے۔

پی جی میڈیکل کورسز میں رہائش کی بنیاد پر ریزرویشن غیر آئینی قرار، سپریم کورٹ کا فیصلہ

نئی دہلی۔ پورے ملک میں میڈیکل کالج میں داخلہ کو لے کر جاری ریزرویشن نظام پر سپریم کورٹ نے بڑا فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ میڈیکل کالجوں میں پوسٹ گریجویٹ (پی جی) کورسز میں رہائش (ڈومیسائل) کی بنیاد پر ریزرویشن کا فائدہ نہیں ملے گا۔ عدالت عظمیٰ نے اسے غیر آئینی بتایا ہے۔ عدالت نے اسے آئین کی دفعہ 14 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسے نہیں کیا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ کے تین ججوں کی بنچ میں جسٹس وکرم ناتھ، جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس ایس وی این بھٹی شامل تھے۔ بنچ نے کہا، "ہم بھی بھارت کے باشندے ہیں۔ یہاں رہائشی یا صوبائی رہائش عیب پیدا کرتی ہیں، صرف ایک رہائشی ہے، وہ ہے ہم سبھی بھارت کے باشندے ہیں۔" اس کے ساتھ ہی بنچ نے یہ بھی واضح کیا کہ آئین کی دفعہ 19 کے تحت ہر شہری کو ہندوستان کے کسی بھی حصے میں رہنے، کاروبار کرنے اور پیشہ ور کام کرنے کا حق ہے۔ یہ حق تعلیمی اداروں میں داخلہ کے تعلق سے بھی نافذ ہوتا ہے اور ڈومیسائل پر مبنی کوئی بھی پابندی پی جی سطح پر اس بنیادی اصول کو روکتا ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ تسلیم کیا کہ کچھ حد تک ڈومیسائل پر مبنی ریزرویشن انڈر گریجویٹ (ایم بی بی ایس) داخلہ میں قابل قبول ہو سکتا ہے، لیکن پی جی میڈیکل کورسز میں اسے نافذ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ پی جی کورس میں مہارت اور ہنر اہم ہوتے ہیں۔ جسٹس دھولیہ نے اس فیصلے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا، "چونکہ پی جی میڈیکل کورسز میں ماہر ڈاکٹروں کی ضرورت زیادہ ہے، اس لیے رہائش پر مبنی ریزرویشن اعلیٰ سطح پر آئین کی دفعہ 14 کی خلاف ورزی ہوگی۔" اس فیصلے میں عدالت نے ان طلبا کو راحت دی ہے جو حال ہی میں ڈومیسائل پر مبنی ریزرویشن کے تحت پی جی میڈیکل کورسز میں داخلہ لے چکے ہیں۔

دہلی اسمبلی انتخابات: کانگریس کا انتخابی منشور جاری
ذات پر مبنی سروے کرانے اور صفائی کارکنوں کو مستقل ملازمتوں کا وعدہ کیا

نئی دہلی۔ (یو این آئی) کانگریس نے آج دہلی اسمبلی انتخابات کے لیے اپنا انتخابی منشور جاری کیا اور دہلی کے لوگوں سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اقتدار میں آتی ہے تو وہ ذات پر مبنی سروے کرکے غریبوں کی بہتری کے لیے کام کرے گی اور چھ ماہ کے اندر ایک مضبوط لوک پال بل پاس کرائے گی۔ دہلی پردیش کانگریس ہیڈکوارٹر میں پارٹی کا منشور جاری کرتے ہوئے کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری پرتیم رمیش نے کہا "ہم چاہتے تھے کہ عوام تک یہ پیغام پہنچے کہ کانگریس وہی کرتی ہے جو وہ کہتی ہے۔ یہ گھوشنا صرف پارٹی کی نہیں، عوام کا حق ہے۔ کانگریس نے دہلی کے لیے اپنی پانچ گارنٹیاں بہت پہلے دی تھیں، جو پوری ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی حکومت نے سب سے پہلے مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ کو لاگو کیا۔ انہوں نے کہا کہ گارنٹی کا مطلب ہے کہ اگر حکومت اس پر عمل درآمد نہیں کرتی ہے تو آپ عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں۔ دہلی کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے کہا کہ ہم نے دہلی کے لوگوں کے مسائل سن کر اپنا منشور تیار کیا ہے۔ منشور میں ہم نے دہلی کے لوگوں کے مسائل اور ضروریات کو شامل کیا ہے۔ دہلی کے نوجوانوں، خواتین، بزرگوں، دلتوں اور سماج کے محروم لوگوں کی کیا ضرورتیں ہیں، وہ سب اس میں شامل ہیں۔ ہم نے اپنے منشور میں پورا دھیان کے لوگوں کے لیے الگ الگ مسائل کو شامل کیا ہے اور دہلی کے دیہاتوں کے لیے خصوصی اسکیمیں رکھی ہیں، یہ عوام کا منشور ہے اور اس میں عوام کے جذبات شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ کانگریس نے پیاری دیدی اسکیم کا اعلان کیا ہے جس کے تحت ہر غریب خاندان کی ایک خاتون کو ہر ماہ 2500 روپے دیے جائیں گے، جنہیں رکھشا یوجنا، جس کے تحت دہلی کے تمام رہائشیوں کو 25 لاکھ روپے کا ہیلتھ انشورنس فراہم کیا جائے گا۔ (25 لاکھ روپے تک مفت علاج کی سہولت) اس میں مفت ادویات اور ٹیسٹ بھی شامل ہوں گے۔) نوجوان پرواز اسکیم جس کے تحت بے روزگار نوجوانوں کو سرکاری یا نجی شعبے کے اداروں میں ایک سال کی اپرنٹس شپ دی جائے گی، جس کے دوران انہیں 8500 روپے ماہانہ ملیں گے۔ اس اسکیم کے تحت مفت رائن کٹ بشمول ایل پی جی سلنڈر 500 روپے میں، 02 کلو چینی، ایک کلو کوکنگ آئل، چھ کلو دال، 250 گرام چائے کی پتی ہر ماہ اور مفت بجلی اسکیم جس کے تحت تمام اہل خاندانوں کو مفت بجلی فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ 300 یونٹ مفت بجلی فراہم کرنے جیسی پانچ گارنٹیوں کا اعلان کیا گیا۔ کانگریس نے اپنے منشور میں ریاستی سرکاری ملازمتوں میں خواتین کے لیے 33 فیصد ریزرویشن، سستا اور غذائیت بخش کھانا فراہم کرنے کے لیے 100 اندرا کینٹین قائم کرنے، ذات پر مبنی سروے کرانے اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کو مختلف سرکاری اداروں میں تناسب سے نشستیں دینے کا وعدہ کیا ہے۔

اسرائیل نے 'انروا' کو آپریشن بند کرنے کا دیا الٹی میٹم

امریکہ نے پابندی کی حمایت کردی □ موت سے بچنا کوئی فتح نہیں، فلسطینی نرس نے دل کھول کر رکھ دیا

تل ابیب،29 جنوری (یو این آئی) اسرائیل نے اقوام متحدہ کے ادارے انروا کو آپریشن بند کرنے کے لیے 48 گھنٹوں کا وقت دے دیا ہے، جب کہ امریکہ نے امدادی تنظیم پر پابندی کی حمایت کر دی۔ تفصیلات کے مطابق فلسطین کی صورت حال پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا، نیویارک میں اجلاس کے دوران اقوام متحدہ کے امدادی ادارے انروا کے سربراہ بھی شریک ہوئے۔ انروا کے سربراہ نے بتایا کہ اسرائیل انروا پر فلسطینیوں کے لیے امدادی کاموں کو بند کرنے کے لیے دباؤ بڑھا رہا ہے، اسرائیل نے انروا کو آپریشن بند کرنے کے لیے 48 گھنٹے کا وقت دے دیا ہے، جب کہ غزہ جنگ کے دوران پہلے ہی اسرائیل انروا پر پابندی لگا چکا ہے۔ قلب لازاریتی نے کہا ہے کہ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوام متحدہ کی ایجنسی پر اسرائیلی پابندی ہفتہ سے شروع ہونے والی ہے۔ اسرائیلی پابندیوں سے فلسطینیوں کو نقصان ہوگا، اس سے غزہ کی جنگ بندی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے، اسرائیل پہلے ہی انروا کے تمام رابطے کاٹ چکا ہے اور اب مسائل میں اضافہ کر رہا ہے، اور فلسطینیوں کے زندگیوں کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ دوسری طرف اسرائیل کی جانب سے غزہ میں امدادی کاموں میں مصروف انروا پر پابندی کی امریکہ نے حمایت کر دی ہے، یو این میں امریکی نمائندے نے کہا انروا اسرائیلی پابندی کے اثرات کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہی ہے، اس لیے امریکا اسرائیل کے انروا کو بند کرنے کے فیصلے کی حمایت کرتا ہے۔ دریں اثناء اقوام متحدہ پالیشن فنڈ کے فلسطین شاخ نے انروا کی حمایت کر دی ہے، یکجتی کا اظہار کرتے ہوئے اس نے کہا کہ انروا فلسطینیوں کے لیے لائف لائن ہے، یو این ایف پی اے انروا کے ساتھ ہے۔

غزہ میں تنظیم کے حوالے سے غزہ میں مقیم ایک نرس اور مصنفہ عدیل عوہ نے اپنا دل کھول کر دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے، الجزیرہ کے مطابق عدیل عوہ نے لکھا "آخر کار جنگ بندی ہوگئی 15 ماہ کی مسلسل نسل کشی کی جنگ کے بعد، ہم آخر کار راحت کی سانس لینے کے قابل ہو گئے ہیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگ اپنے گھروں کو لوٹنے کے قابل بھی ہوئے ہیں لیکن ان میں سے کیا بچا ہے۔" انھوں نے لکھا "ایسے وقت جب ہم بموں سے محفوظ وقت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں، دنیا اس بارے میں ایک شدید بحث میں مصروف دکھائی دیتی ہے کہ کون جیتا ہے۔ کیا اسرائیل فاتح ہے؟ یا وہ حماس ہے جو اپنی فتح کا اعلان کر سکتی ہے؟ یا پھر فلسطینی عوام فاتح ہیں؟" عدیل عوہ نے کہا "میں ایک نرس ہوں، کوئی ماہر جنگ نہیں۔ اس لیے میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے لیکن میں آپ کو بتاتی چلوں کہ دنیا کو اس دھوکے میں نہیں آنا چاہیے کہ ہم جنگ سے غزہ میں زندہ رہنا بہادری کے مترادف نہیں ہے، موت سے بچنا کوئی فتح نہیں ہے، ہم مشکل سے موت سے بچے ہیں لیکن دسیوں ہزار فلسطینی نہیں بچ سکے۔" انھوں نے لکھا "مسلسل نسل کشی کی جنگ نے وقت کو ایک دائرے میں بند کر دیا ہے، نہ کوئی ابتدا ہے نہ انتہا، نہ کوئی منزل جس کی طرف ہم بڑھ رہے ہیں، ہم صرف ایک دائرے میں چلتے رہے ہیں، ہر روز، آغاز کی طرف لوٹتے۔" عدیل عوہ نے بتایا "ہر روز، ہر خاندان کو پینے اور دھونے کے پانی، کھانے اور آگ لگانے کے لیے کچھ چیزوں کی تلاش میں نکلنا پڑتا تھا، یہ بالکل بنیادی چیزیں ہیں، اگر یہ ملنے بھی تھیں تو ہمیں سب کو حاصل کرنے میں گھنٹوں لگ جاتے تھے۔ روٹی جیسے بنیادی حق کی تلاش ایک بڑی جدوجہد بن گئی تھی، لوگوں کے پاس پیسے ختم ہو گئے تھے اور امدادی تنظیموں کے پاس راشن ختم ہو گیا تھا۔" عوہ نے دل دہلا دینے والے بات بتائی کہ "یہاں تک کہ وہ آٹا جس میں کیڑے پڑ گئے تھے اور ایک پاؤ کر دیہ، نہ کھانا بھی بیش و آرام کی چیز بن گیا تھا۔" عوہ کا کہنا تھا کہ اس تکلیف دہ دائرے کو صرف موت توڑ سکتا تھا، جب لوگ اپنے پیاروں کو دفنا نے اور ان کا غم منانے کے لیے معمول کو توڑ دیتے تھے۔ بیرونی دنیا نے اسرائیلی فوج کے ہاتھوں فلسطینی بچوں، عورتوں اور مردوں کی پر تشدد ہلاکتوں کی بہت سی تصاویر اور ویڈیوز دیکھے لیکن انھوں نے مستقل بیمار یا قابل علاج بیماریوں سے متاثرہ افراد کی خاموش رہ کر موت کو نہیں دیکھا۔ عوہ نے کہا "ہمارے ہاں انفیکشن والے کیس اینٹی بائیٹک کے عدم موجودگی کی وجہ سے مر جاتے تھے، ہمارے ہاں گردے کے مسائل والے لوگ مر جاتے تھے کیوں کہ ڈائیلاسز بھی کبھی ہی دستیاب ہوتا تھا، ان اموات کو صرکاری طور پر نسل کشی سے مرنے والوں کی تعداد میں شامل نہیں کیا گیا، ان میں سے بہت سی اموات کو روکا جا سکتا تھا۔" انھوں نے لکھا کہ "کیموں کی گلیوں میں آپ کو چلتے پھرتے کوئی زندہ نہ بچ جانے والے روتے یا خاموش بیٹھے ملتے تھے، یہ موت سے توبچ گئے لیکن یہ وقت کے دائرے میں قید ہو چکے ہیں۔ اسے تبھیوں کے اجتماعی نقصان، جبر اور تشدد کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ موت سے فرار کے لیے دل میں مزید گنجائش نہیں رہی ہے۔ عدیل عوہ نے یہ درد نا بات بھی لکھی کہ "میں بھی دوسرے بہت سے فلسطینیوں کی طرح خوفناک حد تک پرسکون اور بے حس ہو گئی ہوں، ہمارے کچھ خواب تھے، کبھی بننے گاتے تھے لیکن اب ہم خود کو بھی نہیں پہچان پا رہے، ہم ہم نہیں رہے، ہم جیسے تھے، ویسے نہیں رہے۔" تاہم انھوں نے امید کا بھی اظہار کیا اور لکھا کہ "یہ جنگ، ہمارے ہم میں ہیں لیکن ہم مردہ بھی نہیں ہیں، ہمارے پرلوٹن جدوجہد کو جاری رکھنے اور مزید جینے کے لیے بنایا گیا ہے۔

جنوبی سوڈان میں مسافر طیارہ گر کر تباہ

20 افراد ہلاک □ جہاز میں 21 افراد سوار تھے

سوڈان (ایجنسی) جنوبی سوڈان کی یونٹی اسٹیٹ میں ایک طیارہ گر کر تباہ ہو گیا جس کے نتیجے میں 20 افراد ہلاک ہو گئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق اسٹیٹ یونیٹی کے وزیر برائے اطلاعات نے کہا کہ جنوبی سوڈان کے شمال میں ایک طیارہ گر کر تباہ ہو گیا جس میں کم از کم 20 افراد ہلاک ہو گئے۔ گیٹ ویچ بیل بوتھ نے اے ایف پی کو بتایا کہ جہاز میں 21 افراد سوار تھے، صرف ایک مسافر زندہ بچ گیا ہے مزید بتایا کہ طیارہ رن وے سے محض 500 میٹر (گز) کے فاصلے پر متاثر ہوا اور مقامی وقت 10:30 بجے کے قریب گر کر تباہ ہوا جس کی تحقیقات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طیارہ گریٹر پانیرٹ آپریٹنگ کمپنی کی طرف سے چارٹر جبکہ الائنٹ ایئر سروسز ایوی ایشن کمپنی کے ذریعے چلایا گیا اور یہ علاقے میں معمول کے مشن پر تھا۔ قبل ازیں، غیر ملکی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' نے اقوام متحدہ کے ریڈیو میرایا کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ جنوبی سوڈان کی یونٹی اسٹیٹ میں بدھ کے روز ایک طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ جنوبی سوڈان میں اقوام متحدہ کے امن مشن کے زیر انتظام ریڈیو میرایا کے مطابق طیارہ شمالی ریاست میں ایک آئل فیلڈ سے روانہ ہونے کے بعد گر کر تباہ ہوا۔ واضح رہے کہ حالیہ برسوں میں جنگ زدہ جنوبی سوڈان میں کئی فضائی حادثے ہو چکے ہیں۔ ستمبر 2018 میں دارالحکومت جوبا سے یرول شہر جانے والا چھوٹا طیارہ گر کر تباہ ہو گیا تھا جس میں کم از کم 19 افراد ہلاک ہوئے تھے۔

امریکہ میں مسلح افراد کی فائرنگ سے 3 ہلاک، متعدد زخمی

واشنگٹن 29 جنوری (یو این آئی) امریکہ کی ریاست انڈیانا میں مسلح افراد کی جانب سے کئے گئے حملے میں حملہ آور سمیت 3 افراد ہلاک اور 2 پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکہ کی ریاست انڈیانا کے علاقے چلکھاٹ کی ایک مارکیٹ پر دہشت گردوں نے حملہ کیا، اس دوران شدید فائرنگ کی گئی۔ رپورٹس کے مطابق دہشت گردوں کی فائرنگ کے نتیجے میں 2 افراد زندگی کی بازی ہار گئے جبکہ حملہ آور کو بھی مار دیا گیا ہے۔ واقعے میں 2 پولیس اہلکار بھی زخمی ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل فریق ملک کا تھوم میں مظاہرین نے ذی آری میں فرانسیسی، امریکی اور اتھاڈ سے سفارت خانوں پر حملہ کر دیا۔ مشرقی جمہوری جمہوریہ کانگو (DRC) میں M23 باغی گروپ کے حملے پر کارروائی کا مطالبہ کرنے والے مظاہرین نے دارالحکومت کنشاسا میں کئی سفارت خانوں پر حملہ کیا ہے۔ مظاہرین کے ہجوم نے منگل کو فرانس، بلجیم، روانڈا، یوگنڈا، کینیا اور امریکہ کے سفارت خانوں پر حملہ کیا اور آگ لگا دی۔ فرانسیسی سفارت خانے سے دھواں اٹھتا دیکھا جا سکتا ہے۔ مظاہرین نے تنازعہ پر بین الاقوامی بے عملی کی مذمت کی اور ان ممالک کے سفارت خانوں کو نشانہ بنایا جن پر روانڈا کے باغی گروپ کی مبینہ حمایت میں ملوث ہونے کا الزام لگایا گیا ہے جس کی انکلی تردید کرتے ہیں۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ سفارت خانے پر حملہ "ناقابل قبول" ہے۔ بین بول بیوٹ نے تصدیق کی کہ سفارت خانے کی عمارت میں تھوڑی دیر کے لیے آگ لگی جس پر قابو پا لیا گیا۔

امریکہ میں وفاقی ملازمین کی نوکریاں خطرے میں پڑ گئیں

واشنگٹن،29 جنوری (یو این آئی) امریکہ میں ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے اہم بیان سامنے آنے کے بعد وفاقی ملازمین کی نوکریاں بھی خطرے میں پڑ گئیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق وائٹ ہاؤس نے وفاقی ملازمین سے کہا ہے کہ جنے نوکری چھوڑنی ہے چھوڑ دو، معاوضہ دے دیا جائے گا۔ وائٹ ہاؤس کے دفتر کی جانب سے پرسنل مینجمنٹ سے متعلق سویلین سلوکتی ملازمین کو جاری ای میل میں نوکری چھوڑنے کا آسان نسخہ بتا دیا گیا ہے۔ ای میل میں ملازمین سے کہا گیا ہے کہ جنھیں نوکری چھوڑنی ہے، وہ ای میل کا جواب دیں اور اپنی مرضی کا اظہار کر دیں۔ رپورٹس کے مطابق ساتھ ہی واضح کیا گیا ہے کہ چھ فروری تک اس پیش کش کا فائدہ اٹھانے والوں کو اگلا فائدہ بھی دیا جائے گا۔ مینجمنٹ کے ترجمان نے وضاحت کی کہ یہ پیشکش تمام ملازمین کیلئے نہیں ہے۔ بعض اہلکاروں کو یہ سہولت نہیں ملے گی۔ ٹرمپ انتظامیہ نے ایک روز پہلے ہی اعلان کیا تھا کہ وفاقی اخراجات کو منجمد کیا جا رہا ہے، جس سے امریکا بھر میں افراتفری کی صورتحال پیدا ہوگئی تھی۔ دوسری جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کے لئے ایک اور بری خبر سامنے آ گئی، وفاقی جج نے وفاقی پروگراموں کی فنڈنگ روکنے کے حکم پر عملدرآمد روک دیا۔ رپورٹ کے مطابق امریکی صدر کی جانب سے انتظامیہ کے حکم سے بے گھر افراد اور ریٹائرڈ فوجیوں کے متاثر ہونے کا خدشہ تھا۔ ترجمان وائٹ ہاؤس کے مطابق شہریوں کیلئے جاری افراد کی امداد کے پروگرام کو نہیں روکا تھا۔ رپورٹس کے مطابق اشیب فیبل کی ایف بی آئی ڈائریکٹر ناموزگی کیلئے ریپبلکن پارٹی پر دباؤ بڑھ گیا ہے، 23 سابق ریپبلکن عہدیداران نے ارکان سینیٹ کو ناموزگی مسترد کرنے کیلئے خط لکھ دیا ہے۔ خط کے متن میں کہا گیا ہے کہ کیشپ پٹیل ناموزگی کا اہل نہیں، بلکہ سالمیت کو خطرے میں ڈالے گا۔

برطانیہ میں بھی غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کریک ڈاؤن

لندن 29 جنوری (یو این آئی) برطانیہ میں بھی امریکہ کی طرح غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے، ہزاروں افراد کو وزارت داخلہ کی جانب سے حراست میں لیا جا رہا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق غیر قانونی مہاجرین نے فرنگاری سے بچنے کے لیے جدوجہد شروع کر دی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ہوم آفس نے ان غیر قانونی مہاجرین کو گرفتار کرنے کے لیے امیگریشن انفورسمنٹ قائم کر دی ہے جس میں تقریباً ایک ہزار افراد کو بھرتی کیا گیا ہے۔ بارڈر شاپ ریسٹورنٹ اسوں کے اڈے جیسی اسٹینڈ کے علاوہ دیگر مقامات پر کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ واضح رہے کہ برطانیہ میں غیر قانونی مہاجرین کی تعداد میں اس وقت اضافہ ہونا شروع ہوا جب لیبر کی حکومت قائم ہوئی۔ غیر قانونی مہاجرین کو یہ یقین تھا کہ لیبر حکومت کی جانب سے نہیں ریلیف دیا جائے گا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق یو کے ہر ہفتہ 500 کے قریب غیر قانونی مہاجرین کو بے پھل کیا جا رہا ہے 2023 میں تقریباً 26 ہزار غیر قانونی مہاجرین کو ان کے ممالک میں بھجوایا گیا تھا۔ دوسری جانب ٹرمپ اور پیٹر وتنارج کے بعد امریکی ملک بدری کی پروازیں کولمبیا میں لینڈ کر گئیں۔ رپورٹس کے مطابق دونوں ممالک میں بڑی سفارتی کشمکش کے بعد تارکین وطن کو لے کر امریکہ سے کولمبیا کی پروازیں واپس دارالحکومت بوگوٹا پہنچ گئی ہیں۔

غزہ میں، 80 فیصد فلسطینی پناہ گزینوں کی واپسی

ٹرمپ کے سازشی منصوبے پر پھرا پانی

غزہ (ایجنسی) غزہ پٹی میں فلسطینی حکومت کے پریس ہیڈ کوارٹر نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ اتی فیصد فلسطینی شمالی غزہ پٹی میں واپس آچکے ہیں اعلان کیا ہے کہ صیہونی حکومت غزہ پٹی میں انسانی امداد پہنچنے میں بدستور رکاوٹ ڈال رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق غزہ میں فلسطینی حکومت کے پریس ہیڈ کوارٹر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ شمالی غزہ پٹی میں واپس آنے والے فلسطینیوں کے لئے اتنا بڑے تناسد افراہم کرنے کی کوشش جاری ہیں۔ فلسطینی میڈیا رپورٹس نے صیہونی حکومت کی رخنہ اندازیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسانی امداد کا بڑا حصہ غزہ کی سرحد پر رکا ہوا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ جنگ بندی سمجھوتے کے برخلاف غزہ کے لئے امدادی ٹرکوں کی تعداد میں کمی آگئی ہے اور ملبے کے نیچے دبی ہوئی لاشوں کو باہر نکالنے کے لئے کوئی آلہ یا مدد غزہ میں نہیں پہنچا ہے۔ دریں اثنا جرمن چانسلر نے غزہ پٹی کے شہریوں کو وہاں سے باہر نکالنے اور انھیں صعوداردن میں منتقل کرنے کے کسی بھی طرح کے منصوبے کو ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ اسپین کے وزیر خارجہ خوسہ مانوئل البارس نے کہا ہے کہ یقیناً غزہ پٹی، فلسطینیوں اور وہاں کے باشندوں سے متعلق ہے۔ غزہ پٹی میں رہنے والے فلسطینیوں کو چاہئے کہ وہ وہیں رہیں اور ہم بھی ایک نئی زندگی تعمیر کرنے میں ان کی مدد کریں گے۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے بھی ایک بیان میں کہا ہے کہ غزہ پٹی کے باشندوں کو دیگر ممالک میں منتقل کرنے کا ٹرمپ کا منصوبہ ناقابل قبول اور بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ برطانوی وزیر اعظم کے ترجمان نے بھی اس سے قبل فلسطینیوں کو غزہ پٹی سے باہر نکالنے کے سلسلے میں امریکی صدر کی تجویز کو مسترد کر دیا تھا اور کہا کی تھی کہ فلسطینیوں کو غزہ میں اپنی سرزمین اور گھروں میں واپس آنا چاہئے اور اس کی تعمیر نو کرنا چاہئے۔ ادھر اقوام متحدہ میں فلسطین کے نمائندے ریاض منصور نے فلسطینیوں کی مدد کے لئے آزاد ریاض منصور کی سرگرمیوں میں رخنہ اندازی اور غزہ کو ویران کرنے کی اسرائیلی پالیسی کو ناکام قرار دیا ہے۔ ریاض منصور نے کہا کہ اسرائیل نے غزہ کی ہر چیز کو تباہ کر کے یہ سمجھا تھا کہ وہ اپنے اس کام سے فلسطینیوں کو غزہ چھوڑنے پر مجبور کر دے گا۔ اقوام متحدہ میں فلسطینی نمائندے نے کہا کہ آزادی کی ذمہ داری اس وقت ختم ہوگی جب مسئلہ فلسطین منصفانہ طریقے سے حل ہو جائے۔ صیہونی حکومت نے ابھی حال ہی میں غزہ کو ناقابل رہائش بنانے اور فلسطینیوں کا کلی صفایا کرنے کی غرض سے متعینہ علاقوں میں آزادی کی سرگرمیاں روکنے کے لئے کچھ منصوبے تیار کئے ہیں۔ فلسطینیوں کے لئے اقوام متحدہ کے ریلیف اینڈ ورک ایجنسی آنروا کے سربراہ فلیپ لازاریتی نے سلامتی کونسل میں کہا ہے کہ آنروا پر مسلسل حملے پورے متعینہ فلسطین میں فلسطینی پناہ گزینوں کی زندگی اور ان کے مستقبل کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

سعودی شہری "پتیلے اور دیگچے" لے کر سینما گھر پہنچے

ریاض،29 جنوری (یو این آئی) سعودی عرب میں فلم دیکھنے کیلئے آنے والے مرد و خواتین شہریوں کو سینما گھر میں بڑے پتیلے لاتے دیکھا گیا جس کی ویڈیو وہ سامنے آگئی۔ سعودی ولی عہد کے ویژن 2030 کے تحت مملکت میں ثقافتی سرگرمیاں شروع ہونے کے بعد سینما انڈسٹری بھی فروغ پا رہی ہے اور دارالحکومت ریاض سمیت مختلف شہروں میں سینما گھر قائم اور ان میں ملکی اور بین الاقوامی فلمیں ریلیز ہو رہی ہیں۔ گزشتہ دنوں ایک سینما گھر میں شائقین فلم دیکھنے کے لیے پہنچے تو ان کے ہاتھوں میں بڑے بڑے پتیلے، دیگچے بھی تھے۔ یہ ویڈیوز جیسے ہی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر آئیں، دیکھتے ہی دیکھتے وائرل ہو گئی۔ ان ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ شہری جن میں ہر عمر کے مرد و خواتین شامل تھے، وہ سینما گھر میں اپنے ساتھ بڑے سائز کے پتیلے، دیگچے لے کر آئے ہیں۔ اب اس کی ویڈیو وجہ بھی سامنے آگئی ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق پاپ کارن کی ایک برانڈ نے گاہکوں کو متوجہ کرنے کے لیے 30 سعودی ریال میں لاتعداد پاپ کارن دینے کی آفر کی تھی۔ اس پیشکش کا اعلان ہوتا تھا کہ مختلف علاقوں سے لوگ دارالحکومت ریاض میں واقع دو کمپنیز سے برتن لے کر پہنچے تھے۔ کچھ لوگ تو کین لے کر سینما گھر کے باہر پہنچ گئے تاکہ وہ 30 ریال میں زیادہ سے زیادہ پاپ کارن حاصل کر سکیں۔ اس منفرد واقعے کی کئی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئیں، جن میں لوگ بڑے بڑے برتن اٹھائے سینما میں داخل ہوتے اور اس آفر سے صرف 30 ریال میں لاتعداد پاپ کارن ساتھ لے کر جاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ سوشل میڈیا صارف نے ٹیکی ان ویڈیوز پر دلچسپ تبصرے کیے۔ کسی نے کہا "کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ آج کل کے عرب لوگ بے وقوف ہیں! جبکہ ایک اور صارف نے تبصرہ کیا "نیچے پاکستان سے بھی چار پانچ آگے نکل گئے۔" ایک اور صارف نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ انہیں یقین نہیں آ رہا کہ سعودی عرب میں بھی ایسے لوگ ہیں۔

یوکرین سے مذاکرات ممکن ہیں، زیلنسکی سے نہیں: صدر پوتن

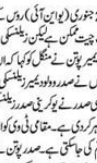

ماسکو،29 جنوری (یو این آئی) روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے کہا ہے کہ یوکرین کے ساتھ امن ناممکن ہے لیکن زیلنسکی کے ساتھ نہیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق روسی صدر ولادیمیر پوتن نے مشکل کو کہا کہ ان کا ملک یوکرین کے ساتھ امن مذاکرات کر سکتا ہے لیکن انھوں نے صدر ولودیمیر زیلنسکی سے براہ راست بات کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری طرف روسی صدر نے یوکرینی صدر زیلنسکی سے ڈائیلاگ کے لیے مذاکرات کا مقرر کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ متعامی ٹی وی کو انٹرویو میں انھوں نے کہا کہ یوکرین کو بیرونی قوم اور اسلحہ روک دیا جائے تو جنگ ڈیڑھ سے 2 ماہ میں ختم کی جا سکتی ہے۔ صدر پوتن نے نے کہا کہ "اگر زیلنسکی مذاکرات میں حصہ لینا چاہتا ہے تو جیں لوگوں کو حصہ لینے کے لیے مختص کر دوں گا۔" پوتن نے یہ کہتے ہوئے یوکرینی رہنما کو "ناجائز" قرار دیا، کہ ان کی صدارتی مدت مارشل لا کے دوران ختم ہو گئی تھی۔ انھوں نے مزید کہا "اگر مذاکرات کرنے کی خواہش ہے، تو پھر مذاکرات کی قیادت کوئی بھی کر سکتا ہے، فطری طور پر تو ہم اس کی کوشش کریں گے جو ہمارے لیے بہتر ہو، جو ہمارے مفادات کے مطابق ہو۔" مزید ظنسکی نے اس پر ردعمل میں ایکس پر لکھا "آج، پوٹن نے ایک بار پھر تصدیق کی کہ وہ مذاکرات سے ڈرتے ہیں، وہ مضبوط لیڈروں سے خوف زدہ ہیں، اور جنگ کو طول دینے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔"

جنوبی لبنان پر دہشتگرد اسرائیل نے پھر کئے حملے، کئی شہید اور زخمی

بیروت (ایجنسی) جنوبی لبنان پر اسرائیلی فوج کے حملوں کے نتیجے میں ایک شخص شہید اور سات دیگر زخمی ہو گئے۔ العربیہ کے مطابق صیہونی حکومت نے جنوبی لبنان کے قصبے "بدیہ" کے داخلی راستے پر لبنانی شہریوں پر حملہ کیا جس کے دوران ایک شخص شہید اور سات زخمی ہو گئے۔ لبنان کی وزارت صحت نے اس سے قبل اعلان کیا تھا کہ مطیہ پر اسرائیلی فوج کے حملے میں کم از کم سات لبنانی شہری زخمی ہوئے ہیں۔ اتوار کے روز اسرائیلی فوج نے جنوب لبنان کے علاقوں میں اپنے گھروں کو لوٹنے والے لبنانی شہریوں کو نشانہ بنا کر جنگ بندی معاہدے کی خلاف ورزی کی۔ لبنان اور صیہونی حکومت کے درمیان جنگ بندی کے معاہدے کے مطابق لبنانی سرزمین سے صیہونی فوجیوں کے مکمل انخلاء کے لیے سات دن کی مہلت چھبیس جنوری کو ختم ہو گئی ہے۔ جب سے لبنان اور اسرائیلی حکومت کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ عمل میں آیا ہے، اسرائیلی فوج نے کئی بار جنوبی لبنان پر حملے کیے ہیں اور لبنانی پناہ گزینوں کو ملک کے جنوبی لبنان میں واقع بعض قصبوں اور دیہاتوں میں واپس جانے سے روکا ہے۔

غزہ سے فلسطینیوں کو بے دخل کرنا ناقابل قبول، جرمن چانسلر

واشنگٹن (ایجنسی) جرمن چانسلر اولاف شولس نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی فلسطینیوں کو صعراردن منتقل کرنے کی تجویز پر اپنے رد عمل میں کہا کہ غزہ کی پٹی سے فلسطینیوں کی بے دخلی ناقابل قبول ہوگی۔ خبر رساں ایجنسی اے ایف پی کے مطابق شولس نے برلن میں ایک ٹاؤن ہال تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی عوامی بیانات کی روشنی میں، میں بہت واضح طور پر کہتا ہوں کہ نسلی صفائی کا کوئی بھی منصوبہ، یعنی یہ خیال کہ غزہ کے شہریوں کو صعراردن بھیج دیا جائے گا، ناقابل قبول ہے۔ شولس نے ٹی وی پروگرام سے خطاب کے دوران دو ریاستی حل کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کیا اور کہا کہ "فلسطینی اتھارٹی کو غزہ کی پٹی کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔" شولس نے کہا کہ "امن صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے جب خونخوار مجاہدے کی طرف تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ "امن صرف اسی صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے جب غزہ کے لوگ ایک خودمختار مستقبل کی امید رکھ سکیں۔" جرمن حکومت مصر اور غزہ کی پٹی کے درمیان رفح کراسنگ پر بارڈر مینجمنٹ کے باہر بین بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جرمن حکومت مصر اور غزہ کی پٹی کے درمیان رفح کراسنگ پر بارڈر مینجمنٹ کے باہر بین بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جرمن حکومت کے ذرائع نے خبر رساں ایجنسی ڈی پی اے کو بتایا کہ حکومت مصر اور غزہ کی پٹی کے درمیان رفح کراسنگ پر بارڈر مینجمنٹ کے باہر بین بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جرمن حکومت کی ترجمان کی آواسان نے کہا کہ "برلن 2005 کے ایک کابینی فیصلے میں رفح کراسنگ کا ارادہ رکھتا ہے، جس میں پہلے صرف غیر مستحق پناہ گزینوں کو بھیجنے کی اجازت تھی۔ مستقبل کی امید ہو۔" انہوں نے کہا کہ "وہ تمام لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ منطقی ریاست میں اس وقت بھی امن قائم ہو سکتا ہے جب مغربی کنارے اور فلسطینی ریاست میں غزہ کے لیے خود کی حکومت نہیں ہو۔ یہ کام نہیں کرے گا۔" گارڈین میں پہلے ہی کئی ملین فلسطینی پناہ گزین آباد ہیں جنکے مصر میں دسیوں ہزار فلسطینی رہتے ہیں۔ اور دونوں ممالک میں حکومتوں نے ٹرمپ کے گہنڈ سے کو مسترد کر دیا ہے۔ غزہ دو سرزمین ہے جسے فلسطینی مستقبل کی فلسطینی ریاست کا حصہ بننا چاہتے ہیں۔ جرمنی اسرائیل کو اسلحہ فراہم کرنے والے اہم ممالک میں سے ایک ہے اور اس کو فائی برآمدات میں سلاند میں کٹا تھا اور اسلحہ کی برآمد کی اجازت دی ہے۔ شولس نے کہا "امن کا ہر چراغ روشن ہونا ہے اسے ضائع نہیں ہونے دینا چاہیے۔" ان کا اشارہ حالیہ فائر بندی

گرین لینڈ: پچاسی فیصد لوگ امریکہ میں شامل ہونے کے خلاف

واشنگٹن (ایجنسی) یہ سروے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس اصرار کے بعد سامنے آیا ہے کہ گرین لینڈ کے باشندے ڈنمارک سے آزادی کے خواہشمند ہیں۔ امریکی صدر گرین لینڈ کو امریکہ میں شامل کرنے کی پرزور وکالت کرتے رہے ہیں۔ گرین لینڈ کے پونوک خلائی اڈے پر امریکی فوج پہلے سے ہی مستقل طور پر تعینات ہے۔ ایک تازہ رائے عامہ کے جائزے سے پتہ چلا ہے کہ گرین لینڈ کے 85 فیصد باشندے امریکہ میں شامل ہونے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکا کو گرین لینڈ کے لوگ بھی چاہتے ہیں، جس کے بعد یہ پول کیا گیا۔ پولسٹر وین کے ایک سروے، جسے ڈنمارک کے اخبار برلنگسکے نے ٹیلیفون کیا تھا کے مطابق صرف چوفیصد گرین لینڈ کے باشندے امریکہ کا حصہ بننے کے حق میں ہیں، جب کہ ذو فیصد افراد غیر فیصلہ کن ہیں۔ اس ماہ کے اوائل میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا تھا کہ گرین لینڈ امریکی سلامتی کے لیے بہت اہم ہے اور ڈنمارک کو دفاعی حکمت عملی کے اعتبار سے اہم اس آرکٹک جزیرے کا کنٹرول چھوڑ دینا چاہیے۔ ہفتے کے اواخر میں اپنے طیارے ایئر فورس ون پر ٹرمپ نے کہا تھا کہ "مجھے لگتا ہے کہ ہم اسے حاصل کر جائے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ آرکٹک جزیرے پر 57,000 رہائشی ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔" واضح رہے کہ شمال مغربی گرین لینڈ کے پونوک خلائی اڈے پر امریکی فوج پہلے ہی استقلال طور پر تعینات ہے، جو اس کے سٹلائٹ میزائل کے ابتدائی وارننگ سسٹم کے لیے ایک اہم اسٹریٹجک مقام ہے۔ گرین لینڈ کے وزیر اعظم میوٹ ایبجدی، جو ڈنمارک سے جزیرے کی آزادی کی وکالت کرتے رہے ہیں، کئی بار کہہ چکے ہیں کہ یہ جزیرہ فروخت کے لیے نہیں ہے اور اس کے مستقبل کا فیصلہ عوام پر منحصر ہے۔ 57 ہزار کی آبادی پر مشتمل دنیا کے سب سے بڑے جزیرے کو سن 2009 میں وسیع خود مختاری دی گئی تھی، جس میں ایک ریفرنڈم کا حق بھی شامل تھا، جس کے تحت ڈنمارک سے آزادی کا اعلان کرنے کا حق بھی تھا۔ اس دوران ڈنمارک نے جزیرے کو روکنے کا ایک آرکٹک میں اپنی فوجی موجودگی کو بڑھانے کے لیے 14.6 بلین کرونر (1.9 بلین ڈالر) خرچ کرے گا۔ منگل کے روز ڈنمارک کے وزیر اعظم میٹے فریڈرسن نے فرانسیسی صدر ایمینوئیل ماکرون سے ملاقات کی تھی اور کہا کہ یورپ اور بیرونی دنیا کے سیاسی رہنماؤں نے بھی جین الاقوامی سرحدوں کے

علم کلام جدید کے بانی تھے حضرت غفران مآبؒ: مولانا تقی رضا برقعی

آیت اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآب کی شخصیت پر علمی نشست کا انعقاد

مکتب لکھنؤ پر مختلف کتابوں کی رسم اجرا عمل میں آئی، نمائندہ ولی فقیہ نے بھی شرکت کی

لکھنؤ:29 جنوری (پی این ایس) ہندوستان میں مکتب امامیہ کے پہلے مرجع تقلید، مجتہد جامع الشرائط اور مروج تشیع آیت اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآب کی یاد میں 'دفتر مکتب فقہی وکلامی حضرت غفران مآب' کی جانب سے تقریب شدہ دفتر نزد گھنٹہ گھر میں 'یاد حضرت غفران مآب' کے عنوان سے علمی نشست کا انعقاد ہوا جس میں علما اور دانشوروں نے شرکت کی۔ اس نشست میں نمائندہ ولی فقیہ حجۃ الاسلام حاج آقای شیخ مہدی مہدوی پور مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے اور پروگرام کی صدارت فرمائی۔ پروگرام کا آغاز مولوی امیر حمزہ نے قرآن مجید کی تلاوت سے کیا۔ محمد اصل وصیف جائسی نے حمد و نعت پیش کی۔ پھر گل پیشی کی رسم ادا کی گئی۔ افتتاحی تقریر میں نور ہدایت فاؤنڈیشن کے سکریٹری مولانا مصطفیٰ حسین نقوی سیف جائسی نے اس نشست کے انعقاد کا مقصد اور مرعیہ میں مکتب حضرت غفران مآب کی اہمیت کو بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ منظم ہندوستان میں شیعوں کو محبت فہمی کے اگر کسی نے متعارف کروایا تو وہ حضرت غفران مآب کی ذات بابرکت تھی۔ انہوں نے امامیہ تعلیمات کے فروغ کے لئے جدوجہد کی۔ ان کی اولاد و احفاد اور شاگردوں نے علمی اور فکری انقلاب برپا کیا جس کے اثرات آج تک دیکھے جاسکتے ہیں۔ یکلوی خطبہ پیش کرتے ہوئے حجۃ الاسلام مولانا تقی رضا برقعی نے حضرت غفران مآب کے علمی آثار کا جائزہ پیش کیا۔ انہوں نے علم کلام جدید کا بانی حضرت غفران مآب کو قرار دیا اور کہا کہ اس مکتب کے اہم شاگرد علامہ غلام حسنین لکھنوی کے خدمات اور علم کلام میں جدید میں ان کے نظریات کی تحقیق جائزہ لینا ضروری ہے کیونکہ ہندوستان میں علم کلام جدید نیا بھی حضرات کے ذریعہ فروغ پایا۔ مصداقی تقریر کرتے ہوئے نمائندہ مقام معظم رہبری حجۃ الاسلام حاج آقای شیخ مہدی مہدوی پور نے کتب حضرت غفران مآب کی اہمیت وافادیت اور لکھنؤ کے تمام علمی خانوادوں کی عظمت پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ایران میں کتب لکھنؤ پر مسلسل تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ مختلف علمی اور تحقیقی ادارے علما کے خدمات اور علمی آثار کے احیا کے لئے کوشاں ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر 'عمادالاسلام' پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس کی بیس جلدیں زیر طبع ہیں، جو بہت جلد منصۂ شہود پر ہوں گی۔ آقای مہدوی پور نے مزید کہا کہ گزشتہ چھ سالوں میں حضرت غفران مآب، علامہ میر حامد حسین موسوی اور دیگر علمائے لکھنؤ کی حیات وخدمات پر ایران میں متعدد علمی نشستیں منعقد ہوچکی ہیں اور آئندہ ہوتی رہیں گی۔ ہم کوشش کررہے ہیں کہ لکھنؤ کے علمائے ایران کے جن علاقوں سے ہجرت کرکے ہندوستان تشریف لائے تھے، وہاں بھی ان کے خدمات پر علمی نشستوں کا اہتمام کیا جائے۔ مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے افتتاحی تقریر میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ حضرت غفران مآب کی اہمیت اور عظمت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہم حضرت غفران مآب کے علمی آثار کے احیا کے لئے سنجیدہ کوششیں کررہے ہیں اور اس راہ میں نور ہدایت فاؤنڈیشن کے خدمات لائق ستائش ہیں۔ انہوں نے کلام جدید کی اصطلاح پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ علم کلام نہ جدید ہوتا ہے اور نہ قدیم۔ اس کے موضوعات بدلتے رہتے ہیں جن کی بنیاد پر ہم جدید اور قدیم کا معیار طے کرسکتے ہیں۔ ہندوستان میں ان جدید موضوعات پر پہلی بار حضرت غفران مآب اور ان کے مکتب کے علمائے کام کیا جس کا خارئنہ مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ اس نشست میں متعدد کتابوں کی رونمائی بھی عمل میں آئی۔ سب سے پہلے حضرت غفران مآب اور ان کے فرزندوں کی زندگی پر مشتمل ایک رسالے کی رونمائی کی رسم ادا کی گئی جس کے مصنف مولانا اسیٹلی جائسی ہیں۔ اس کے بعد عادل فرازی کی تصنیف 'سرگزشت سلطان العلماء' کا رسم اجرا ہوا۔ یہ کتاب سلطان العلما سید محمد رضوان مآب کی حیات وخدمات پر مشتمل ہے۔ پھر آیت اللہ سید کلب باقر جائسی الہائری کی کتاب 'دلائل الخیرات' کا اجرا ہوا۔ معروف ادیب چودھری سید محمد نقوی کی مشہور کتاب 'احمد علی شاہ' کی رسم رونمائی بھی ہوئی جس پر عادل فرازنے مقدمہ تحریر کیا ہے۔ آخر میں 'اسلام شناسی' کا اجرا ہوا جس میں مختلف علما کے علمی اور تحقیقی مقالات کو مولانا اسیف جائسی نے جمع کیا ہے۔ پروگرام میں مولانا نثار احمد زین پوری، مولانا منظر صادق، ڈاکٹر کلب جنین نوری، مولانا نظر عباس، مولانا تفضیل عباس، مولانا عباس اصغر خبیر، مولانا تسنیم مہدی، ڈاکٹر سبط حسن، جناب رومی نواب، مولانا مکاتیب علی خاں، مولانا مظفر شمسی، مولانا اسطفیٰ رضا، مولانا ظفین باقری، مولانا ارشد حسنین عرشی، مولانا ڈاکٹر علی سلمان رضوی، مولانا علی حیدر، مولانا صغیر حسین چودھری، سید محمد نقوی کے فرزند ان، شیعہ وقف بورڈ کے چیئرمین علی زیدی، منیر فاؤنڈیشن کے چیئرمین وفاعباس، جناب نجم الحسن رضوی، مولانا شبابت حسین، ضمیل شمسی، مولانا وصی عابد خود علیہ غفران مآب اور مدرسہ عقیدیہ ہاشم کے طلاب اور دیگر علما و افاضل شامل تھے۔ اس پروگرام کا اہتمام احمد عباس نقوی نے کیا تھا۔ نظامت کیذرائض عادل فرازنقوی نے انجام دیئے۔

کربلا دیانت الدولہ وامام باڑہ صغریٰ میں ہوئی مجلسیں

لکھنؤ: حضرت محمدؐ کے نواسے حضرت امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی سفری کی یاد میں بدھ کو کربلا دیانت الدولہ احاطہ میں مجلس وجلوس کی زیارت کا انعقاد کیا گیا۔ مولانا اعجاز اطہر نے مجلس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج اسلامی ماہ رجب کی 28 تاریخ کا یہ بھی دن ہے جب حضرت امام حسینؑ نے اپنے ناتے کے دین کو بچانے کے لئے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ مدینے سے سفر شروع کیا تھا۔ اور دوستوں کے کربلا پہنچے تھے۔ جہاں امام نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی قربانی دے کر اسلام کو قیامت تک کے لئے محفوظ کردیا۔ اس کے بعد چودہ صدیوں پہلے امام حسینؑ کے ذریعہ مدینہ سے کربلا آنے والے قافلے کے منظر کو دیکھ کر لوگوں کی آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ جلوس میں حضرت علیؑ اصغرؑ کا جھولا، ذوالجناح، اونٹوں پر عماری، علم کالے جھنڈے وغیرہ تھے۔ جلوس میں مرد کے ساتھ خواتین اور بچے نے شرکت کرکے جلوس کی زیارت کی۔ امام باڑہ قمر حسینؑ کاظمین روڈ میں انعقاد خواتین کی مجلس کو ذاکرہ نگار فاطمہ نے خطاب کیا۔ مصاحب تنظیم واقع امام باڑہ صغریٰ میں بھی سفر امام حسینؑ کی یاد میں جلوس نکالا گیا جو امام باڑہ میرن صاحب جا کر ختم ہوا۔ مجلس کے بعد جلوس نکالا گیا جس میں اونٹ پر نظارہ بنایا جارہا تھا۔ بچوں اپنے ہاتھوں میں جھنڈے لئے چل رہے تھے۔ اس کے علاوہ جلوس میں حضرت عباسؑ کا علم، حضرت امام حسینؑ کی سواری کی شبیہ ذوالجناح اور حضرت علیؑ اصغرؑ کا جھولا شامل تھا۔ اسی طرح عزا خانہ مرحوم سکندر آغا کشمیری محلہ میں مجلس کو مولانا ابوالطالب مہدی نے خطاب کیا۔ کربلا عظمت الدولہ مہدی گنج میں مولانا دانش زیدی نے مجلس کو خطاب کیا۔

جامع مسجد تحسین گنج میں مجلس آج

لکھنؤ مرحوم شاہد اختر رضوی مجلس کا انعقاد جمعرات کو جامع مسجد تحسین گنج میں کیا جائے گا۔ مجلس کو مولانا تحسین باقری شام 7 بجے خطاب کریں گے۔ خواتین کی مجلس اسی دن امام باڑہ ملکہ جہاں آفاق تحسین گنج میں شام 7 بجے ہوگی۔

ڈاکٹر تابش مہدی کلاسیکی انداز کے شاعر اور پہلودار شخصیت رکھتے تھے: پروفیسر شہپر رسول

بزم تابش کے زیر اہتمام ڈاکٹر تابش مہدی کے انتقال پر آن لائن تعزیتی جلسہ

لکھنؤ 29 جنوری۔ ڈاکٹر تابش مہدی ڈاکٹر تابش مہدی کلاسیکی انداز کے شاعر تھے اور ان کے ترنم میں بڑا رچاؤ تھا۔ وہ مہذب انداز میں اپنی بات رکھنے کی جرأت رکھتے تھے۔ ان خیالات کا اظہار دہلی اردو اکیڈمی کے وائس چیر مین پروفیسر شہپر رسول نے بزم تابش کے زیر اہتمام ڈاکٹر تابش مہدی کے سلسلے میں منعقد آن لائن تعزیتی نشست میں کیا۔ تعزیتی نشست کے آغاز ڈاکٹر محمد خالد خاں نے قرآن پاک کی تلاوت اور جناب سحر محمود نے ڈاکٹر تابش مہدی کی ایک نعت ترنم سے پیش کی۔ نظامت کا فریضہ ڈاکٹر عمیر منظر نے انجام دیا۔ جناب مظفر نایاب (قطر) نے قطعہ تاریخ وفات پیش کیا۔ دانش نور پوری اور نور الامین قیصر نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔

صدارتی کلمات میں پروفیسر شہپر رسول نے کہا کہ وہ ایک بہترین فن کار اور محقق تھے۔ انھوں نے اپنے آداب کو ہمیشہ محفوظ رکھا۔ ان کی یہی اور اچھی شخصیت دیر تک ان کی یاد دلاتی رہے گی وہ بلند اوصاف کے حامل تھے۔

پروفیسر سراج اجملی نے کہا کہ ان کی ذات علم و عمل کے احترام کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ ان کے خلوص اور محبت کے بیان کے لیے ایک دفتر چاہیے۔ مولانا محمد طاہر مدنی نے اپنی طویل رفاقت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ جامع الکمال تھے۔ ایک دردمند دل رکھتے تھے۔ محبت رسول میں انھیں درجۂ کمال حاصل تھا۔ پروفیسر احمد محفوظ نے کہا کہ شاعری کے فن کے ساتھ ساتھ اپنے موقف پر رہنے کی ہمت اور استقامت میں بھی دور دور تک ان کا ثانی نہیں ملے گا۔ ڈاکٹر محمد ارشد (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے کہا کہ وہ ایک بہترین استاد تھے۔ ان کے نثری کارنامے بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ جناب عبدالمنان ظفر نے کہا کہ ڈاکٹر تابش مہدی نے اپنے وقت کا انقلابی استعمال کیا۔ ان کے اندر قرآن کی خدمت کا بے پناہ جذبہ موجود تھا۔ دانش ریاض (ممبئی) نے کہا کہ ان جیسا مخلص اور مربی میں نے نہیں دیکھا۔ سب کا خیال رکھتے تھے۔

رمیصا رحمٰن (دلی) نے کہا کہ ان کی حیثیت میرے مربی کی تھی اور نہایت بلند خیال کے مالک تھے۔ جناب سحر محمود (نیپال) نے کہا کہ ڈاکٹر تابش مہدی شعر و ادب پر غیر معمولی قدرت رکھتے تھے۔ ان کے شاگردوں کا ایک بڑا حلقہ تھا۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں ان سے سیکھنے اور اپنے اشعار کی اصلاح کا موقع ملا۔ تعزیتی جلسہ کا اختتام پروفیسر سراج اجملی کی دعا پر ہوا۔

قادر الکلام شاعر تھے۔ ان کا پہلا بہت نمایاں رہتا تھا۔ ڈاکٹر محمد خالد خاں (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ) اپنے دیرینہ رابطہ کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کا اصلاحی اور تربیتی پہلو مثالی تھا۔ ممتاز صحافی و ڈاکٹر منور حسن کمال نے کہا کہ ان میں غیر معمولی سلیقہ مندی تھی نیز ان کا انداز مشفقانہ تھا۔ شعبہ اردو لکھنؤ یونی ورسٹی کے سابق صدر ڈاکٹر اعتیاز وحید نے کہا کہ ڈاکٹر تابش مہدی اپنے عہد کے نمایاں اسلوب کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے عہد کی تفہیم میں ان کا ذکر ناگزیر ہے۔ اس موقع پر انھوں نے یہ بھی کہا کہ تابش مہدی نے تدریس اور فن تجوید کو سمجھ کر اور دوسروں کو اس پر اٹھو کر ایک مشن کے طور پر متعارف کرایا۔ ڈاکٹر طارق اسحٰق (ممبئی) نے انھیں ایک عظیم شخصیت قرار دیا اور کہا کہ انھوں نے بلا کا حفاظہ پایا تھا۔ ڈاکٹر عمیر منظر نے کہا کہ وہ ایک کہ وہ تابش مہدی ہر طبقے میں مقبول تھے۔ روابط سب سے تھے۔ بے حد مخلص اور علم دوست ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے موقف پر رہنے کی ہمت اور استقامت میں بھی دور دور تک ان کا ثانی نہیں ملے گا۔ ڈاکٹر محمد ارشد (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ) نے کہا کہ تابش مہدی کے انتقال سے خردنوازی اور حوصلہ افزائی کے ایک عہد کا خاتمہ ہوگیا ان کی زندگی عزم و حوصلے اور غیرت وخودداری کا نمونہ تھی۔ ڈاکٹر محمد اکرم السلام (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی دہلی یونی ورسٹی) نے کہا کہ ان میں ادب آموزی کا ابتدائی انداز تھا۔ ان کی نعتوں میں خلفائے راشدین اور مدح صحابہ کا پہلو بہت نمایاں رہتا تھا۔ ڈاکٹر محمد خالد خاں (اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ) اپنے دیرینہ رابطہ کا ذکر کیا اور کہا کہ ان کا اصلاحی اور تربیتی پہلو مثالی تھا۔ ممتاز صحافی و ڈاکٹر منور حسن کمال نے کہا کہ ان میں غیر معمولی سلیقہ مندی تھی نیز ان کا انداز مشفقانہ تھا۔ شعبہ اردو لکھنؤ یونی ورسٹی کے سابق صدر ڈاکٹر اعتیاز وحید نے کہا کہ ڈاکٹر تابش مہدی اپنے عہد کے نمایاں اسلوب کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کے عہد کی تفہیم میں ان کا ذکر ناگزیر ہے۔ اس موقع پر انھوں نے یہ بھی کہا کہ تابش مہدی نے تدریس اور فن تجوید کو سمجھ کر اور دوسروں کو اس پر اٹھو کر ایک مشن کے طور پر متعارف کرایا۔ ڈاکٹر طارق اسحٰق (ممبئی) نے انھیں ایک عظیم شخصیت قرار دیا اور کہا کہ انھوں نے بلا کا حفاظہ پایا تھا۔ ڈاکٹر عمیر منظر نے کہا کہ وہ ایک

راجہ جی پورم کے روضۂ زینبیہ میں کل ہند جشن مسرت کل

لکھنؤ۔ راجہ جی پورم کے نکیت رائے تالاب واقع شبیہ روضۂ زینبیہ کی شالی زہرا محفل کمیٹی کے زیر اہتمام فاتحہ کوفہ وشام، عالم غیر معطل، زینت مرثیہ، بشیر حسین نجفی، مخابر مدار کربلا، شانی زہرا جناب سیدہ زینب کبریٰ کی ولادت کے سلسلہ میں 31 جنوری کو بعد نماز ظہرین روضہ کے مولانا طاہر جرولی ہال میں کل ہند مقاصدہ بعنوان 'جشن مسرت' کا اہتمام کیا جائے گا۔ کمیٹی کے سکریٹری آفتاب رضوی نے بتایا کہ محفل کی صدارت مولانا سید عمار کاظم جرولی کریں گے، جبکہ محفل نضال کی سید شوذب کاظم جرولی بیان کریں گے اور نظامت کے فرائض زاہد کاپوری انجام دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ محفل میں کرنل جرار احمد حسن فتح پوری، مولانا میر بلال رضوی، نایاب بلیاوی، تفنج فیض آبادی، نیر مجیدی، بلال نقوی، اعجاز زیدی، محب مراونوی، سجاد ہلوری، حیدر گونڈوی کمال وارثی، حسن مرزا پوری، منظر کاپوری، سمیل رضوی، اختر اعظمی وغیرہ شعرا منظوم نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کمیٹی کی جانب سے اس موقع پر دینی، سماجی وفلاحی خدمات انجام دینے والی شخصیات کو شبیہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن اور باقر محمد مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی کے ذریعہ اعزاز سے سرفراز کیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ محفل کے تین دور ہوں گے جس میں اوائل انشاء دور ہوگا۔ اس کے بعد دوسرے دور میں تفویض انعامات کیلئے مقرر کیا گیا ہے، جبکہ تیسرے دور میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا جائے گا۔

بانده: سماجی بہم آہنگی کو بگاڑنے کی ناکام کوشش

باندہ 29 جنوری (جوین آئی) اتر پردیش کے ضلع باندہ میں شہر کوتوالی علاقے میں شرپسند عناصر کے ریوالیک مذہبی مقام پر فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو بگاڑنے کی کوشش کی گئی جسے انتظامیہ کے مستعدی سے ناکام کردیا گیا۔

یوپی ٹرانسپورٹ ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس نمبر
ایس اینڈ ٹی/ کان/ ای-ٹینڈر/ 02/ 2025

چیف سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیشن انجینئر (ٹیلی کام)، شمال مشرقی ریلوے کو گورکھپور ڈویژن کے مختلف مقامات پر ہندی کی جانب سے ای-ٹینڈر کے تحت سات سو سترہ (717) کی کاموں کیلئے ٹینڈر دفتر میں درج مقررہ اوقات کا کافی تجربہ رکھنے والے تجربہ کاروں سے ٹینڈر بن طلب کرتے ہیں۔

ٹینڈر نمبر کا مکمل تفصیلات: ایس اینڈ ٹی/کان/ای-ٹینڈر/ 02/ 2025 کام کا نام: شمال مشرقی ریلوے کے ڈراسی ڈویژن کے تحت گورکھپور، لکھنؤ، لکھنؤ کینٹ، مانو اسٹیشن، بھوجپور اسٹیشن، بودھ اسٹیشن اور کپتان گنج بنتھن کیبلز کے ایس آئی، پی، ٹی، ٹی، ٹ

اودھ نامہ

افسوسناک حادثہ

مہاکنبھ میں دیررات جو حادثہ ہوا وہ یقیناً افسوسناک ہے۔ جس میں جانبر ہونے والوں کی تعداد درست طور ابھی معلوم نہیں ہوسکی ہے۔ الگ الگ ذرائع الگ الگ ہندسے بتا رہے ہیں۔ لیکن اگر ان سب اعداد وشمار پر نظر رکھیں تو یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کم از کم تین درجن نفوس انسانی اس جھگڑ میں کام آگئے جو مہاکنبھ میں ایک بیری کیٹک کے ٹوٹنے کی وجہ سے ہوئی۔ کروڑوں کے مجمع میں جب جھگڑ ہوگی تو کنا نقصان ہوگا یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکا۔ کتنے افراد زخمی ہیں اور ان کی کیا صورت حال ہے ابھی اس بارے میں کوئی متعینہ بات سامنے نہیں آسکی ہے بھی تک سرکاری حکام نے ہلاکتوں کی تعداد کی تصدیق نہیں کی ہے۔ تاہم ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کا سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہنا تھا کہ انھیں مہاکنبھ میں زائرین کی ہلاکتوں پر افسوس ہے۔ فی الحال راحت اور بچاؤ کا کام طوفانی سطح پر جاری ہے۔ وزیر اعظم سے لے کر وزیر اعلیٰ تک اور دیگر تمام وزرا اور افسران ہلکان ہیں۔ پل پل کی خبر لی جارہی ہے۔ کہا جارہا ہے کہ مہاکنبھ میں بیس سے پچیس کروڑ کے قریب عقیدت مندوں کے آنے کی امید ہے اور جائے وقعہ پر ایک ہزار اڈ دھام موجود ہے۔ سرکاری اور نیم سرکاری اسطح پر ہر ممکن بہتر سے بہتر انتظامات کئے گئے ہیں لیکن پھر بھی ہونی کو کون ٹال سکتا ہے۔ ابھی پچھلے ہفتے وہاں کئی سلنڈروں کے پھٹ جانے کی وجہ سے آگ لگ گئی تھی۔ جس طرح سے گیس سلنڈر پھٹے تھے اسے دیکھتے ہوئے اتنی بھیڑ میں مہلوکین کی ایک بڑی تعداد ہوسکتی تھی۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہوسکا تو یہ صرف حکومتی سطح پر بہترین انتظامات کی وجہ سے۔ یہ اور بات ہے کہ اس حادثے سے سبق لینا چاہئے تھا اور مزید ممکنہ آفات سے بچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے تھا۔ آخر وہی ہوا کہ ایک اور حادثہ ہوگیا اور اس حادثہ میں متعدد افراد کی جانیں چلی گئیں۔ جو نہایت افسوسناک ہے۔

مہاکنبھ کا میلہ ہر 12 برس میں ایک مرتبہ منعقد ہوتا ہے جس میں کروڑوں افراد شرکت کرتے ہیں۔ یہ میلہ 13 جنوری کو شروع ہوا تھا اور تقریباً چھ ہفتے جاری رہتے ہیں۔ اس میلے کے دوران دنیا بھر سے آنے والے عقیدت مند سنگم پر غسل کرتے ہیں، یہ وہ مقام ہے جہاں ہندو عقیدے کے مطابق مقدس دریا گنگا، جمنا اور اساطیری دریا سرسوتی ملتے ہیں۔ بدھ کو اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی ادتیا ناتھ کا ایک بیان میں کہنا تھا کہ مہاکنبھ کے دوران وہاں ایک بہت بڑا مجمع غیر نمائندہ آیا ہے اور اب تک تقریباً تین کروڑ افراد وہاں غسل کر چکے ہیں۔ جب اتنے بڑے مجمع کے جمع ہونے کی امید ہو تو پہلے سے تیاری کی جانا چاہئے جو کسی کو نہیں آنے والوں کو کے لئے بھی تربیت کا انتظام ہونا چاہئے کہ انھیں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے اور خدا نخواستہ کوئی حادثہ ہونے کی صورت میں انھیں کس طرح محتاط رہنا ہے۔ جس طرح سے مسلمانوں کے یہاں حج پر جانے والے زائرین کی پہلے ٹریننگ ہوتی ہے اور ان کے لئے باقاعدہ تربیتی کیمپ لگائے جاتے ہیں، یہ تربیتی کیمپ صرف ہمارے لکھنؤ ہی میں نہیں لگائے جاتے بلکہ پورے ہندوستان اور دیگر ممالک سے آنے والے زائرین کے لئے بھی ان کے ممالک میں لگائے جاتے ہیں۔ یہ ایک نہایت ضروری قدم ہے جس پر عمل کرنا چاہئے۔

حادثہ کیوں ہوا کیسے ہوا، کمزوری کہاں رہ گئی، ان سب امور کی جانچ ہوگی اور قصوروار لوگوں کے خلاف کیا کارروائی ہوگی پتہ نہیں، لیکن اس سب سے جانے والے واپس نہیں آئیں گے۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی ادتیا ناتھ کے مطابق میلے میں بھگدڑ رات ایک اور دو کے درمیان مچی جب کچھ عقیدت مندوں نے پولیس کی جانب سے رکاوٹیں ہٹا کر سنگم پہنچنے کی کوشش کی۔ دوسری جانب اس حادثے سے متاثر ہونے والے افراد کبھ میلے کی انتظامیہ اور وہاں کے جانے والے انتظامات پر انگلیاں اُٹھاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ اس میں اپوزیشن یعنی حزب اختلاف بھی کافی سرگرم نظر آرہا ہے۔

گذشتہ رات مچنے والی بھگدڑ میں ہلاکتوں کے بعد سادھو سنت اور حکام لوگوں سے درخواست کررہے ہیں کہ وہ سنگم کی طرف نہ جائیں بلکہ اپنے قریب ہی واقع دریا کے کنارے پر غسل لے لیں۔ تاہم بااثر ہندو مذہبی شخصیت پرمم آنند پوری کا الزام ہے کہ انتظامیہ نے وی آئی پیز کو ترجیح دی اور عام زائرین کے لیے مناسب انتظامات نہیں کیے۔ کسی کا باپ، کسی کا بیٹا، کسی کا بھائی، کسی کی بہن، کسی کی بیوی کسی کا شوہر کوئی ساتھ میں آیا ہوگا اب اکیلا واپس جائے گا۔ حالانکہ مہلوکین اور زخمیوں کے لئے معاوضہ کا فوری طور اعلان کردیا گیا ہے، اطلاع کے مطابق مہلوکین کے اہل خانہ کو پچیس لاکھ روپے اور ڈک یوں کے لئے ابھی درست اطلاع نہیں مل پا رہی ہے۔ اس امدادی رقم سے ان کی کچھ ضرور مدد پوری ہو جائیں گی لیکن جو نقصان انسانی جانوں کا ہو گیا وہ پوا نہیں ہو سکے گا، اس نقصان کی تلافی ممکن ہی نہیں ہے کہ انسانی جان کا کوئی بدل ہی نہیں ہے۔ اس افسوسناک حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعا ہے کہ ان کی آتماؤں کو تسکین پہونچے۔ اصل مین ہر حادثہ ہمیں اس بات کے لئے آگاہ کرتا ہے کہ آئندہ وہ کیماں نہ دوہرائیں جو کسی بھی حادثہ کا سبب بنتی ہیں۔ اس حادثہ کی جو تصویریں عائل ہورہی ہیں انھیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ ایک بڑی تعداد متاثرین کی ہے۔ یہ حادثہ بدقسمتی سے ہوا یا بدانتظامی کی وجہ سے۔ یہ باتیں ہوتی رہیں گی لیکن ایس طرح کا حادثہ آئندہ نہ ہونے پائے اس راہ میں سخت قدم اٹھانا ہوں گے۔

کیا سجدہ بھی اب جرم ھے

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ملک کی سیاست اور سماج میں تبدیلیاں آتی رہی ہیں۔ فسادات اور فرقہ وارانہ تفریق کی آندھی بھی چلی لیکن نفرت میں ایسی شدت کبھی نظر نہیں آئی جو گزشتہ سالوں کے دوران دیکھنے کو ملی۔ ان کا اظہار الگ الگ شکلوں میں ہورہا ہے۔ کبھی گائے کی حفاظت کے نام پر تو کبھی بے شرمی رام کا نعرہ لگانے کی وجہ سے جنونی شدت، کبھی ہتھیاروں کے ساتھ جلوس، کبھی مسجدوں کے سامنے ہنومان چالیسہ کا پاٹھ، کبھی رام نومی، ہنومان جینتی پر جلوس نکال کر مسجد، درگاہ، مسلمانوں کے مکان و دوکان کو نقصان پہنچانا، کبھی دوکانوں پر ناموں کی تختی لگوانا، کبھی مسلمانوں سے کچھ نہ خریدنے کا اعلان کرنا۔ مسجدوں کے نیچے مندر تلاشنے کی قواعد اور اب آذان اور نماز پڑھنے پر اعتراض۔ اس سب کا سیاسی اقتدار کی سرپرستی میں ہونا زیادہ تشویشناک ہے۔ عوامی اختلافات کو سماجی وسیاسی لیڈران دور کرکے امن قائم کرنے کا کام کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہی اختلافات پیدا کرنا فرقہ کو فروغ دینے کا کام کریں تو امن کیسے ہوگا؟

پہلے جو بھی حالات رہے ہوں لیکن اذان اور نماز اب ایسا عمل نہیں تھا جس کی ادائیگی سے لئے کسی کو گرفتار کیا جائے۔ کیونکہ ملک کے آئین نے تمام شہریوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، عبادت کرنے، مذہبی رسومات ادا کرنے، اس کی تعلیم دینے اور تشہیر وتبلیغ اور تبدیلی مذہب کی آزادی دی ہے۔ حکومت کا کام تحفظ فراہم کرنا ہے نہ کہ کسی کو بھی اپنے مذہب پر عمل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ اس کے تحت مندروں کے باہر یا جلسہ جلوس، ست سنگھ کے لئے سیکورٹی مہیا کرائی جاتی رہے۔ کبھی پرنکس دہندگان کا کروڑوں روپیہ خرچ کیا جارہا ہے۔ لیکن بریلی، یوپی کی تحصیل بہیڑی کے ایک گاؤں کے گھر میں عارضی ٹین شیڈ میں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے دوران پولیس نے گاؤں کے پانچ نوجوانوں پر دھارمک سمیت چار مسلم مردوں کو گرفتار کرلیا اور 20 شناخت شدہ اور 50 معلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرلی ہے۔ ہندو جاگرن سینا سے وابستہ ایک ایکس (ٹویٹر) صارف نے نماز ادا کیے جانے کی ذرون فوٹیج شیئر کی تھی جس کے بعد پولیس نے اس جگہ سمیل کر نمازیوں کو گرفتار کرلیا۔ گرفتار شدگان کی شناخت عارف (گاؤں پانچ پیر دھرمان)، عقیل احمد، محمد شاہد اور چھوٹے احمد کو طور پر کی گئی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ منزل، قادر احمد اور دیگر کئی افراد کے خلاف کیس مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

اجتماعی طور پر نماز ادا کرنے کے جرم میں پولیس کی کارروائی کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ اتر پردیش میں مودی، یوگی کے ڈبل انجن راج میں، یہ روزمرہ کا معاملہ بن گیا ہے۔ عوامی جگہ پر اجتماعی طور پر نماز ادا کرنے پر اور بعض صوبوں میں عوامی جگہ پر کیلئے نماز ادا کرنے یا اجتماعی طور پر نماز ادا کرنے پر پولیس کارروائی کے کافی واقعات ہوئے ہیں۔ اتر پردیش اس معاملے میں کیا انہیں ہے۔ بریلی، مدھیہ پردیش جیسی بی جے پی کی حکومت والی دیگر ریاستیں بھی اس معاملے میں اتر پردیش کے نقش قدم پر چل رہی ہیں۔ بریلی کے گورکھ مٹھ میں پارک میں نماز ادا کرنے پر کئی مہینے تنازعہ چلا۔ آخر کٹھ حقیقہ کو گروارے سے نماز ادا کرنے کی اجازت دی تھی۔ پارک اور عوامی مقامات پر جاگرن، رام ایلیا، ماتا کی چوکی لگائی جاسکتی ہے۔ بلند آواز میں گھنٹوں لاؤڈ سپیکر پر گانے اور بھجن بجائے جاسکتے ہیں لیکن دس پندرہ منٹ میں نماز ادا کی جائے یہ گوارا نہیں ہے۔

یہ معاملہ صرف نماز پڑھنے والوں تک محدود نہیں ہے۔ ابھی چند ہفتے قبل یوپی کے وزیر اقتدار اراکھنڈ میں پولیس اس وقت حرکت میں آئی تھی جب ہندو فرقہ پرست تنظیموں نے ایک خاتون کی ٹھی رہائش گاہ پر جیسائیوں کی دعائیہ تقریب پر ایسا ہی ہنگامہ کھڑا کیا تھا۔ خوش قسمتی ہے، پولیس نے گھر کے مالک کو گرفتار نہیں کیا اور اسے دوبارہ ایسا کچھ نہ کرنے کی سخت وارننگ دے کر رہا کردیا۔ اگر یہ خاندان مسلمان ہوتا تو شاید پولیس کا رویہ کچھ اور ہوتا۔ ویسے ہریانہ، مچھتس گڑھ، اڑیسہ وغیرہ دیگر ڈبل انجن حکومت والی ریاستوں میں کرسمس سمیت عیسائی مذہبی تقریبات پر ہندو فرقہ پرستوں کے حملوں اور پولیس انتظامیہ کی خاموش رضامندی کے واقعات کم از کم تہلاق میڈیا میں تو اچھی تعداد میں رپورٹ ہوئے ہیں۔

مودی راج کے تحت ملک میں ایک نیا جرم قائم ہوا ہے مسلمانوں کا نماز پڑھنے کا جرم، عیسائیوں کے دعا کرنے کا جرم مختصر یہ کہ اقلیتوں کے عبادت کرنے کا جرم۔ یہاں ہم جان بوجھ کر اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اصطلاح استعمال نہیں کر رہے ہیں۔ اگر چہ بھارت کا آئین اپنے مذہب پر عمل کرنے کی تعریف میں تمام شہریوں کو یہ وسیع آزادی دیتا ہے، جو اپنے مذہب کی عبادت کرنے سے بالاتر ہے۔ لیکن یہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے کہ تبدیلی مذہب مخالف قوانین کے نام پر اقلیتوں کے لئے اپنے مذہب کی تشہیر کرنا پیچیلے ہی جرم بنادیا گیا ہے۔ اتر پردیش اور بی جے پی کی قیادت والی تقریباً تمام ریاستی حکومتیں ان پابندیوں اور اس جرم کی سزا کو زیادہ سے زیادہ سخت بنانے کے لئے کام کررہی ہیں۔ تاہم اس کے ساتھ ہی ساتھ متعدد حقیقت جلیوں بہانوں سے اقلیتوں کے خلاف مذہبی جنگ کو نشانہ بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ بریلی میں جو کچھ ہوا وہ اس کا تازہ ترین مثال ہے۔

بریلی کے واقع کا مطلب سمجھنے کے لئے یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ نمازی کی ادائیگی کا واقعہ 17 جنوری دوپہر قریب کو پیش آیا اور پولیس کی کارروائی 18 جنوری کو ہوئی۔ یہ سب اس وقت ہوا جب الٹا بارھ بریلی راج میں مہاکنبھ چل رہا ہے، جس کا باقاعدہ آغاز 14 جنوری کو مکر سنکرانتی کے دن ہوا۔ اس مہا کنبھ کے لئے مودی، یوگی کی ڈبل انجن والی حکومت پوری طاقت سے انتظامات کررہی ہے۔ اس کی خبروں سے نہ صرف میڈیا پٹا پڑا ہے۔ بلکہ حکومت خود بھی اس پروپیگنڈے سے ذریعہ تمام عوامی بحث کو دبانے کی بڑی حد تک کامیاب کوشش کر رہی ہے۔ ایک طرف اگر بلند بانگ دعوے کیے جارہے ہیں کہ اس بار مہا کنبھ میں تقریباً 40 کروڑ لوگ شرکت کرنے جا رہے ہیں تو دوسری طرف زور شور سے یہ دعویٰ بھی کیا جارہا ہے کہ حکومت نے کنبھ میلے کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ اس کے علاوہ جو معلومات سامنے آئی ہیں اس کے مطابق مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے بجٹ سے 7000 کروڑ روپے سے زیادہ روپاروا سات خرچ کیے ہیں، اس کے علاوہ کچھ اور فرم ریلوے سمیت مختلف محکموں کے ذریعے خود حکومت نے خرچ کی ہے لیکن مختلف ناموں سے جو قم خرچ ہوئی ہے اس کا صرف اندازہ ہی لگایا جاسکتا ہے۔

بیمایہ فطری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حکومت کے عالی شان انتظامات کے دعووں اور عقیدت مندوں پر پھول برسانے جانے کے باوجود لاکھوں عام، غریب عقیدت مند جنوری کی شدت سردی میں کھلے آسمان تلے رہنے پر مجبور ہیں کیا آسمان سے پھولوں کی بارش کرنے کے بجائے عام عقیدت مندوں کو رات میں پناہ دینے کے انتظامات پر توجہ دینا زیادہ ضروری نہیں تھا؟ یہاں ہمارا مقصد مہا کنبھ کے انتظامات کا کسی قسم کا جائزہ لینا نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم اس بحث میں الجھنا چاہتے ہیں کہ اگر حکومت کے لئے ایسی تقریبات پر خرچ کرنا ضروری ہی ہے تو کیا غریب ملک کی ترجیحات اور صلاحیت کے مطابق اس کی کچھ حد ہونی چاہئے یا نہیں؟ ملک کی آزادی کے بعد پہلے کنبھ کا بجٹ ڈیڑھ کروڑ تھا۔ اب 2025 میں کنبھ کے لئے 7000 کروڑ روپے سے زیادہ کے خرچ میں شاہ خرچی کا رنگ دکھائی دیتا ہے۔ یہاں بریلی کی تحصیل بہیڑی کے واقعہ کو کنبھ کے تکس دیکھ، دیکھنے ہیں تو اس کی بھلا کی اپنے اصلی رنگ میں سامنے آتی ہے۔ آخر وہی حکومت جو مذہبی روایت کے نام پر کنبھ کو سب سے بڑا اور شاندار بنانے کی پوری کوشش کر رہی ہے، مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے روکنے کے لیے اپنی پوری طاقت اور طاقت کا استعمال کرنے کو تیار نظر آتی ہے۔

حکومت کا یہ رویہ آئین کی سیکولر بنیاد کو ہندتو کے کمزور کرنے کا نہیں ہے۔ یہ سیکولرازم کو قبول کرنے کے اس کی جگہ تمام مذاہب کی برابری کو قبول کرنے کی دکھاوی بحث کا معاملہ بھی نہیں ہے۔ یہ آئین کی سیکولر جزوں کو برابر راست کھودنے اور اس کے ذریعے ملک کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کا معاملہ ہے۔ بھلے ہی چند ہفتے قبل سپریم کورٹ نے آئین کے دیباچے سے سوشلزم اور سیکولرازم کو ہٹانے کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے انہیں آئین کے ضروری ستون قرار دیا۔ لیکن کیا تم واقعی اتحاد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عمل میں سیکولرازم اور سوشلزم کو دستوری تمہید سے پہلے ہی نکالا نہیں جاچکا ہے؟ بقول سینئر صحافی راجندر شرما بریلی کے واقعہ سے ایسا کوئی بھرم ہونا تو دور، یہی نظر آتا ہے کہ ریاست کی نظر میں تمام مذاہب کی برابری کے معنی میں سیکولرازم کو مکمل طور پر ترک کرکے یہاں پر عملاً ایک ہندو راج قائم کردیا گیا ہے۔ جہاں مذہبی اقلیتوں کا عبادت کرنا بھی گناہ بنادیا گیا ہے۔ ملک کی اس صورتحال کو بدلنا عوامی عبادت کے بغیر ممکن نہیں۔

☆☆☆

سفارت کاری کی گتھیاں: دوحہ میں تاریخی معاہدے کی اندرونی کہانی

افتخار گیلانی

یہ چار دن کے تھکا دینے والے مذاکرات تھے، جہاں وقت کی قید ختم ہوچکی تھی دن رات اور دن کا کوئی فرق باقی نہیں رہا تھا۔ قطر کے دارالحکومت دوحہ کے فواح میں واقع دو منزلہ عمارت تناؤ اور بے یقینی کا مرکز بن چکی تھی۔ گرافٹ فلور پر ایک میز کے گرد چند چہرے جھکے ہوئے تھے۔ قطر کے وزیر اعظم محمد بن عبدالرحمان الثانی، مصری خفیہ ایجنسی کے سربراہ عباس کمال، اور امریکی ایلچی بریٹ میکگرک کی موجودگی، ماحول کی سنجیدگی کو ظاہر کررہی تھی۔ ان کے ساتھ صدر ٹرمپ کے نمائندے اسٹیو وٹکوف، کلنٹرات اور گنتھوں کے پلندے میں الجھے ہوئے تھے۔ ہر چہرے پر تھکن کے آثار نمایاں تھے، لیکن ان کے عزم میں کوئی کمی نہیں تھی۔ دوسری منزل پر اسرائیلی خفیہ ادارے موساد کے سربراہ ڈیوڈ برنیا، داخلی ایجنسی کے افسر وعین بار اور فوج کے نمائندے نرتنان ایون کن ایب سے مسلسل رابطے میں تھے۔ یہ رابطے ایک محفوظ موبائل نظام کے ذریعے جاری تھے، گویا ہر لمحہ کسی بڑے فیصلے کی بنیاد رکھ رہا ہو۔ لیکن کہانی کی اصل تھی تیسری منزل پر تھی، جہاں حماس کے سیاسی بیورو کے نائب سربراہ خلیل الحیہ اپنے وفد کے ساتھ موجود تھے۔ ان کا اختیار تھا امریکی صدر جوبائیڈن نے گزشتہ سال مئی میں جس سیز فائر پلان کی بنیاد رکھی تھی، اور جس پر بعد میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے مہر ثبت کی تھی، اس پر رضامندی ظاہر کریں اور اس کے سامنے پاس ذیل فائنل ہو۔ لیکن اسرائیلی وزیر اعظم بینجن نیاہو کی جانب سے بار بار کوئی پوسٹ بدلنے کے سبب اس پر عمل نہ ہوسکا۔ مذاکرات کی بھٹی میں ہر لمحہ تپش بڑھ رہی تھی۔ گرافٹ فلور پر سفارت کار ایک جوجز تیار کرتے، پھر امریکی وفد اسے پہلی منزل پر اسرائیلی وفد کے سامنے پیش کرتا۔ ادھر قطر اور مصر کے نمائندے اس تجویز کو لے کر حماس کے پاس پہنچتے، جہاں تیسری منزل کی فضا بظاہر پرسکون تھی۔

اسرائیلی وفد کن ایب سے مشورے لیتے ہوئے قدم قدم پر نئی شرائط سامنے رکھ رہا تھا، جس سے مذاکرات کا سلسلہ بار بار رک جاتا۔ مذاکرات میں شریک ایک اہلکار نے رائٹر کو بتایا کہ ہر قدم پر ایسا محسوس ہوتا جیسے کامیابی کی منزل قریب ہے، لیکن اگلے ہی لمحے جب امریکی وفد اسرائیلی نمائندوں سے کو رابطہ کرتا تو یہ کوشش ایک سراب کے سوا کچھ نہیں۔ منگل اور بدھ کی راتیں طویل اور بے چین گزریں۔ انگریزی کی ڈکشنریوں کے صفحات الٹے جارہے تھے، ہر لفظ کی باریکی پر بحث ہورہی تھی، لیکن کوئی بھی یہ یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ معاہدہ طے پا جائے گا۔

وٹکوف بار بار اسرائیل مخالف ہونے کے باوجود صہیونیوں کا نمائندہ تھا، نے مسلسل رابطہ میں تھے۔ ابھی مذاکرات کے دور جاری ہی تھے کہ خبر آئی کہ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پر معاہدے کا اعلان کردیا ہے۔ پوری دنیا کے میڈیا میں مجموعتہ کی خبریں نشر ہونا شروع ہوگئیں۔ مذاکرات کاروں کے مطابق جب تک وہ ابھی کچھ باقی پیش رفت سے دور تھے۔ مگر ٹرمپ کے اس اعلان نے اسرائیلی وفد کو پیغام پہنچایا کہ اب مزید لیت و لعل سے کام نہیں چلے گا۔ کوئی ٹرمپ کے اس ٹویٹ اور وقت اعلان نے پیچیدگیاں پیدا کردی تھیں، مگر اس نے اسرائیلی وفد پر دباؤ ڈالنے کا کام کیا۔ امریکی وفد نے اسرائیلی نمائندوں سے کہا کہ اب مجھوتہ کو آخری شکل دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ ان کو یہ بھی بتایا کہ وقت تیزی سے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ اعصاب شکن مذاکرات 96 گھنٹوں سے مسلسل جاری تھے۔ بالآخر اسرائیلی وفد کو کن ایب سے ہری جھنڈی ملی اور اس کے دکھوندے کے بعد قطری وزیر اعظم نے دوحہ میں پریس کانفرنس میں سیز فائر ڈیل کے مندرجات کا اعلان کردیا۔ اس کے چند لمحوں کے بعد واشنگٹن میں بائیڈن نے بھی اس کا اعلان کیا۔ مگر ابھی اس معاہدہ کو اسرائیلی کابینہ کی منظوری نہیں ملی تھی۔ جس کا اجلاس اب اگلے دن یعنی جمعرات کا تھا۔

گریٹر تل ابیو اب بار بار پھر پلٹی کھانے کے لیے پر تول رہے تھے۔ امریکی نمائندہ کو ایک بار پھر سخت الفاظ میں ان کو انتباہ کرنا پڑا، جس کے بعد یعنی معاہدہ کے اعلان کے چوبیس گھنٹے کے بعد اسرائیلی وفد اور حماس کے نمائندوں نے اس پر دستخط کرکے سیز فائر پلان کو حتمی اور قانونی شکل عطا کی۔ یہ معاہدہ یرغمالیوں اور قیدیوں کی رہائی، جنگ بندی، اور انسانی امداد کی فراہمی جیسے نکات پر مشتمل ہے۔ ہر قدم پر اختلافات کے باوجود دو دہ میں اس رات جو طے پایا، وہ نہ صرف۔ غارت کاری کی ایک کامیاب کہانی تھی بلکہ خطے میں امن کی ایک امید بھی تھی۔ اور اسرائیل کے غرور کے بت کو پاش پاش کرنے کی شروعات بھی تھی۔ ٹرمپ کے نمائندے نے اس سے قبل سٹیو کرائسٹ اسرائیلی وزیر اعظم بنجن نیاہو کو پیغام دیا، جس میں واضح اور سخت پیغام پہنچایا تھا۔ سٹیو کرائسٹ نے دن اسرائیلی وزیر اعظم کی مہمان سے ملنے سے گریز کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی کو بھی کسی کو ان کو ٹرمپ کی طرف سے پیغام پہنچایا کیا گرو ویسز فائر کے مذاکرات میں از چن ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس کا ان کو نتیاز و بھگتنا پڑے گا اور خیال رہے کہ اگلے چار سال وہائٹ ہاوس میں ان کو ٹرمپ سے ڈیل کرنا ہے۔

یہ بھی بار بار کہا گیا کہ اسرائیل کی سیکورٹی کی صورت حال کے لحاظ سے سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ ایران کا مزاحمتی اتحاد توڑ دیا گیا ہے۔ شام اور لبنان کی طرف سے کسی مداخلت کا خطرہ نہیں ہے۔ لہذا امریکی عدم تحفظ کو جواز بنا کر سیز فائر میں دیری نہیں کی جاسکتی ہے۔ مذاکراتی عمل کے ذریعہ ہی ذرائع کے مطابق، اس دباؤ نے مذاکرات میں تیزی رفتار پیدا کی۔ تاہم، ایک اور رکاوٹ اس وقت سامنے آئی جب حماس نے یرغمالیوں کی فہرست مکمل طور پر فراہم کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ حماس کا کہنا تھا کہ اسرائیل کی مسلسل بمباری کی وجہ سے وہ گراؤنڈ پر اپنے عسکریوں سے رابطہ کرنے میں دشواری محسوس کررہی ہے۔ اس کے علاوہ ان کو خدشہ تھا کہ یرغمالیوں کی شناخت ونام کو ظاہر کرنے سے اسرائیل ان کی موجودگی کا پتہ لگا کر ان کو سیز فائر کے عمل میں بازیاب کرنے کی آپریشن کرسکتا ہے یا پھر ان کو قتل بھی کرسکتا ہے۔ اسرائیل فوج کی بنی ہاں ڈاکٹرین کے مطابق ان کو اپنے قیدیوں کو قتل کرنے کا حق حاصل ہے، اگر وہ اغوا ہو جائے، ہوں یا دشمن کے قبضہ میں ہوں۔ حماس کی طرف سے ایک ہفتہ کی مہلت کو اسرائیل نے مسترد کردیا۔

اس موقع پر امریکی ثالث میز سے اٹھ گئے اور مصر وقطر کو پیغام دیا کہ حماس کو ضرورت دیتے ہوئے ڈانٹا کریں۔ اسرائیلی حکام کا انداز ظاہر تھا کہ ایک تہائی یرغمالی ہلاک ہو چکے ہیں۔ معاہدے کے تحت ابتدائی 42 دنوں میں 33 اسرائیلی یرغمالیوں کو سات مراحل میں رہا کیا جائے گا، جن میں خواتین، بچے اور بزرگ شامل ہیں۔ بدلے میں، اسرائیل 0.000.2 فلسطینی قیدیوں کو رہا کرے گا، جن میں خواتین، بچے اور انسانی بنیادوں پر قیدی شامل ہوں گے۔ اکتوبر 7 کے حملوں میں ملوث قیدی اس معاہدے سے مستثنیٰ ہوں گے۔

برف باری کو راستہ کھولنا دوبارہ کھول دی جائے گی تاکہ اہم انسانی امداد فراہم کی جاسکے۔ امدادی سامان میں خوراک، دوائیں، اور بنیادی ضروریات شامل ہیں، جو بنگ دو دھلاتے میں تحت لوٹ مار کرنے کی۔ زخمی فلسطینی شہریوں کو صرف کے اسپتالوں میں منتقل کرنے کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ بے گھر مہاجرین کی واپسی کے لیے ابتدائی طور پر پیول راستہ فراہم کیا جائے گا، جس کے بعد گاڑیوں کے ذریعے واپسی کی اجازت دی جائے گی۔ معاہدے کی ایک اہم شرط کے تحت، اسرائیلی دفاعی فورسز (آئی ڈی ایف) بتدریج اہم علاقوں سے انخلا کرے گی، جن میں متردیم اور فلادلفی راہداری شامل ہیں۔ پہلے 50 دنوں کے دوران ان علاقوں سے آئی ڈی ایف کی مکمل واپسی متوقع ہے، جبکہ مصر فح کراسنگ کی حفاظت کی ذمہ داری سنبھالے گا۔ پانچ مخصوص روز تک میں آئی ڈی ایف کی موجودگی 400 میٹر تک محدود ہوگی، جبکہ فلادلفی راہداری سے انخلا مکمل طور پر کرلیا جائے گا۔ اسرائیلی حکومت کے اندرونی اختلافات کے باوجود معاہدہ نافذ کرنے کے لیے مختلف اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ دائیں طبیعت ٹن نے اسرائیلی اتھارٹی آرٹیز کھلا ہے کہ بہت سے اسرائیلی فوجیوں کے لیے یہ جنگ بندی ایک بڑی راحت کا باعث بنی ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کے واقعات کے بعد اسرائیلی ریزرو فوجی اپنی جگہ کی جنگ سمجھ کر بڑی ہمت اور جوش کے ساتھ میدان میں اترے۔ متعدد فوجیوں نے تھم نہ ملنے سے پہلے ہی اپنی خدمات پیش کردیں جس کے نتیجے میں حاضری کی شرح 100 فیصد سے بھی بڑھ گئی۔

جنگ کے آغاز سے لے کر اب تک ایک تہائی ریزرو فوجی 150 دن سے زیادہ ڈیوٹی کر چکے ہیں۔ تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دوبارہ ڈیوٹی کے احکامات پر عمل کرنا ان کے لیے مشکل ہوتا جارہا ہے، خاص طور پر وفوجی جو کئی بار طویل مدت تک خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ان میں سے کئی کے لیے یہ وقت سینکڑوں دنوں پر محیط ہے۔ ایک لیفٹیننٹ کرنل نے بتایا کہ کئی فوجیوں کی شریک حیات مزید کسی طویل ڈیوٹی کے دباؤ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ آئی ڈی ایف کے مطابق، جنگ کے دوران بلائے گئے 295000 ریزرو فوجیوں میں سے 118000 والدین تھے، جن میں سے 115000 والد اور 8000 والدہ تھیں۔ مائیکل ملشائن، جو تل ابیب یونیورسٹی کے ریان سینٹر کے فلسطینی اسٹڈیز فورم کے سربراہ ہیں اور آئی ڈی ایف انٹلی جنس کے سابق اہلکار ہیں، کا کہنا ہے کہ کئی ریزرو فوجی اب گھر واپس آنے کی خواہش میں ہیں۔ انہوں نے کہا "خاندان اسرائیل کی شناخت کا ایک اہم حصہ ہیں۔"

جنگ کے آغاز سے اب تک 75000 کاروبار بند ہو چکے ہیں، جن میں سے 59000 صرف 2024 کے دوران بند ہوئے۔ یہ تعداد کووڈ-19 وبا کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ ڈاکٹر شیری بنشکلر، جو کہ ایک غیر سرکاری تنظیم کی قومی ڈائریکٹر ہیں، نے کہا کہ ان کی تنظیم کو 40000 سے زیادہ مدد کی درخواست موصول ہوئیں، جو گزشتہ برسوں کے مقابلے میں 100 فیصد اضافہ ظاہر کرتی ہیں۔ دوسری تنظیموں، جیسے ناجل، نے خوفناک کے رخنات رکھنے والے افراد کی طرف سے رابطوں میں 145 فیصد اضافہ رپورٹ کیا۔ آئی ڈی ایف کے مطابق، 2024 میں 21 فوجیوں نے اپنی جان لے لی، جو ایک دہائی کی سب سے زیادہ تعداد ہے۔ ماہرین خبردار کرتے ہیں کہ جنگ بندی کا بڑھ قرار رہنا غیر یقینی ہے، کیونکہ عدم اعتماد اور غیر حل شدہ مسائل کسی بھی وقت تکھیرگی دوبارہ ہوا دے سکتے ہیں۔ ان حالات میں، یہ معاہدہ صرف ایک جنگ بندی کا معاہدہ نہیں بلکہ تجدید کی چھوٹی کامیابیوں کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ یعقوب کے تحت لکھتے ہیں کہ بھی بھی ہمارے لوگوں کی واپسی ہی کافی ہوتی ہے۔ یہ بیان ایک قوم کی تلخ حقیقت کی عکاسی کرتا ہے، جو امن کی خواہش کے باوجود مستقبل کی جنگوں کے لیے تیار رہتی ہے۔ غزہ میں انسانی بحران بدستور برقرار ہے۔ ڈیلوا ایچ او کے مطابق، غزہ کے صحت کے نظام کی بحالی کے لیے اگلے پانچ سے سات سالوں میں کم از کم 10 ارب ڈالر کی ضرورت ہوگی۔ غزہ کے نصف سے کم ہسپتال اس وقت کام کررہے ہیں، جس کے باعث جنگ بندی کی کامیابی فوری اور پائدار انسانی امداد پر منحصر ہے۔ بہت سے اسرائیلیوں کے لیے

"حسب معمول" حمید عادل کی سترھویں تصنیف

فہیم انساء مہوش

کوئی بھی کتاب اگر اپنے مقصد کو پہنچتی ہے تو وہ معاشرے کے لیے مثاثرتی خامیوں کو دور کرنے کا موجب بنتی ہے ۔ادب کا اسلوب انسان کے پیچیدہ احساسات کا آئینہ دار ہے ۔وہ کبھی خوشی کے کبھی غم کے احساسات کا مرکز ہوتا ہے مزاحیہ ادب یا سیت ،قنوطیت ،اور تنگ درت سے دور رہا ہے اس میں رجائیت کا پہلو غالب رہتا ہے ،اور ہمیشہ انسان کی خامیوں کو ،ہنرمندانہ طریقے سے گرفت میں لاتا آ رہا ہے۔مزاح نگار اپنی اصلاحی قوت سے پر زور کوشش کرتا ہے۔۔کبھی قاری احساس مسرت سے گزر تا بھی ہے تو ایک چبھن اسکے دل میں طنز کی ہیوست ہو جاتی ہے۔طنز سوائے تنقید کے کچھ نہیں ہے چونکہ اس میں مقصد واضح ہو جاتا ہے لہذا اسے گوارہ کر لیا جاتا ہے مزاح میں رنگ ہی طنز کی بدولت آتا ہے۔طنز و مزاح مل کر ہی ہنسی کو تحریک دیتے ہیں۔طنز و مزاح نگار بار بار کبھی احساس ندامت تو کبھی احساس تحمل سے معاشرے کے لوگوں کو اصلاح کی طرف گامزن کرتا ہے۔اور محاسبہ کے راستے ہموار کرتا ہے۔۔۔۔

کوئی بھی لسانی ادب اپنی تمام صفاتی خوبیوں کے ساتھ معاشرے کے ،ملک کے انفرادی و اجتماعی واقعات ،قدروں ،رجحان ،طرز زندگی ،نقط نظر اور سماجی معیارات لطف و احساسات کی نشوئما کے ساتھ ہمیشہ سے انقلابی صورتحال کو فروغ دیا ہے کہیں جزباتی صحت کو پروان چڑھا کر لطف و ظرافت کی حس بیدار کر کے تو کہیں نا کہیں تہزیب کی خامو ش قدروں کو بھی پروان چڑھایا ،اور یہ قدریں کبھی باضابطہ اور کبھی بے ضابطہ صورت میں انسان کو سماجیات سے ادب کے ذریعہ منتقل ہوتی آئی ہیں۔مزاح کی اولین ترجیح مقصدیت ہے اور یہی معاشرے کی تعمیری تشکیل کا باعث بنتا ہے۔

انسانی زندگی میں بے چینی و بے قراری ،کشمکش ،تناؤ ،دباؤ ،اضطراب کے لمحوں کو مسرت اور پر لطف بنانے میں طنز و مزاح کا کلیدی رول رہا ہے۔

انسانی فطرت یہی ہے کہ وہ مصایب سے بچنا چاہتا ہے۔وہ خوشی و مسرت کو زندگی کا حاصل بنانا چاہتا ہے جو کہ ناممکن ہے۔یہ ضرور ممکن ہے کہ انسان ان لمحوں کو وقتی طور بھول جائے۔اور اپنے لیے جینے کی نئی امنگ کو پالے اور حوصلے سے اٹھ کھڑا ہو۔اور۔شاید یہ ممکن نا ہو اگر طنز و مزاح نا ہو۔انسان اپنی جبلت سے انکار نہیں کر سکتا اور ادب طنز و مزاح کی اہمیت سے منکر نہیں ہو سکتا۔

مندرجہ بالا تمام خوبیوں کی حامل اپنے ہی دوسروں کی زندگی میں خوشی و مسرتوں کا حاصل بنانا چاہتا ہے جوکہ ناممکن ہے۔یہ ضرور ممکن ہے کہ انسان ان لمحوں کو وقتی طور بھول جائے۔اور اپنے لیے جینے کی نئی امنگ کو پالے اور حوصلے سے اٹھ کھڑا ہو۔اور۔شاید یہ ممکن نا ہو اگر طنز و مزاح نا ہو۔۔انسان اپنی جبلت سے انکار نہیں کر سکتا اور ادب طنز و مزاح کی اہمیت سے منکر نہیں ہو سکتا۔

اردو ادب میں تمام خوبیوں کی حامل اپنے ہی دوسروں کی زندگی میں خوشی و مسرتوں کا حاصل بنانے والے ،دوسروں کی زندگی میں مسکراہٹوں اور قہقہوں کی رونق بکھیرنے والے طنز و مزاح کے دارالخلافہ حیدرآباد کے مشہور و معروف طنز و مزاح نگار حمید عادل ہیں۔

حمید عادل 17 تصانیف کے مصنف ہیں ۔۔باقاعدگی سے اردو ادب کی خدمت کرتے آ رہے ہیں اور اردو ادب کا دامن طنز و مزاح کے موتیوں سے بھر رہے ہیں ۔اخبار "منصف" کے ہفتہ واری کالم طرفہ تماشہ کے خالق ہیں "آغا حیدر حسن ایوارڈ" یافتہ تلنگانہ حیدرآباد کے مشہور و معروف طنز و مزاح نگار۔پیشے سے صحافی ہیں ۔۔اگی سترھویں تازہ تصنیف "حسب معمول" ہے۔۔اگی گزشتہ تمام تصانیف طنز و مزاح کی بلندی پر قائم ہے اسی تسلسل سے "حسب معمول" پڑھا "حسب معمول" اس اور مزاح کی بلندی پر پایا۔محترم تعبیر اتی زاویہ نگاہ رکھنے والے حمید عادل نز دمزاح کی دنیا کا روشن افق ہیں۔"حسب معمول" کے تمام مضامین مزاح نگار کے سماجی تبصرات پر مبنی ہے۔۔

اردو اکیڈمی تلنگانہ کے جزوی تعاون سے شائع کی گئی یہ کتاب 41 مضامین پر مشتمل ہے۔

مزاح میں لطافت ،ظرافت اور پاکیزگی کا عنصر نمایاں ہے۔

کچھ مضامین صفائے قلب کا کام کرتے ہیں ۔کچھ مضامین لطیف احساسات کی ترجمانی کرتے ہیں ۔لیکن تمام مضامین میں مصنف انسانیت کے ہمدرد بن کر پوری کامیاب کوشش کرتے ہیں کہ انکی طنز و مزاح کی روشنی سے لوگوں کے غم دھل جایے ۔انھیں ایک بار پھر اپنی صلاحیتوں کو مجتمع کرنے کی توانائی عطا کر کے زندگی کی خوبصورتی کا احساس دلائے۔شاید یہی وجہ ہے کہ یہ دوہنسی ہوتی ہے۔

جس سے دل مردہ نہیں ہوتا کیونکہ آخر الذکر پڑھنے والا مصنف کی خداداد صلاحیت کا قایل ہو جاتا ہے کیی مضامین میں پیروڈی کے ذریعہ جو مزاح پیش کیا وہ انکی فنکارانہ صلاحیتوں کا نوع کمال ہے ۔"حمید عادل دنیا کی رنگینی کے ذریعے دین کی طرف متوجہ کرتے ہیں وہ بھی ہنساتے ہنساتے"۔

یہاں تک کے اپنے مسایل اپنے حادثات کو بھی قاری کی دلچسپی و ہنسی کے لیے استعمال کیا۔۔درد سہا پر دوسروں میں خوشی بانٹی۔سنجیدہ موضوعات پر بھی طنز و مزاح کا کمال دکھایا مضامین کے عنوان ،الفاظ ،محاورے ✕ استعارے اور اشعار انکی تخلیقی صلاحیتوں پر روشنی ڈالتی ہے اور ان کا تسلسل قاری کو منہمک رکھتا ہے سلیس اور سادہ زبان کا استعمال بھی انہماک کو فروغ دینے کا باعث بنا۔تمام مضامین جہاں طنز و مزاح کی چاشنی میں ضم ہیں وہیں ہر مضمون میں جدید فنی مسایل کے تقاضوں کی تکمیل کرتے نظر آتے ہیں۔اور اس پر

معاشرے کی قدروں کا اور انکے انحطاط کے کرب کا احاطہ کیے ہوے ہیں۔۔۲۱۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب نا صرف قارئین کو مزاح کا بھرپور مواقع عطا کرتا ہے بلکہ گزشتہ تصانیف کے مطالعہ کی قوی امنگ بھی جگاتی ہے ۔۔بہترین طباعت کے ساتھ اردو کے مزاحیہ ادب میں یہ تصنیف بہترین سرمایہ ہے۔

اس تصنیف کے علمی و ادبی معیار کو دیکھا جائے تو اس تصنیف کی بنیادی خوبی یہی ہے کہ معاشرے کے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتی ہے ۔ اور مزاح اپنی تڑپ کو ،معاشرے کے گرتے معیار کو ،فریب ریاکاری ،خود غرضی ،اور مفاد پرستی کے جنجال میں دھنسے معاشرے کی اذیت ناک صورتحال کو بیان کرتا ہے بھی خود اس سے گزرتا ہے تو اپنی اس تکلیف میں بارا سات قاری کو شامل کر لیتا ہے لیکن غیر محسوس طریقے سے اس طرح وہ سارے عیب جسے معاشرواب تک بہتر سمجھتا آیا یکدم سے طنز کے نشتر بڑی ملایمت سے اسے تمام عیوب کے صحیح چہرے سے روشناس کراتے ہیں۔۔

بھتمند روایتوں کا کمزور پڑنا ،سماج کی مخلصانہ قدروں کی موت ،ڈیزے کی صورتحال ،ظلم ،استحصال ،جھوٹ کو نا صرف مزاح کے شگوفوں سے بلکہ طنز کے تیر سے ،ملک کے دلدوز حقایق اور حالات کی عکاسی کو بھی واضح کیا۔زبان و بیان کی بازیگری سے گرما پڑھنے والے کے لیے ہنسی کا بٹن ان کر دیا ہو۔۔کہیں کہیں انھوں نے مستحکم تیز رائے سے بھی تبسم پیدا کیا ہے ۔متراوف اور آسان مفاہیم سے اور لفظوں سے زبان کو مزید کشش عطا کی ہے۔

حمید عادل کے مزاح کا کمال یہ ہے کہ وہ فطرت سے جڑ جاتے ہیں ۔روزمرہ کے مکالموں سے ،محاوروں سے ،اور ایک عام آدمی کے معمولات سے انکی طرز زندگی سے اپنے آپکو مربوط کر لیتے ہیں۔کہیں یہ مشکل نہیں لگتی ک پڑھنے والا یہ سوچنے پر مجبور ہو جاے ک ۔۔"اس کا مطلب کیا تھا" وہ روانی میں پڑھتا ہے اور وہی روانی سے اسکے لب پھیلتے اور سکڑتے جاتے ہیں۔۔اور قہقہوں کا در وا ہو جاتا ہے طنز و مزاح کا یہ ملمن انکے ہونٹوں کو دل کے مشایہ کر دیتا ہے ۔ہنسی کر پھیل جاتا ہے اور طنز پر سکڑ کر ۔اور آخر میں کسی خوفناک کے نکتہ سے پڑھنے والے کی طبیعت کو اعتدال پر لا دیتے ہیں طمانیت قلب اور لطافت کا عنصر ہنسی میں موجود ہوتا ہے اور انکے طنز و مزاح میں طعن و تشنیع کا سخت انداز ندارد ہے جو مزید مزاح کی خوبی کی عکاسی کرتا ہے۔

حمید عادل کی مزاح نگاری میں شایستگی ہے ،جیسے پطرس بخاری ،ابن انشا نے تہزیب و اخلاق کے لبادے میں مزاح کو لپیٹا ہے بھی کہیں کہیں ان مضامین کو پڑھا جاسکتا ہے۔۔کیونک آج کل پرنٹ میڈیا ہو یا ڈیجٹل میڈیا مزاح کے نام پر واہیات کا عروج ہے ،حمید عادل کے مضامین میں طنز کے تیر ہوتے ہیں لیکن دل آزاری نہیں ہوتی ،احساس دلاتے ہیں لیکن نرمی سے "بقول لارڈس بیٹر کے مزاح نگاری ایک ایسا فن ہے جس میں کسی کے پاش شدہ جوتے پر اس طرح پاؤں رکھنا ہے کہ اسکی پالش خراب نا ہو" اور یہ فن مصنف کی اسی تصنیف ،میں ہی کہیں بلکہ تمام تصانیف میں بدرجہ اتم موجود ہے۔

اسکے مزاحیہ خاندان کے ناصرف کردار اپنی دلچسپی کا ثبوت پیش کرتے ہیں بلکہ ان کرداروں کے نام پڑھتے ہیں قاری کے ذہن مزاح کی چمک سے روشن ہو جاتے ہیں اور اسی روشنی میں انکے کرداروں کی مناسبت سے خوبصورت مکالمے معاشرے کے عام آدمی کی فطرت سے میل کھاتے ہوے برایوں کی زنجیر کو توڑنے کا کسی نا کسی شعر سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔۔حمید عادل نے جاہتا ہی ہے آتے!!!

بالی وڈ کے نغموں کا انھوں نے دل کھول کر استعمال کیا اور ان ،سے موقع و محل کی مناسبت سے مزاح کا کام بخوبی لیا ۔خالی بسوں کو محبت سے خالی دل سے تعمیر کرتے ہوے بھی کھار بھولی بھٹکی کوئی اس آ جاے تو ہماری خوشی کا بلک خود ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔۔ہمارے اندر کا شرارتی حمید عادل جھوم جھوم کر بلک ،مٹک ،مٹک کر گنگنانے لگ جاتا ہے ۔"چہرے پہ خوشی چھا جاتی ہے آنکھوں میں سرور آ جاتا ہے ۔۔آ گے۔۔

پڑا ہوگا بسوں میں آپ کو ایسوں سے بھی پالا
اٹھی بجلی تو اپنے ساتھ ساتھی کو بھجا ڈالا

اس مزاح کے ساتھ ایک عام انسان کو بس کے سفر کی تمام صعوبتوں کا بڑے مزاحیہ طور منقش کیا ہے۔۔چمن بیگ سفر کر رہے تھے اگلی نشست پہ ایک خاتون بار بار پیچھے سے کہہ رہی تھی" بیٹا حلوہ کھا لو ورنہ میں ان انکل کو دے دوں گی۔۔۔جب خاتون نے چوتھی بار یہی کہا تو چمن بیگ ترخ اٹھے ،بہن جی جلدی فیصلہ کر لیں ،آپ کی وجہ سے میں چار اسٹاپ آگے آ چکا ہوں۔۔۔"

ماضی کی خوبصورت قدروں سے جڑے احساسات کے اظہار کو جو کشش حمید عادل نے دی وہ سب کو اپنے خوبصورت ماضی میں پہنچا دیتی ہے۔۔انھوں نے زمانے کی مٹتی قدروں کو تکلیف دہ احساس کے ساتھ ،اجاگر کیا۔۔اور خوبصورت احساسات کو اس طرح اجاگر کیا کہ قاری کا سنہری دور نظروں کے سامنے آجاتا ہے بلکہ وہ ایک بار پھر ان لمحات کو جی لیتا ہے ان لمحوں کو دوبارہ اسی مسرت کے ساتھ گزارنا بہت سارے فطری احساسات کو ایک بار پھر جی لینے کا جو سبب انھوں نے قاری کو دیا وہ کسی طور ممکن نا تھا۔اس تصنیف نے یہ ثابت کر دیا کہ مصنف بنیادی طور پر بہت سنجیدہ فکر کا ہیں باوجود انکے بے ساختہ تحقیقے نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ اس کتاب میں مصنف مزاح کی فنکارانہ صلاحیتوں کو عروج دے چکے ہیں۔جیسے بلی راستہ کاٹے پر اختیار طی محتاط کا شام تک کھڑا رہنا۔۔۔ٹریفک کے دھوئیں سے منہ کالا کرنا۔۔آپنے میں اپنا عکس دیکھ کر کہنا اس شخص کو ہم نے کہیں دیکھا ہے!!!

پھول بانو (مزاح نگار کی اہلیہ) سے گفتگو کا انداز ایک خوب بحث کرنے والے شوہر کے طور پر انتہای پروقار اور مثالی شوہر کا ہے باوجود ایسے "پھول باتو" سے معمولات زندگی میں محبت کا خوبرو اظہار ،مکمل مزاحیہ اور مشرقی قدروں کا حسن بیان ہے فطری گفتگو ،فطری شرارتیں ،اور فطری جملے بازی سے کچھ ازدواجی رشتے کے مشرقی حسن کو دوبالا کر دیتے ہیں ساتھ ہی شائستگی کے معیار کو ٹوٹ رکھتے ہوے وہیں چمن بیگ اور سسز چمن کی نوک جھونک اور لطائف ۔۔پڑھ کر حقیقت میں لگتا ہے مصنف کے تمام کردار انکے قدیم خاندانی ہیں ۔۔مزاح نگار کے سوالات چمن بیگ سے۔۔۔

بتاؤ گھڑی اور بیوی میں کیا فرق ہے؟
چمن بیگ۔۔ایک شراب ہوتی ہے تو بند ہو جاتی ہے
۔دوسری شراب ہوتی ہے تو چالو ہو جاتی ہے۔
۔۔۔۔وہیں پر یہ اشعار۔۔

اکبر نے نہیں کسی سلطاں کی فوج سے
لیکن شہید ہو گئے بیوی کی فوج سے

کچھ اور مزید اشعار مختلف مضامین میں ،دریا کاری سے

خودوار میرے شہر کا فانوس سے مر گیا
راش ٹوٹ رہا تھا خود سے ڈر گیا

انھوں نے کوچوں والے جامنار مکالمے ایسے ڈالے ک پڑھنے والے انکا تصور اتی خاکہ تک ترتیب دیتا ہے اور شاید یہی وجہ ہے وہ تاب اسے ظنر آتی ہے۔

اس کتاب میں الفاظ ،مکالمے ،اشعار ،محاورے ضرب الثل تمام عام آدمی کے معمولات زندگی کو عیاں کرنے والے روزمرہ کی زبان سے مرتب ہیں اور ہر مضمون میں سہل الفاظ کی تکنیک بڑی خوبی سے استعمال کی گیی اور اسکے باوجود اردو کی شیریں فصاحت و بلاغت کا گماں ہوتا ہے۔کہیں یہ نہیں لگتا کہ زبان روزمرہ کی بول چال ہے۔۔ایک معرب اور معتبر کتاب کے طور پر اس کا احساس جاگتا ہے شاید یہ کتاب میں بھونڈے اور بے تکے الفاظ کے نا ہونے کی بنیادی وجہ ہے۔۔

کتاب کی تمام تر خوبیوں کے ساتھ جہاں گزشتہ کتابوں پر معروف طنز و مزاح نگار مجتبی حسین کے حمید عادل کے لیے ستایش کلمات اور انکے طنز و مزاح کی صلاحیت کی بڑی سراہنا کرتے ہوے کہا ہیں حمید عادل کو بڑی پابندی سے پڑھتا ہوں۔انکی حس مزاح بہت تیز ہے دیکھنے کا زاویہ نگاہ بھی محتمند ہے اور زبان پر بھی انکی قدرت ہے ۔حمید عادل کو دیکھ کر یہ امید بندھ گیی ہے کہ طنز و مزح کے میدان میں حیدرآباد کو جو اولیت و فوقیت حاصل ہے وہ برقرار رہے گی"

طنز و مزاح نگار کو حق گو اور بے باک ہونا چاہیے ۔مایوسیوں اور ناہمواریوں کے ہجوم میں تبسم خیز اسلوب کے ذریعہ زخموں کے اندمال کا فن انکے پاس بدرجہ کمال موجود ہے حمید عادل کا تجربہ وسیع اور مشاہدہ تیز ہے۔حمید عادل کی تحریروں میں یہ شان نظر آتی ہے طنز نگار رضبہ برہمی اور احتجاج کا حق رکھتا ہے۔لیکن ایسے جزبات کے اظہار میں حمید عادل کے ہاں بے حد توازن اور نرمی پائی جاتی ہے انکے مزاح میں نرمی اور اخلاص کار فرما ہے (ڈاکٹر سید مصطفی کمال ،مدیر شگوفہ حیدرآباد)

وہی۔ڈاکٹر سید عباس متقی صاحب نے تبصرہ کرتے ہوے کہا "دبے پاؤں ادب کے افق پر نمودار ہونے والے حمید عادل کے عنوانات متنوع ہوتے ہیں جن عنوانات پہ اکثر ادباء و مزاح نگار مضمون سوچتے رہ جاتے ہیں ان عنوانات پر حمید عادل علم و عرفان کے احساس و ادراک کے موتی رولتے ہیں"

حمید عادل صاحب مجتبی حسین اور مسیح انجم صاحبان کے طنز و مزاح کے روایت کے پاسدار ہیں اور وہ معاصرین سے کچھ آگے ہی نظر آتے ہیں (ڈاکٹر زینت پروین)

اس کتاب میں جہاں زندگی سے معاشرے سے جڑے تمام عوامل کو محفوظ رکھا گیا وہیں پر اس کتاب میں مصنف نے کتاب میں اس سماجی ،سیاسی ،اخلاقی ،مذہبی ،معاشرتی تمام موضوعات کا احاطہ کیا اور کوئی تشنگی نہیں چھوڑی ۔۔اس کتاب کی اہمیت و افادیت اور اس سے منسلک ظرافت و لطف ثقافتی ،سماجی سیاسی سیاق و سباق کو سمجھنے میں قارئین کی مدد کر سکتی ہے جو اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔۔

ویسے تو اس کتاب میں مٹی پہلوؤں کے برابر ہے اعلی معیار کے کاغز کے ساتھ معیاری تاپہ گرافی کا انتخاب ہے جس سے پڑھنے میں آسانی ہے۔البتہ کتاب کا سرورق بارڈ کور ہوتا تو پختگی طویل عرصہ تک رہتی ۔۔اپنی تمام تر اسلوبی معیار و ظرافت کے ساتھ یہ کتاب اردو ادب کے سرمایہ میں بہترین اضافہ ہے۔۔

☆☆☆☆☆

فتحپوری مسجد، دہلی: اسلامی تاریخ کا روشن استعارہ

ڈاکٹر شاہد حبیب

فتحپوری مسجد، دہلی کے قلب میں واقع، اسلامی فن تعمیر اور تاریخی ورثے کا ایک نمایاں نمونہ ہے، جسے مسلم طرز تعمیر، ثقافت، اور روحانی شناخت کے ایک روشن استعارے کی حیثیت حاصل ہے۔ مسجد مغلیہ دور کی عظمت، اور روحانیت کے حسین امتزاج کی حامل ہے۔ 1650 عیسوی میں مغل شہنشاہ شاہجہاں کی ملکہ، فتحپوری بیگم، نے اس مسجد کی تعمیر کروائی، جو ان کی محبت اور مذہبی عقیدت کی علامت ہے۔ یہ مسجد لال قلعے کے بالمقابل واقع ہے اور دلی کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔

فتحپوری مسجد کو شاہجہانی طرز تعمیر کا ایک شاندار نمونہ سمجھا جاتا ہے کہ شاہجہانی دور کی تعمیرات کی ابتدائی سبھی خوبیوں سے یہ مزین ہے۔ اس مسجد کی تعمیر مغلی دور میں علم، روحانیت، اور مختلف فنون کے فروغ کی ایک بڑی علامت کے طور ہوئی تھی۔ مسجد کا قیام نہ صرف عبادت کے لیے ایک جگہ فراہم کرنا تھا بلکہ اسے علم و دانش کے فروغ اور سماجی رابطے کا مرکز بھی بنانا تھا۔ مغل حکومت کے زوال کے بعد بھی، یہ مسجد نہ صرف دہلی کے مسلمانوں کی شناخت بلکہ پوری ملت اسلامیہ کی عظمت رفتہ کی ایک اہم نشانی اور مرجع کی حیثیت سے قائم ہے۔ حالانکہ مسجد عام سرخ پتھر سے بنی ہے، اس کے باوجود سادگی و عظمت کا حسین امتزاج پیش کرتی ہے۔ اس کا مرکزی صحن، بلند و بالا گنبد، اور کشادہ محرابیں اسلامی فن تعمیر کی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

مسجد کا ڈیزائن عبادت گزاروں کو روحانی سکون فراہم کرنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ اس کی کھلی فضا اور وسیع صحن ہر آنے والے کو سکون و راحت کا احساس دیتے ہیں اور کشادہ حوض ماحول کو خوشگوار بنائے رکھتا ہے، ساتھ ہی وضو کے لیے آسانیاں فراہم کرتا ہے۔ مسجد کے تین داخلی دروازے ہیں، جو مختلف سمتوں سے آنے والے افراد کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ مرکزی گنبد کے ساتھ موجود دو چھوٹے گنبد، مسجد کے فنی تعمیر میں توازن پیدا کرتے ہیں۔ اندرونی دیواروں پر کی گئی نقش نگاری، اسلامی خطوط اور خوبصورت آرٹ کا حسین نمونہ ہیں۔

انیسویں صدی کے دوران، برطانوی حکومت نے 1857 کی جنگ آزادی کے بعد فتحپوری مسجد کو ضبط کر لیا اور اسے ایک تاجر کو فروخت کر دیا۔ تاہم، 1877 میں، اس وقت کے وائسرائے لارڈ لٹن کے حکم پر مسجد مسلمانوں کو واپس کر دی گئی۔ یہ واقعہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ فتحپوری مسجد صرف ایک عبادت گاہ نہیں بلکہ دہلی کے مسلمانوں کی روحانی اور ثقافتی شناخت کی حفاظت کی ایک جدوجہد کی علامت رہی ہے۔ یہ مسجد نہ صرف عبادت کا مرکز ہے بلکہ روحانی سکون اور بھائی چارے کا پیغام بھی دیتی ہے۔ یہاں بلا ناغہ پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں، اور جمعہ کے خطبے میں لوگوں کی بڑی تعداد شریک ہوتی ہے۔ رمضان المبارک کے دوران، مسجد میں تراویح، افطار، اور دیگر روحانی سرگرمیوں کا ایک خاص اہتمام ہوتا ہے۔ یہاں مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے افراد جمع ہو کر اسلام کی تعلیمات کو سیکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور اخوت کا اظہار کرتے ہیں۔ یوں فتحپوری مسجد میں مختلف سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

فتحپوری مسجد کے موجودہ شاہی امام، ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد، کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ وہ نہ صرف مسجد کی انتظامیہ کو عمدگی سے چلا رہے ہیں بلکہ اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر مکرم احمد اس مسجد سے اتحاد، امن، اور تعلیم کے فروغ کو عام کر رہے ہیں۔ وہ امت مسلمہ کو اتحاد، تعلیم، اور بھائی چارے کا درس دے رہے ہیں۔ ان کے خطبات دل و دماغ کو جلا بخشتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشرتی مسائل کا حل پیش کرتے ہیں۔ ان کے خطبات علمی گہرائی کے حامل ہوتے ہیں اور معاشرتی مسائل کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے سماجی خدمات کے میدان میں بھی نمایاں کام کیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی اور مسجد کو علم و دانش کے مرکز کے طور پر فروغ دیا۔ ان کی رہنمائی میں فتحپوری مسجد نہ صرف دہلی بلکہ پورے ہندوستان میں اسلامی تعلیمات کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ نوجوان نسل کو مذہب کے ساتھ جوڑنے کے لیے خاص طور پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی قیادت میں مسجد نے نہ صرف ایک عبادت گاہ کی حیثیت سے بلکہ ایک علمی اور سماجی مرکز کے طور پر بھی ترقی کی ہے بلکہ اسے ایک ایسا مرکز بنایا ہے جہاں دینی علوم سے لیس نوجوان نسل بھی رہی ہے۔ یہاں جدید علوم کے لیے بھی اسکول قائم کیے گئے ہیں۔ اس طرح وہ طلبہ کو قرآن و سنت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید علوم میں بھی آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد کے مختلف خطابات سے ان کی علمیت، عاجزی، اور محبت کا اندازہ ہوا ہے اور دل کو متاثر کیا ہے۔ ان کی قیادت میں مسجد نے جو ترقی کی ہے، وہ واقعی قابل تحسین ہے۔

فتحپوری مسجد نہ صرف مسلمانوں کے لیے ایک روحانی مرکز ہے بلکہ دلی آنے والے سیاحوں کے لیے بھی ایک پرکشش مقام ہے۔ مختلف ممالک سے آنے والے سیاح اس مسجد کی خوبصورتی اور تاریخی اہمیت کو دیکھنے آتے ہیں۔ یہ مسجد دلی کی متنوع ثقافت اور تاریخ کا ایک لازمی حصہ ہے۔ مسجد میں مختلف مواقع پر سماجی مسائل پر مبنی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے، جہاں علماء اور ماہرین اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ ان سرگرمیوں کا مقصد مسلمانوں کو ان کے سماجی فرائض سے آگاہ کرنا اور معاشرتی ترقی کے لیے ان کی رہنمائی کرنا ہے۔

فتحپوری مسجد میں جب بھی حاضری ہوئی، اس کی زیارت میرے لیے ایک روحانی اور مسرت آگیں تجربہ ثابت ہوئی۔ یوں تو ہر مسجد کی فضاؤں میں ایک عجیب سے سکون کا احساس ہوتا ہے لیکن یہاں پہنچ کر اس احساس میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، جو دل و دماغ کو سکون بخشتا ہے۔ مسجد کے کشادہ صحن میں بیٹھ کر، اس کی تاریخ اور اسلامی ورثے کا حصہ بننے کا احساس ناقابل بیان ہے۔ مسجد نہ صرف ماضی کی عظمت کی گواہ ہے بلکہ آج بھی مسلمانوں کے لیے ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہے، جو ہمیں ہماری تاریخ اور ورثے کی یاد دلاتا ہے اور ہمیں ان اقدار کے تحفظ کی ترغیب دیتا ہے جو ہماری شناخت کا حصہ ہیں۔

میری دعا ہے کہ یہ مسجد ہمیشہ مسلمانوں کے لیے ایمان و عقیدت کا مرکز بنی رہے اور اس کے ذریعے اسلام کی حقیقی تعلیمات عام ہوتی رہیں اور مرجع خلائق بنی رہے کہ یہ مسجد ماضی کی شان و شوکت کا مظہر ہے اور آج بھی دلی کی اسلامی ثقافت کی ایک زندہ تصویر ہے۔ آمین

(موبائل:8539054888)

غزل

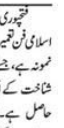

منصور محور

اتر نا پار ہے ، ملنا ہے کامرانی سے
مجھے غرض نہیں کچھ دریا کی روانی سے
وفا کی آس نہ رکھئے گا زندگانی سے
کہ اس کا رشتہ ہے اِک مرگِ ناگہانی سے
انہیں سجالیا یادوں کی میں نے اُلم میں
جو زخم کھائے ہیں یاروں کی مہربانی سے
مرید پل میں ہوا ، مانا مرشدِ کامل
میرا خلوص ملا جب عدوئے جانی سے
اگر ہے آپ اسے چور چور کر دیجئے
وہ آئینہ ہے پھرے گا نہ حق بیانی سے
ہماری ، آپ کی تہذیب گنگا جمنی ہے
بجھا دو آتشِ شر امن والاں کے پانی سے
مثالِ شمس تھے کردار میں تبھی یاروں
ہمارا نام نکالا گیا کہانی سے
نظر شناس یہ ظاہر ہے حالِ دل محورؔ
کہ دل حال چھپانا نہ بے زبانی سے
یقین پر کا ہے یہ جہان اے محورؔ
خدا ﷻ نہ عبد میسر ہے بدگمانی سے

☆☆☆☆

مودی اور کیجریوال میں کوئی فرق نہیں: راہل

جس طرح مودی جھوٹے بیانات دیتے ہیں، کیجریوال بھی ایسا ہی کرتے ہیں، کانگریس لیڈر نے میڈیا پر غریبوں کے مسائل کو دبانے کا الزام لگایا

نئی دہلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور عام آدمی پارٹی کے سربراہ اروند کیجریوال ایک ہی سکے کے دو رخ قرار دیتے ہوئے کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی نے آج کہا کہ دونوں جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹے وعدے کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ یہاں بوانا میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ مسٹر مودی اور مسٹر کیجریوال کے کام کرنے کے انداز میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ دونوں عوام کو گمراہ کر کے سیاست کرتے ہیں۔ جس طرح مسٹر مودی جھوٹے وعدے کرتے ہیں، اسی طرح مسٹر کیجریوال بھی ملک میں صاف ستھری سیاست کرنے کا وعدہ کر کے سیاست میں آئے تھے لیکن ان کی حکومت نے ملک میں سب سے بڑا شراب گھوٹالہ کیا ہے اور اس میں بدعنوانی کر کے بہت زیادہ لوٹ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر کیجریوال بالکل مسٹر مودی کی طرح کام کرتے ہیں۔ جس طرح مسٹر مودی جھوٹے بیانات دیتے ہیں، ہر جگہ جھوٹ بولتے ہیں، مسٹر کیجریوال بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ مسٹر کیجریوال نے پانچ سال پہلے کہا تھا کہ میں جوتا میں نہاؤں گا، جوتا کا پانی پیوں گا لیکن آج تک انہوں نے یمنا کا پانی نہیں پیا۔ آپ سب کو گندا پانی پینا پڑتا ہے لیکن کیجریوال شیش محل میں رہتے ہیں، صاف پانی پیتے ہیں اور جھوٹے بیانات دیتے ہیں۔

کانگریس کے لیڈر نے کہا، میں کیجریوال جی سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ ریزرویشن کو 50 فیصد سے زیادہ کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ لیکن میں گارنٹی دیتا ہوں کیجریوال جی یہ بھی نہیں کہیں گے، کیونکہ اروند کیجریوال اور نریندر مودی ریزرویشن کے خلاف ہیں۔ کیجریوال جی اس وقت کہاں تھے جب بی جے پی والوں نے دلتیوں پر تشدد کیا؟ کیجریوال جی آپ کے لیے لڑے تھے یا آپ کے ساتھ کھڑے تھے؟ سچ یہ ہے کہ کیجریوال دلتوں، دلتیوں اور غریبوں کے خلاف ہیں۔ یہ نظریات کی جنگ ہے جس میں کانگریس کہتی ہے کہ ہندوستان میں تمام لوگ برابر ہونے چاہئیں، ہر مذہب، ذات اور زبان کا احترام ہونا چاہیے۔

لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے میڈیا پر حملہ بولتے ہوئے کہا کہ وہ صرف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی بات دکھاتی ہے اور غریبوں کے مسائل کو دباتی ہے۔ مسٹر گاندھی نے بدھ کو کہا کہ میڈیا اپنی ذمہ داری نہیں نبھا رہا ہے اور غریبوں کے مسائل سے توجہ ہٹانے کے ساتھ ہی امیروں کی ڈھال بن کر غریبوں کی آواز کو دبا رہی ہے۔ مسٹر گاندھی نے کہا، میڈیا صرف بی جے پی آر ایس ایس کے من کی بات دکھاتی ہے اور مسائل سے توجہ ہٹاتی ہے اور اب چینوں کی ڈھال بن کر غریبوں کی آواز کو دبا رہی ہے۔ انہوں نے کانگریس کو قوم کی آواز قرار دیتے ہوئے کہا کہ کانگریس پارٹی ہندوستان کے غریبوں، متوسط طبقے، پسماندہ، دلتیوں اور پسماندہ لوگوں کی آواز ہے۔ سی آپ کے خلاف بنائے گئے اس سسٹم سے لڑ کر آپ کے مسائل کو اٹھاتی رہے گی۔ دہلی میں پانی کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا، دہلی میں پانی کا مسئلہ ہے لوگوں کو پینے کے لیے مہنگا پانی خریدنا پڑتا ہے لیکن میڈیا بھی یہ نہیں دکھاتا۔ ہندوستانی میڈیا عوام کی آواز نہیں اٹھاتا۔ آپ نے ذی پرامپائی کی شادی دیکھیں گے لیکن کسانوں، مزدوروں اور بے روزگاروں کے مسائل نہیں دیکھیں گے۔ آپ کو 24 گھنٹے ذی وٹی پر نریندر مودی کا چہرہ اور نفرت انگیز باتیں دیکھنے کو ملیں گی۔

مہاکمبھ میں خراب انتظامات کی وجہ سے بھگدڑ نہ آپ

نئی دہلی۔(یو این آئی) پریاگ راج مہاکمبھ میں بھگدڑ سانحہ پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے عام آدمی پارٹی (آپ) نے کہا ہے کہ مہاکمبھ میں دی آئی پی موومنٹ کی وجہ سے مرکیں بند ہونے اور بڑے پیمانے پر بدنظمی سے سب بھگدڑ مچی جس کے لئے ریاستی حکومت ذمہ دار ہے۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی نے ٹویٹر پر کہا کہ مہاکمبھ میں بھگدڑ کا واقعہ بہت افسوسناک ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہلاک شدگان کی روح کو شانتی دے اور ان کے اہل خانہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت دے۔ تمام عقیدت مندوں کو صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے اور حفاظتی اصولوں اور ہدایات پر عمل کرنا چاہیے تاکہ اس طرح کا واقعہ نہ ہو۔ آپ کے سینئر لیڈر اور رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے کہا کہ مہاکمبھ میں وی آئی پی موومنٹ کی وجہ سے سڑکوں کے بند ہونے اور بڑے پیمانے پر غلط انتظامات کی وجہ سے یہ بھگدڑ مچی ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مرنے والوں کو اپنے مقدس قدموں میں جگہ دے۔ کئی اکھاڑوں نے وہاں کے انتظامات کو سنبھالنے کی ذمہ داری فوج کو سونپنے کی درخواست کی تھی لیکن اسے نظر انداز کیا گیا۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے درخواست ہے کہ ان کی حکومت مہاکمبھ میں وی آئی پی موومنٹ کو روکے۔ سب کو وہاں عام آدمی کی طرح جانا چاہیے اور نہ کہ وہ اس آنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وہاں سے جو ناگوار سانحے منظر عام پر آئے ہیں وہ انتہائی ہولناک اور دردناک ہیں۔ ایک عورت اپنے ایک رشتہ دار کو منی آکسیجن دے کر زندہ رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ ایسی کئی ویڈیوز سامنے آئی ہیں جن میں بھگدڑ کے دوران مارے گئے لوگوں کو اسٹریچر پر لے جایا جا رہا ہے۔ مہامنڈلیشور پریا لتا رندھاوا کے مطابق تقریباً 20 سے 25 اکھاڑوں نے بار بار درخواست کی کہ مہاکمبھ میں بھیڑ بہت بڑھ رہی ہے۔ حکومت یہاں کے انتظامات ملک کی فوج کے حوالے کرے۔ میرا اندازہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ ایسے ہر موقع پر ہندوستانی فوج آگے آتی اور انتظام سنبھالنے میں اپنا تعاون بڑھاتی ہے، لیکن اکھاڑوں کی یہ درخواست قبول نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک ذہنی ابھار ہوا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر کوئی اسے خوشی سے منائے لیکن وہاں کے بدانتظامی کے بارے میں بہت سی ویڈیوز پہلے ہی آ رہی تھیں۔

آر جے ڈی نے مہاکمبھ میں بھگدڑ سے ہونے والی اموات پر کیا غم کا اظہار

پٹنہ۔(یو این آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) نے مہاکمبھ میں بھگدڑ کی وجہ سے ہونے والی اموات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور اس واقعہ کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ آر جے ڈی کے قومی صدر لالو پرساد، سابق وزیر اعلیٰ رابڑی دیوی، حزب اختلاف کے لیڈر تیجسوی پرساد یادو، رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر میسا بھارتی، سابق وزیر جے پرتاپ یادو، ریاستی صدر جگدانند سنگھ، سابق مرکزی وزیر جے پرکاش نارائن یادو، ڈاکٹر کاتی سنگھ، قومی نائب صدر لالو پرساد، صدر اوے نارائن چودھری، قومی پرنسپل جنرل سکریٹری عبدالباری صدیقی، قومی چیف ترجمان پروفیسر منوج کمار جھا، راجیہ سبھا کے رکن آسبی سنیچے یادو، قومی جنرل سکریٹری بھولا یادو، سید فیصل علی، مینو یادو، قومی خزانچی سنیل کمار سنگھ، ریاستی نائب صدر اشوک کمار سنگھ، ڈاکٹر تنویر حسن، سریش پاسوان، شیو چندرا رام، ریاست کے پرنسپل جنرل سکریٹری روہیت ساہو، ریاست کے چیف ترجمان شکتی سنگھ یادو، ریاستی ترجمان اعجاز احمد سمیت دیگر لیڈروں نے مونی اماوسیہ پر مہاکمبھ کے سنگم گھاٹ پر بھگدڑ کے ہونے والی ہلاکتوں پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے مرنے والوں کے لواحقین کو معاوضہ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

جس پٹری پر کھڑی تھی لوکل ٹرین، اسی پر آ گئی ہاوڑہ-بھدرک ایکسپریس، مچی چیخ

کولکاتہ۔مغربی بنگال میں ہاوڑہ جنکشن کے قریب اس وقت لوگوں میں چیخ پکار مچ گئی جب ہاوڑہ-بھدرک ایکسپریس اسی پٹری پر آ گئی جہاں پہلے ہی ایک ٹرین کھڑی ہوئی تھی۔ حالانکہ لوکو پائلٹ نے فوری طور پر بریک لگا کر ایمرجنسی لگا دی اور اس کی بھاری کے سبب ایک بڑا حادثہ ٹل گیا۔ اب اس پورے معاملے کی تحقیقات شروع ہو گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 29 جنوری (بدھ) کی صبح تقریباً 10 بجے یہ واقعہ پیش آیا۔ ایک لوکل ٹرین سنترا گاچھی سے پانشکورہ جا رہی تھی۔ اس ٹرین میں کچھ تکنیکی خرابی آ گئی جس کے سبب وہ شکتی گڑھ اسٹیشن کے پاس رکی رہی۔ بہت دیر تک ٹرین رکنے سے مسافروں نے ہنگامہ شروع کر دیا۔ لوگ سوال کرنے لگے کہ آخر ٹرین کیوں روکی گئی ہے۔ یہ ہنگامہ چل ہی رہا تھا کہ اچانک پیچھے سے ایکسپریس ٹرین آ گئی جسے بھدرک کی طرف جانا تھا۔ ڈرائیور نے جب اس پٹری پر آ کے لوکل ٹرین کھڑی دیکھی تو فوراً بریک لگا دیا۔ اس طرح ایکسپریس ٹرین ٹھیک اس جگہ جا کر رک گئی جہاں کچھ ہی دوری پر لوکل ٹرین کھڑی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ لوکو پائلٹ کو اگر بریک لگانے میں ذرا بھی تاخیر ہوتی تو بڑا حادثہ سرزد ہو سکتا تھا۔ لبھل والی پٹری پر مزید ایک لوکل ٹرین کھڑی تھی۔ یعنی اگر ہاوڑہ-بھدرک ایکسپریس ٹرین پیچھے سے لوکل ٹرین کو ٹکر مارتی تو دوسری پٹری پر کھڑی لوکل ٹرین بھی زد میں آ سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس پاس موجود بھی لوگ چیخنے لگے۔ اس معاملے کی خبر ملتے ہی ریلوے اہلکار پہنچے اور نصف گھنٹے میں حالات معمول پر آ گئے۔ خوفزدہ والی بات یہ ہے کہ اس طرح کا معاملہ پہلے بھی پیش آ چکا ہے۔ پچھلی بار بردوان کے جھاپان ڈانگا اسٹیشن کے سامنے ایک مال گاڑی رکی تھی، تبھی پیچھے سے ہاوڑہ-پول پور شاتی تھیٹن ایکسپریس آ گئی۔ یہ ٹرین بھی مال گاڑی سے ٹھیک پہلے رکی تھی اور اس پر سوار کئی مسافر خوف کے مارے ٹرین سے اتر گئے تھے۔ کچھ مسافر تو جلد بازی میں کود گئے تھے جس سے وہ زخمی ہو گئے۔

گذشتہ 10 سال کے دوران تاریخی ریاست کو تباہی اور بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کیا گیا: فاروق عبداللہ

سری نگر۔(یو این آئی) جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا کہنا ہے کہ تنظیم کی بالادستی، تنظیم میں ربط وضبط اور تنظیمی انضباط پر کاربند رہنے سے ہی ہم کامیابی اور کامرانی کے منازل طے کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ لوگوں کے مسائل و مشکلات کے حل کی ظاہر سرکوشش ہے ہیں باتوں کا اظہار موصوف نے پارٹی ہیڈ کوارٹر پر ایک اجلاس سے خطاب کے دوران کیا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ مرحوم شیخ محمد عبداللہ زندگی کے آخری دم تک اس بات کو دہراتے رہے کہ عوام ہی طاقت کا سرچشمہ ہے اور سرداری عوام کا حق ہے۔ جموں و کشمیر میں جبھی ایک جمہوری حکومت معرض وجود آئی جب عوام نے نیشنل کانفرنس کو بھرپور اشتراک اور تعاون فراہم کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام نے نیشنل کانفرنس کو صرف حکومت میں نہیں لایا بلکہ ایک باری بوجھ اور امتحان میں ڈال دیا جس پر ہمارے وزراء اور اراکین اسمبلی کو کھرا اترنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اُمید جس طرح سے ہمارے اسمبلی ممبران خصوصاً نوجوان اراکین اسمبلی دن رات ایک کر کے لوگوں کی راحت کیلئے کام کرتے رہیں گے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ اللہ شکر ہے کہ ہمارے نوختیب ممبران اسمبلی ہر وقت لوگوں میں رہتے ہیں اور ہمیشہ لوگوں کیلئے دستیاب رہتے ہیں۔ میں اپنے اسمبلی ممبران سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسی طرح خود کو لوگوں کیلئے وقف رکھیں کیونکہ لوگوں نے اپنے چنتی ہوؤں کے ذریعے چنتا ہے۔ ہمیں ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے عوامی مفادات کو ترجیح دینی چاہیے، یہی ہمارا ایجنڈل ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی حد درجہ کوشش یہی ہے کہ عوام کو راحت پہنچائی جائے انتشار مافیہ ریاستی درجہ کی سطح کے بعد حکومت مزید مڈر طریقے سے عوامی راحت کے کام کر سکتی ہے۔ نیشنل کانفرنس صدر کے مطابق گذشتہ 10 سال کے دوران جموں و کشمیر کو جس تباہی اور بربادی کے دہانے پر لا کھڑا کیا گیا نیشنل کانفرنس کی حکومت اس صورتحال کی شان رفتہ پھر ایک بار بحال کر کے ہی دم لے گی۔

آتشی نے سکسینہ پر سیاست کرنے کا لگایا الزام

نئی دہلی۔(یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلیٰ آتشی نے لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ پر پانی کے معاملہ پر سیاست کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ وہ یا تو اپنی آئینی ذمہ داری پوری کریں یا اپنے عہدہ چھوڑ دیں۔ محترمہ آتشی نے آج لیفٹیننٹ گورنر کو لکھے خط میں کہا ہے کہ یہ خط 28 جنوری کو آپ کے دفتر سے موصول ہونے والے خط کے جواب میں ہے۔ یہ بہت مایوس کن ہے کیونکہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ آپ نے دہلی کے پانی میں خطرناک حد تک امونیا کی مقدار کے معاملے کو سلجھانے کے بجائے بغیر کسی بنیاد کے الزامات لگائے ہیں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہنے اور توجہ ہٹانے کے لئے جھوٹا پروپیگنڈہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر کی حیثیت سے آپ کی آئینی ذمہ داری دہلی کے لوگوں کے تئیں ہے نہ کہ آپ کے سیاسی آقاؤں اور بی جے پی کے تئیں۔ آپ نے آئین اور قانون کی حفاظت، آئین مضبوط رکھنے اور دہلی کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا حلف لیا تھا۔ تاہم آپ کے کام سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی بنیادی ترجیح بی جے پی کے اہکاات پر عمل کرنا ہے نہ کہ آئین یا دہلی کے لوگوں کے مفادات کی حفاظت کرنا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم حقائق پر بات کرتے ہیں۔ اروند کیجریوال نے یہ معاملہ اٹھایا کہ یمنا کا پانی انتہائی زہریلے امونیا کی سطح سے بھرا ہوا ہے۔ دہلی جل بورڈ کے سی ای او کا حلف بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ کے دباؤ میں ایک اہلکار کو اس کی آئینی ذمہ داری ادا کرنے سے روکا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر کی حیثیت سے آپ کی آئینی ذمہ داری دہلی کے لوگوں کے تئیں ہے نہ کہ آپ کے سیاسی آقاؤں اور بی جے پی کے تئیں۔ آپ نے آئین اور قانون کی حفاظت، آئین مضبوط رکھنے اور دہلی کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا حلف لیا تھا۔ تاہم آپ کے کام سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی بنیادی ترجیح بی جے پی کے احکامات پر عمل کرنا ہے نہ کہ آئین یا دہلی کے لوگوں کے مفادات کی حفاظت کرنا۔

وجے سنہا کے بیان، کام اور الزامات فرضی: آر جے ڈی

پٹنہ۔(یو این آئی) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) نے بہار کے نائب وزیر اعلیٰ وجے کمار سنہا کے بیانات اور الزامات کو فرضی اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے بغیر کسی ٹھوس حقائق کے یہ بیان دیا ہے۔ آر جے ڈی کے قومی جنرل سکریٹری بھولا یادو سمیت ترجمان اعجاز احمد، ارون کمار یادو، پرمود کمار سنہا اور چیف ترجمان شکتی سنگھ یادو نے بدھ کو ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ سمرتھا کے ذریعہ اٹھائے گئے سوالات مکمل طور پر بے بنیاد اور حقائق کے بغیر ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سمرتھا کو تنگھ کے طریقہ کار کے بارے میں صحیح علم نہیں ہے اور ان کے بیانات صرف بی جے پی کے اندرونی اختلافات کو ظاہر کرتے ہیں۔ آر جے ڈی لیڈروں نے کہا کہ سمرتھا کے ذریعہ اٹھائے گئے معاملے سال 2014-15 سے متعلق ہیں جب وزیر اعلیٰ نتیش کمار سڑک کی تعمیر کے وزیر تھے۔ انہوں نے واضح کیا کہ ادائیگی کا عمل مکمل طور پر محکمہ جاتی افسران جیسے ایگزیکٹو انجینئر، چیف انجینئر، سپرنٹنڈنگ انجینئر کے ذریعے کیا جاتا ہے اور اس میں کسی قسم کی بے ضابطگی کا الزام بے بنیاد ہے۔ انہوں نے سوالیہ لہجے میں کہا کہ اگر غلط ادائیگی نہیں کی گئی ہے تو اب تک مجرموں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔ یہ محکمہ برسوں سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے پاس ہے لیکن اب اچانک الزامات لگائے گئے کیا۔

انڈین اوورسیز کانگریس کے صدر، کوکن اور قطر کی اہم تعلیمی، سماجی وادبی شخصیت عبدالکریم چوگلے کا انتقال، ممبئی میں سپرد خاک

ممبئی۔(یو این آئی) انڈین اوورسیز کانگریس کے صدر اور کوکن اور قطر کی اہم تعلیمی، سماجی، ادبی شخصیت عبدالکریم چوگلے آج صبح یہاں 77 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ چوگلے نے کوکن سمیت مہاراشٹر اور قطر میں تعلیمی میدان اہم خدمات انجام دیں اور قطری انتظامیہ نے اُردو زبان کے فروغ اور تشہیر کے لیے قطر اور ممبئی سمیت مہاراشٹر میں کئی اہم ادارے قائم کیے۔ اردو سے متعلقہ اردو ادب میں 24 کتابیں شائع کیں۔ انہیں صدر جمہوریہ ہند نے پرواہی بھارتیہ کے اعزاز سے بھی نوازا تھا۔ آج بعد نماز ظہر ان کی تدفین چار بنگلہ مسلم قبرستان میں عمل میں آئی۔ اس موقع پر بشیر اور بیرون شہر کے قائدین تعلیمی، سماجی، ادبی اور دینی اداروں اور تنظیموں سے وابستہ عہدیداران نے شرکت کی۔ تنظیم، والدین کے روح رواں اور کوکن ویلفیئر کے سابق چیئرمین علی ایم شمسی، ڈاکٹر خلیل مقام سابق ایم ایل اے بھائی جگتاپ، ہاؤس کوئی برادری سے وابستہ معززین شریک ہوئے۔ حسن چوگلے کی اطال ممبئی آئے ہوئے تھے اور علالت کے باوجود رسالگی بونے کے پروگرام جشن پچپن میں شریک ہوئے مرحوم پوسمانگاں میں البیہ، چار بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ان کے بھی بیوی کا انتقال ہو گیا تھا اور دوسری بیوی سے دو بیٹے تھے۔ دخود تونسیں زندگی کے نقوش اور لمحے لمحے کی تھی۔ پہلے کوئی تھے جنہیں 2012 میں بے پور میں صدر ہند کی طرف سے پرواہی بھارتی سمن اوارڈ سے نوازا گیا تھا۔ گزشتہ 45 سال سے قطر میں مقیم تھے۔ وہ چار عشرے سے ہندوستانی سفارت خانے کے ساتھ ہندوستانیوں کی فلاح و بہبود کے لیے بھی سرگرم رہے۔ وہ جس میں تین اسکول کی بنیاد ڈالی جسمیں تقریباً ہزار طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چند سال قبل انھوں وہ جس میں پونے یونیورسٹی کی برانچ قائم کی جواب وہاں یونیورسٹی کا درجہ لے چکا ہے جس سے ہندوستان کے ان بچوں کی بہت فائدہ ہونے جا رہا ہے جبھی بصورت دیگر بارہ دن۔ کے بعد ہندوستان کو جانا پڑتا تھا وہ مسئلہ حل ہو گیا۔ کوکن روح رواں تھے۔

دہلی اسمبلی انتخابات: بیرول پر رہا طاہر حسین کی انتخابی تشہیر میں شرکت، مصطفیٰ آباد کے عوام پر حیت کا بھروسہ

نئی دہلی۔دہلی فسادات کے ملزم اور مصطفیٰ آباد اسمبلی حلقہ سے آل انڈیا ایم آئی ایم کے امیدوار طاہر حسین جراتی بیرول جیل سے باہر آ گئے ہیں اور انتخابی تشہیر میں حصہ بھی لے رہے ہیں۔ نیوز ایجنسی آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ مصطفیٰ آباد کے عوام انہیں جتوانے کا کام کریں گے۔ طاہر حسین نے کہا، "پانچ سال بعد جیل سے باہر آنے کا موقع ملا ہے۔ جس پر میں بہت خوش ہوں۔ جیل سے نکلتے وقت گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہوئی لیکن عوام کا جوش دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے۔ یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصطفیٰ آباد کے عوام نے اپنا فیصلہ کر لیا ہے اور وہ پچھلی بار بے علاقے کے ایک عام شخص کو ایم ایل اے بنانے جا رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ عوام مجھ پر اعتماد کریں گے۔" قابل ذکر ہے کہ طاہر حسین کو دہلی اسمبلی انتخابات کے دوران انتخابی ضمانت کے لیے جراتی بیرول کی اجازت دی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے بیرول دیتے ہوئے شرط رکھی کہ تمام اخراجات انہیں خود برداشت کرنے ہوں گے۔ دہلی پولیس کے ہائکاران کے ساتھ تعینات ہوں گے اور ان کے اخراجات بھی انہی کو اٹھانے ہوں گے۔ عدالتی احکامات کے مطابق، طاہر حسین کو ہر روز 12 گھنٹے انتخابی مہم چلانے کی اجازت دی گئی ہے۔

ہندوستان میں 55 فیصد ٹرک ڈرائیوروں کی نظر کمزور، آئی آئی ٹی کی رپورٹ سے انکشاف

نئی دہلی: آئی آئی ٹی دہلی اور فورسائٹ فاؤنڈیشن کی مشترکہ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان میں تقریباً 55.1 فیصد ٹرک ڈرائیور کمزور نظر کے شکار ہیں۔ رپورٹ بتاتی ہے کہ 53.3 فیصد ڈرائیور دوری کی نظر کے مسائل سے دوچار ہیں، جبکہ 46.7 فیصد کو نزدیک کی نظر کی خرابی کا سامنا ہے۔ مزید برآں، 44.3 فیصد ڈرائیوروں کا جسمانی وزن بی ایم آئی کے لحاظ سے خطرناک حد تک پہنچا ہوا ہے، 57.4 فیصد میں ہائی بلڈ پریشر اور 18.4 فیصد میں ذیابیطس کے آثار دیکھے گئے ہیں۔ یہ تحقیق 6 ریاستوں - اتر پردیش، راجستھان، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر، کرناٹک اور تمل ناڈو کے 50,000 ٹرک ڈرائیوروں پر کی گئی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 33.9 فیصد ڈرائیور درمیانے درجے کے ذہنی دباؤ کا شکار ہیں جبکہ 2.9 فیصد میں دباؤ کی شدت بہت زیادہ ہے، جس سے ان کے ذہنی صحت کی مدد کی ضرورت کا اشارہ ملتا ہے۔ رپورٹ کے اجرا پر مرکزی وزیر نتن گڈکری نے کہا کہ ہندوستان کے ٹرانسپورٹ سیکٹر کو ڈرائیوروں کی بھی سنگین مسائل کا سامنا ہے۔ ہر 100 ٹرک پر صرف 75 ڈرائیور دستیاب ہیں۔ انہوں نے ڈرائیوروں کے لئے تربیت اور فلاح و بہبود پر زور دیا اور کہا کہ ہم ان کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ڈیجیٹلائزیشن اور جدید ایپس کے ذریعے سہولیات فراہم کر رہے ہیں۔ ٹرانسپورٹ سیکٹر ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور ٹرک ڈرائیوروں کا کردار اس میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ تاہم، ان ڈرائیوروں کو خدمت زندگی اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے، جن میں طویل ڈرائیونگ اوقات، غیر معاوزن کام کے اوقات اور صحت سے متعلق چیلنجز شامل ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر ان ڈرائیوروں کی صحت اور فلاح و بہبود کے لیے فوری اقدامات ناگزیر ہیں۔

بی جے پی اور ایچ اے ایم کے لیڈر آر جے ڈی میں شامل

پٹنہ۔(یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور ہندوستانی عوامی مورچہ (ایچ اے ایم) کے لیڈران نے آج راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کی رکنیت حاصل کی۔ بدھ کو آر جے ڈی کے ریاستی دفتر میں طبن سارہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر آر جے ڈی کے قومی جنرل سکریٹری بھولا یادو، ریاستی صدر ترجمان شکتی سنگھ یادو، ریاستی ترجمان اعجاز احمد، ارون کمار یادو، پرمود کمار سنہا موجود تھے۔ بی جے پی اور ایچ اے ایم پارٹی کے سینئر لیڈروں نے اپنے حامیوں کے ساتھ آر جے ڈی کی رکنیت حاصل کی۔ اس موقع پر مسٹر بھولا یادو اور مسٹر شکتی سنگھ یادو نے بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سرائے ڈسٹرکٹ سینٹرل جیل کے انچارج ایچ اے ایم محمد قمر الہدیٰ کو رکنیت دلائی۔ اس موقع پر آر جے ڈی کے قومی جنرل سکریٹری بھولا یادو، پرمود کمار سنہا کو موجودگی میں بی جے پی اور ایچ اے ایم پارٹی کے سینئر لیڈروں نے اپنے حامیوں کے ساتھ آر جے ڈی کی رکنیت حاصل کی۔ اس موقع پر مسٹر بھولا یادو اور مسٹر شکتی سنگھ یادو نے بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سرائے ڈسٹرکٹ سینٹرل جیل کے انچارج ایچ اے ایم محمد قمر الہدیٰ کو رکنیت دلائی۔ اس موقع پر آر جے ڈی کے قومی جنرل سکریٹری بھولا یادو، پرمود کمار سنہا کو موجودگی میں بی جے پی اور ایچ اے ایم پارٹی کے سینئر لیڈروں نے اپنے حامیوں کے ساتھ آر جے ڈی کی رکنیت حاصل کی۔ اس موقع پر مسٹر بھولا یادو اور مسٹر شکتی سنگھ یادو نے بی جے پی کے سینئر لیڈر اور سرائے ڈسٹرکٹ سینٹرل جیل کے انچارج ایچ اے ایم محمد قمر الہدیٰ کو رکنیت دلائی۔ اس موقع پر آر جے ڈی کے قومی جنرل سکریٹری بھولا یادو، ریاستی صدر ترجمان شکتی سنگھ یادو، ریاستی ترجمان اعجاز احمد، ارون کمار

ضلع میں 10 فروری کو نیشنل ڈی ورمنگ ڈے منایا جائے: ڈی ایم

ڈی ایم نے 76ویں یوم جمہوریہ پر اعزاز پانے والی آشا کو تعریفی سند پیش کی

بہرائچ 29 جنوری۔ محکمہ صحت کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں اور پروگراموں کا جائزہ لینے کے لیے منگل کی شام دیر گئے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقدہ ضلعی صحت کمیٹی کی گورننگ باڈی کی میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی نے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کمیش چندرا کے ہمراہ گاؤں کھیاسی کو اعزاز سے نوازا۔ حضور پور، جنہیں 76ویں یوم جمہوریہ پر ضلعی سطح پر اعزاز سے نوازا گیا، رائل آشا سنیتہ سنگھ کو گولڈ شیلڈ اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ میٹنگ میں ڈی ایم نے آیوشمان بھارت پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا کے تحت گولڈن کارڈ میں متوقع پیش رفت نہ ہونے پر برہمی کا اظہار کیا اور پیش رفت کو بہتر بنانے، بدترین پیشرفت والے بلاک کے خلاف کارروائی کرنے اور 70 سال سے زائد عمر کے تمام لوگوں کو سرٹیفکیٹ دینے کی ہدایت دی۔ استفادہ کنندگان کے گولڈن کارڈ بنانے کے عمل کو تیز کرنے کی بھی ہدایات دی گئیں۔ اجلاس میں اندھے پن سے بچاؤ کے پروگرام کا جائزہ لینے کے دوران معلوم ہوا کہ موتیا کے آپریشن کی شرح ہدف کے مقابلے میں صرف 23 فیصد ہے۔ کم پیش رفت پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے متعلقہ نوڈل آفیسر کے خلاف کارروائی کرنے اور مطلوبہ بہتری لانے کی ہدایت دی۔ چیف میڈیکل آفیسر نے بتایا کہ بچوں کے میلتھ چیک اپ کے دوران 3485 بچے بینائی کی خرابی میں مبتلا پائے گئے۔ جس میں 1855 بچوں میں عینکیں تقسیم کی گئی ہیں۔ باقی بچوں کو جلد ہی شیشے فراہم کر دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ معمر افراد میں عینکوں کی تقسیم کے حوالے سے بتایا گیا کہ 1743 کے مقابلے میں 100 فیصد بزرگوں کو عینکیں تقسیم کی جا چکی ہیں۔ ڈی ایم نے چیف میڈیکل آفیسر اور ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر کو ہدایت دی کہ وہ 100 فیصد بچوں کو فوری طور پر عینک فراہم کریں۔ بائیو میڈیکل ویسٹ کے جائزے میں یہ بات سامنے آئی کہ بائیو میڈیکل ویسٹ کو ٹھکانے لگانے میں سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں، چھوٹی سینٹرز کی جانب سے غفلت برتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے جانوروں وغیرہ میں آلودگی اور بیماریوں کا خطرہ ہے۔ ۔ مذکورہ بالا کے سلسلے میں، چیف میڈیکل آفیسر اور وہاں موجود میڈیکل سپرنٹنڈنٹس کو ہدایت کی گئی کہ وہ تمام سرکاری ہسپتالوں اور پرائیویٹ چھوٹی سینٹرز اور ہسپتالوں کو سخت وارننگ جاری کریں کہ بائیو میڈیکل ویسٹ کو روزانہ متعلقہ فرم، بائیو ٹیکنیکم کے ذریعے ٹھکانے لگایا جائے۔ اگر انہیں بھی بائیو میڈیکل ویسٹ جلتا ہوا یا کوڑا کرکٹ میں پھینکا گیا تو متعلقہ شخص کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام کے جائزہ کے دوران، PPIUCD میں ضلع خواتین کے ہسپتال کی انتہائی سست پیش رفت پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے، متعلقہ نوڈل افسر کو وارننگ لیٹر جاری کرنے اور پیش رفت کو بہتر بنانے کی ہدایات دی گئیں۔ نیز خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام میں مسلسل جائزہ لے کر ضروری بہتری لانے کی ہدایت کی گئی۔ ٹب۔ دق کے خاتمے کے پروگرام کے تحت جنوری سے چلائی جانے والی 100 روزہ ڈی پی کے افسران کو ہدایت کی گئی کہ وہ ٹھوکو۔ لُو۔ تاب/ X- کے ذریعے ہدف کے مطابق زیادہ سے زیادہ ممکنہ ٹی بی کے مریضوں کی چھان بین کریں۔ ray اور اسے ٹکٹے پورٹل پر اپ لوڈ کریں رپورٹ کو وقت پر اپ لوڈ کریں۔ اس کے علاوہ، عوامی نمائندوں، افسران اور ملازمین کے ذریعے ٹب دق کے مریضوں کو گود لیا جائے اور کنٹیکٹ مترا پورٹل پر معلومات اپ لوڈ کریں۔ مہم کے دوران شور گنج سی ایچ سی کی طرف سے ٹب۔ دق کے صرف 19 مریضوں کی نشاندہی پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے ہدایت دی کہ ممکنہ مریضوں کی صحیح جانچ کی جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ مریضوں کی شناخت ہو سکے۔ ڈی ایم نے موجودہ سپرنٹنڈنٹ کو ہدایت دی کہ ہر سی ایچ سی میں عملہ کے ذریعہ روسٹر کی بنیاد پر صفائی کے انتظامات کئے جائیں۔ کمبل، چادریں، پینے کے پانی اور ضروری ادویات کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے۔ نیز، تمام مستفیدین جیسے آشا وغیرہ کا اعزاز پر قواعد کے مطابق ان کے گھاٹوں میں وقت پر منتقل کیا جائے۔ مسائیہ کے دوران اگر کسی شخص کی بھنگی یا مالی بے ضابطگی پائی گئی تو متعلقہ شخص کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ معمول کی حفاظتی ٹیکوں کے جائزے سے یہ بات سامنے آئی۔ کہ دیاسی سطح پر 83 فیصد کے مقابلے میں مکمل طور پر حفاظتی ٹیکے لگانے والے بچوں کا تناسب 81 فیصد ہے۔ ڈی ایم نے ہدایت دی کہ باقاعدگی سے جائزہ لیتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ 100 فیصد بچے مکمل طور پر حفاظتی ٹیکے لگائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ڈیسٹینیشن سینٹرز میں تمام ضروری لاجسٹک انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔ پیدائش اور موت کے اندراج میں اچھی پیش رفت دیکھنے پر متعلقہ نوڈل آفیسر عرشٹ علی (اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر) کی تعریف کی جانی چاہیے اور اس پیش رفت کو جاری رکھنا چاہیے۔ 10 فروری کو نیشنل ڈی ورمنگ ڈے منانے کے حوالے سے موجود تمام مختلف افسران کو ہدایت کی گئی کہ محکمہ صحت کے ساتھ مل کر 1 سال سے 19 سال تک کی عمر کے 100 فیصد بچوں کو 10 فروری کو کیڑے مار دوا البینڈ ازول دی جائے۔ رہ جانے والے بچوں کو 14 فروری 2025 کو موپ اپ راؤنڈ کے دوران دوا دی جانی چاہئے۔ سی ایم او نے ہدایت کی کہ ادویات، ورمنگ فارم اور آئی سی بروشر فراہم کرتے ہوئے پروگرام میں مصروف تمام اہلکاروں کی تربیت کو یقینی بنایا جائے تاکہ اس مہم کو کامیاب بنایا جا سکے۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر کمیش چندر سی ایم او ڈاکٹر جے کمار، ڈی ایچ او اور بھیش سنگھ، ڈی پی او، سمرجوتن، متعلقہ ایم او آئی سی، بی اے ایم، بی پی ایم، بی پی سی ایم اور دیگر متعلقہ افراد موجود تھے۔

جنتا مزدور سنگھ کی جانب سے مشاعرہ کا انعقاد

امروہہ (سید شیمان قادری) آل انڈیا جنتا مزدور سنگھ کی جانب سے شری رام کمیلیکس آزاد روڈ پر ایک مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت ریاست ہریانہ کے صدر حارث خان نے کی اور مہمان خصوصی قومی صدر محبوب صدیقی رہے۔ محمد افضل، حامی واجد علی، شمشاد میر، تنویر حسن سند پر موجود رہے۔ مشاعرہ کی نظامت نوجوان شاعر سید شان قادری نے کی۔ شعراء نے بہترین اشعار پیش کر کے خوب داد حاصل کی۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

نئے رُخ سے غزل نکالوں گا
جھیل سے اک کنول نکالوں گا
(کوثر سنبھلی)

عشاق اُس کے کتنے ہی بے موت مر گئے
نظروں کے جب وہ تیر چلانے پہ آ گیا
(سید شیمان قادری)

جس کو جوانی کر دیا غربت میں پال کے
اب دیکھتا ہے وہ ہمیں آنکھیں نکال کے
(انتخاب سنبھلی)

مجھ کو گلے لگا کے بڑے خوش ہوئے تھے وہ
آنے لگا تھا گرتا مجھے اُن کے باپ کا
(عمر اظہار)

سر بلندی ملے گی اب مجھ کو
اپنے قد کو گھٹا لیا میں نے
(برہان سنبھلی)

ابھی میں اپنے مصلّے سے اُٹھ نہیں سکتی
اندھیرا ہو گیا لختِ جگر نہیں آیا
(زینت مرادآبادی)

دور دُنیا کہیں بسانا ہے
اپنا دشمن تو یہ زمانہ ہے
(پلوی سکینہ)

ان کے علاوہ احتشام بابو، عقیل زید پوری، جمال شکھلوی، قادر کیتھوری وغیرہ نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ گیان پرکاش فاؤنڈیشن، پیغامِ انسانیت فاؤنڈیشن، عالم میوریل اور ڈاکٹر محمد کاشف کو معاشرے میں اچھے کام کرنے کی حوصلہ افزائی کے لیے یادگاری نشانات دیے گئے۔ محفل میں محمد شاکر، صادق سنبھلی، فیصل سنبھلی، سکندر راجپوت، قمر الدین، اقبال خان، شاہ رخ خان، وحید اختر، قادر قادری، طلحہ سنبھلی، جتیندر مودیا، محمد حمزہ زیدی، ڈاکٹر ظفر محمود ہاشمی، خالد صدیقی، حافظ اختر بہجم شاہنواز، افسر صدیقی، علی عرش، دانش اختر وغیرہ موجود رہے۔ آخر میں محمد عامر نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت ابوطالب کی وفات، امام موسیٰ کاظم کی شہادت اور سفر امام حُسین کی مجلس

امروہہ۔ شہر امروہہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم کی شہادت، حضرت ابوطالب کی وفات اور سفر امام حُسین کی مناسبت سے معتقد امام بارگاہوں میں مجلس کا انعقاد ہوا جسمیں علماء کرام نے سیرت محمدؐ و آلؑ محمدؐ کا بیان فرمایا۔ شہر امروہہ کے محلہ دربار میر اخاں نوتیا میں حضرت امام موسیٰ کاظم کی شہادت پر مجلس کا انعقاد ہوا جسمیں حضرت مولانا ڈاکٹر شبھار حُسین نے حضرت ابوطالب کی زندگی پر جامع تقریر کی۔ سفر امام حُسین کی مناسبت سے مجلس عزاء کا اہتمام محلہ بگھ میں کیا گیا جسمیں مولانا ڈاکٹر کوثر مہتبی نے امام حسین کے کربلا کے سفر کے سلسلہ میں معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ آج ہی کے دن امام حُسین اپنے رفقہ کے ساتھ مدینہ سے رخصت ہوئے تھے۔ مجلس میں افضال امروہوی، حامد سید مہتبی، شہور حُسین، اعداد عابدی، نازاختر حُسین حیدر، ظہیر حیدر، عارف رضا، ڈاکٹر جعفر رضا نقوی، سید وسیم حسن، شریں نقوی وغیرہ و دیگر افراد کثیر تعداد میں موجود تھے۔ اسی عنوان سے امام باڑگاہ ممونہ خاتون میں بھی مجلس کا اہتمام ہوا جسکو مولانا ڈاکٹر شبھار حُسین نے خطاب کیا۔

دعائیہ تقریب ختم بخاری شریف اتوار کو

نوٹ: چونکہ کانپور میں رابطہ مدارس کا مشتہر کہ امتحان ۰۳/ جنوری کو ہے۔ اس لئے یہ پروگرام اب ۲/ فروری ۲۰۲۵ بروز اتوار صبح ۰۱/ بجے منعقد ہوگا۔ کانپور: مشرقی یوپی کی عظیم دینی، تعلیمی، تربیتی، تحریکی، ادبی اور مثالی درسگاہ جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور میں ایک روزہ عظیم الشان دعائیہ تقریب بموقع تکمیل ختم بخاری شریف ۲/ شعبان المعظم مطابق ۲/ فروری بروز اتوار صبح ۰۱/ بجے مسجد عائشہ صدیقہؓ جامعہ ہذا میں زیر سرپرستی حضرت الحاج مولانا مفتی اقبال احمد قاسمی صدر المدرسین مدرسہ مظہر العلوم گھنٹوشاہ کانپور و زیر صدارت قاضیٔ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ و قاری عبد القدوس ہادی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش و مہتمم جامعہ ہذا منعقد ہوگی۔ اس خاص موقع پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے ہمارے شہر کانپور کی ایک عظیم شخصیت حضرت الحاج مولانا محمد سعید قاسمی شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد پنکا پور کانپور کی آمد ہو رہی ہے اور آپ ہی بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیں گے اور دعا فرمائیں گے۔ اس تقریب ختم بخاری شریف کے خاص موقع پر ارا کین، ہمدردان، خلصین، محبین و دیگر احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔ آپ کو یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ آپ کی اس درسگاہ نے قلیل مدت میں تعلیمی و تربیتی حوالے سے شاندار کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔ جماعت فارسی سے جماعت دورہ حدیث شریف تک کا قیام بھی جامعہ کی کاوشوں کی ایک روشن دلیل ہے۔ اب تک جامعہ سے سیکڑوں کی تعداد میں حفاظ، قراء اور علماء فارغ ہو کر ملک کے مختلف علاقوں میں دین کی مثالی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ حضرات اسی کو دعوت نامہ سمجھیں۔

قرآن ہدایت اور رحمت کا ذریعہ ہے: مولانا اخلاق الرحمٰن

مدرسہ اسلامیہ محمدیہ محمد پور میں ناظرہ قرآن مکمل ہونے پر دعائیہ تقریب

دریاباد، بارہ بنکی (محمد مدثر)۔ قرآن کریم ہدایت اور رحمت کا ذریعہ ہے۔ قرآن اتنی بابرکت اور مہتم بالشان کتاب ہے کہ اس کے بغیر اسلام نامکمل ہے۔ قرآن میں اللہ نے انسان کو زندگی گزارنے کے اصولوں سے روشناس کروایا ہے۔ ہم قرآن پر عمل کر کے سبق دنیا و آخرت کی نعمت سے آراستہ ہو سکتے ہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا اخلاق الرحمٰن نے مدرسہ اسلامیہ محمدیہ محمد پور میں ناظرہ قرآن مکمل ہونے پر منعقدہ دعائیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج سب سے زیادہ قرآن پاک کی تعلیم اور اس کے پیغام کو عام کرنے اور اس کے محبین و دیگر احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔ آپ کو یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ آپ کی اس درسگاہ نے قلیل مدت میں تعلیمی و تربیتی حوالے سے نمایاں انجام دئے ہیں۔ جماعت فارسی سے جماعت دورہ حدیث شریف تک کا قیام بھی جامعہ کی کاوشوں کی ایک رے شاندار کارہائے نمایاں انجام مقصد کو سمجھنے اور سمجھانے کی ضرورت ہے۔ مولانا نے کہا کہ قرآن کریم کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اسے پڑھنے اور حفظ کرنے والے بڑی عمر کے ساتھ انتہائی چھوٹی عمر کے بھی ہوتے ہیں اور بعض تو اتنی کم عمر کے بچے پورے قرآن کریم کو پڑھنے کا شرف حاصل کر لیتے ہیں کہ جس عمر میں کسی اور کتاب کے پڑھے جانے کے بارے میں تصور کرنا بھی محال ہوتا ہے۔ حافظ اخلاق کی زیر نگرانی ناظرہ قرآن مکمل کرنے والے ابوبکر بن راحت اللہ، محمد ایان بن شمس الدین، ذیبا خاتون بنت محمد آصف، ضفہ خاتون بنت اخلاق الرحمٰن، ام کلثوم بنت سہیل کو موجود معززین نے گلپوشی کر کے دعاؤں سے نوازا اور یک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر گاؤں کے کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

کہرے کا قہر: دہلی-میرٹھ ایکسپریس وے پر 25 گاڑیاں آپس میں ٹکرائیں، کئی افراد زخمی

غازی آباد: 29 جنوری (پی این ایس) صوبائی نگر کے جھونپڑ پٹی علاقے میں دہلی-میرٹھ ایکسپریس وے پر بدھ کو صبح گھنے کہرے کی وجہ سے زنجیر حادثہ پیش آیا۔ حادثے میں تقریباً 25 گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں جس میں نصف درجن سے زیادہ افراد کے زخمی ہونے کی خبر ہے۔ اس میں کئی لوگوں کی حالت سنگین بنی ہوئی ہے۔ ابھی تک کسی موت کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ زخم کے مطابق گھنے کہرے کی وجہ سے صدر گھاٹ کے قریب ہوئی تھی جس کی وجہ سے کئی گاڑیاں یکے بعد دیگرے ایک دوسرے سے ٹکرا گئی ہوئی چلی گئیں۔ حالانکہ گاڑیوں کی رفتار کم تھی لیکن اچانک ہوئی ٹکر سے حالات قابو سے باہر ہو گئے۔ ٹکر میں شامل گاڑیوں میں کاریں، ٹرک اور دیگر گاڑیاں شامل ہیں۔ حادثے کے بعد پولیس اور ہیوی ٹیم موقع پر پہنچی اور زخمیوں کو ایمبولینس کے ذریعہ اسپتال بھیجنے کی کارروائی کی۔ حادثے کے بعد دہلی میرٹھ ایکسپریس وے پر کئی کلومیٹر لمبا جام لگ گیا جس سے مسافروں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ پولیس نے حادثے کی شناخت گاڑیوں کو موقع سے ہٹانے کا کام شروع کیا۔ اس دوران ٹریفک دھیمی رفتار سے چلتی رہی۔ واضح ہو کہ دہلی-میرٹھ ایکسپریس وے (ڈی ایم ای) پر شاہدرہ پل پر مل نہیں کے جانے سے ایک دن حادثے ہوتے رہتے ہیں۔ اسے روکنے کے لیے روڈ سیکیورٹی کمیٹی کی میٹنگ میں حکم بھی جاری کیے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود لاپروائی جاری ہے۔ یہاں پر غلط طریقے سے اسٹینڈ بھی بنا ہوا ہے جس کی وجہ سے جنکشن کار، بسوں کو رک کر مسافروں کو گاڑیوں پر چڑھایا اور اتارا جاتا ہے۔ جبکہ ضابطہ کے تحت دہلی-میرٹھ ایکسپریس وے پر ایسا کرنا منع ہے۔ ان میں ایک پوائنٹ لال کنواں کے پاس، دوسرا پوائنٹ پھلچاری کے پاس، تیسرا پوائنٹ دہنے ٹنگر کے پاس بنایا گیا ہے۔

جنوری میں مارچ جیسے گرم ہوئے دن، آج پھر چھایا کہرا

میرٹھ: 29 جنوری (پی این ایس) 19 جنوری کے بعد موسم میں مسلسل بدلاؤ دیکھا جا رہا ہے، جب موسم سرما ہونا چاہیے، وہ درجہ حرارت 25 ڈگری تک پہنچ چکا ہے۔ دن کے وقت سورج چمکتا ہے اور صبح و شام سردی محسوس ہوتی ہے۔ سردی مستقبل میں بھی ضروری ہے۔ اگر موسمی تبدیلی نہ ہوا تو فوری کے مہینے میں بھی ایسے ہی حالات دیکھنے کو ملیں گے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24.4 ڈگری اور کم سے کم درجہ حرارت 8.4 ڈگری رہا۔ ماہر موسمیات ڈاکٹر یوپی شاہی کا کہنا ہے کہ جنوری میں موسم گرم ہونا اچھا نہیں ہے۔ اس کا اثر آنے والے دنوں میں موسم پر بھی واضح طور پر نظر آئے گا۔ منگل کو درجہ حرارت معمول سے چھ سے سات ڈگری زیادہ دیکھا گیا۔ آگر آئندہ بھی موسم ایسا ہی رہا تو مسائل میں مزید اضافہ ہوگا۔ ماہرین موسمیات کا کہنا ہے کہ بارشوں میں سال بہ سال کی آمدی ہے۔ اس کا اثر سردیوں پر بھی نظر آتا ہے۔ سردیوں کے موسم میں دو خلاء پلاٹ ہیں جن پر ایک پارٹی مندر بنانا چاہتی تھی اور دوسری پارٹی امبیڈکر کا مجسمہ لگانے پر بضد تھی۔ شکایت ملنے کے بعد پہنچی پولیس نے مندر کی تعمیر رکوا دی لیکن افسران کو امبیڈکر کے مجسمے کی

علی گڑھ میں امبیڈکر کا مجسمہ ہٹانے پر ہنگامہ

علی گڑھ: 29 جنوری (پی این ایس) منگل کی شام اس وقت ہنگامہ مچ گیا جب پولس نے علی گڑھ سے متصل روارد علاقے کے ابراہیم پور سیمیم پور گاؤں میں اتوار کی رات نصب امبیڈکر کے مجسمے کو ہٹا دیا۔ مشتعل ہجوم نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ پتھراؤ سے علاقہ ایس ایچ او سمیت 7 پولس اہلکار زخمی ہو گئے۔ مشتعل ہجوم نے پولیس اہلکاروں کی چھ بائک اور ایک اسکوٹر کو جلا دیا اور پولس کے چار پہیہ گاڑیوں کی بھی توڑ پھوڑ کی۔ پولیس نے بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کے گولے داغے۔ ہوائی فائرنگ بھی کی گئی۔ اس دوران جھگڑ میں ایک خاتون زخمی ہوئی۔ گاؤں میں پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ ایس ایس پی سمیت تمام اعلیٰ افسران موقع پر پہنچ گئے ہیں، علی گڑھ کے سیمیم پور-ابراہیم پور گاؤں میں گزشتہ دس دن سے دو ذاتوں کے درمیان کشیدگی تھی۔ گاؤں کی زمین کے تعینات کر دی گئی ہے۔ ایس ایس پی سمیت تمام اعلیٰ افسران موقع پر پہنچ گئے ہیں، علی گڑھ کے سیمیم پور-ابراہیم پور گاؤں میں گزشتہ دس دن سے دو ذاتوں کے درمیان کشیدگی تھی۔ گاؤں کی زمین کے دو خلاء پلاٹ ہیں جن پر ایک پارٹی مندر بنانا چاہتی تھی اور دوسری پارٹی امبیڈکر کا مجسمہ لگانے پر بضد تھی۔ شکایت ملنے کے بعد پہنچی پولیس نے مندر کی تعمیر رکوا دی لیکن افسران کو امبیڈکر کے مجسمے کی تعصیب کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ جمعہ راتوں رات نصب کیا گیا تھا۔ اگر پولیس امن و امان قائم رکھنے کی کوشش کرتی تو یہ صورتحال پیدا نہ ہوتی۔ دراصل دن دن پہلے گاؤں کی برادری کی زمین پر مندر کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ اس دوران کھلیل برادری کے لوگ بڑی تعداد میں موجود تھے۔ اسی دوران ایک اور برادری کے لوگوں نے تھانے میں شکایت کی کہ گاؤں میں بغیر انتظامی اجازت کے گاؤں کی برادری کی زمین پر مندر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر مندر کی تعمیر کو روک دیا۔ پولیس بھی گاؤں سے واپس آ گئی۔ لیکن یہاں امبیڈکر کا مجسمہ کس اور پلاٹ پر نصب کیا گیا۔ صبح ہوتے ہی لوگوں نے احتجاج شروع کر دیا۔ پولیس پھر پہنچی لیکن بھیڑ کو دیکھ کر مجسمہ نہیں ہٹا سکی۔ اگرچہ حکام نے لوگوں کو سمجھانے کی پوری کوشش کی لیکن کوئی تیار نہیں ہوا۔ گاؤں سیمیم پور ابراہیم پور میں اودھ، جھیل اور درج فہرست ذاتوں کی غلبہ ہے۔ گونڈ اروڈ پر واقع اس گاؤں میں کھیل برادری کے لوگوں نے تقریباً دس دن پہلے گاؤں کی برادری کی زمین کے ایک ٹکڑے پر مندر کی تعمیر شروع کی تھی۔ اس کی تعمیر میں درج فہرست ذات کے مزدوروں سے کام لیا گیا تھا۔ مندر کی تعمیر کے دوران ان کارکنوں نے دلیل دی کہ جب آپ لوگ مندر بنا رہے ہیں تو ہمیں ملحقہ زمین پر ڈاکٹر امبیڈکر کا مجسمہ نصب کرنا چاہیے۔ اس معاملے پر کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملہ سابق سربراہ تک پہنچا جو درج فہرست ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ وہیں سے تنازعہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ سابق پردھان کی قیادت میں درج فہرست ذات کے لوگوں نے پولیس انتظامیہ سے گاؤں کی سوسائٹی کی زمین پر مندر کی تعمیر کی شکایت کی۔ انہوں نے مندر کی تعمیر روک دی اور خود امبیڈکر کا مجسمہ ملحقہ زمین پر نصب کرنے کا عمل شروع کر دیا۔ اس سطح کے ایک حصے کے طور پر، 23 جنوری کو دن کے وقت ڈائل 112 پر ڈاکٹر امبیڈکر کے مجسمے کی تعصیب کے متعلق ایک شکایت موصول ہوئی۔ اس اطلاع پر پولیس آئی۔ لیکن وہ بغیر کسی رکاوٹ کے جائے وقوعہ کا معائنہ کرنے کے بعد واپس آ گئی۔ اس کے بعد مقامی پولیس انسپکٹر نے کوئی توجہ نہیں دی۔ نتو علاقے کے ایس ایچ او نے سنجیدگی دکھائی اور نہ ہی یہاں ڈاکٹر امبیڈکر کا مجسمہ نصب کرنے کے لیے تبصرہ خانہ تعمیر کیا گیا۔ اٹیلی جنس نیم بھی سوتی رہی۔ یہاں تک کہ مجسمہ دوبارہ پہلے نصب کیا گیا تھا۔

تمام مسلمان سعودی عرب کے ساتھ رمضان اور عیدین منائیں گے: ڈاکٹر یونس صدیقی قاسمی

دیوبند 29 جنوری (ایچ ایف خان): اللہ نے صاف صاف فرمایا ہے کہ واقعہ قدر نہ بالغ جس کا مفہوم ہے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ چاند کب رویت کے قابل ہوتا ہے اور کب رویت کے قابل نہیں ہوتا انہیں یقین ہے کہ امسال دنیا کے تمام مسلمان سعودی عرب کے ساتھ رمضان اور عیدین منائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار کل ہند فقہ اکیڈمی دیوبند کے ناظم اور مولانا آزاد میڈیا کالج کے ڈائرکٹر ڈاکٹر یونس صدیقی قاسمی نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام دنیا کے مسلمان چاند کے حساب کے مطابق رمضان اور عیدین مناتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اور فرمان بھی یہی ہے کہ (صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ) اسے لوگو تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو حدیث کا صحیح مفہوم یہی ہے کہ تم میں سے کوئی فرد یا جماعت بھی چاند دیکھ لے اور اس کی تصدیق امت کی ایک مسلم جماعت کر دے تو جہاں جہاں تک اسکی رویت کی مصدقہ خبر پہنچے گی وہاں وہاں تک تمام امت مسلمہ کا اس پر عمل کرنا لازم ہے چاہے وہ مشرق سے مغرب تک ہی کیوں نہ ہو اسی پر امت کے تمام فقہاء اور ائمہ متفق ہیں اور اصول فقہ بھی یہی کہتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حدیث کا مفہوم یہ قطعی نہیں ہے کہ ہر ایک خطہ یا ہر ایک ملک یا ہر ایک شہر کا ہر فرد یا جماعت چاند دیکھ کر اپنے اپنے ملک یا شہروں میں رمضان اور عیدین مناتے ہیں۔ فقہاء میں متاخرین کی ایک جماعت جس نے اختلاف مطلع کو معتبر مانا ہے وہ اس زمانہ کی بات کرتے ہیں جس زمانہ میں ذرائع ابلاغ اتنے وسیع اور متحقق نہیں تھے جب دور دراز کی خبر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنا مشکل اور محال ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا اور خبر ایک جگہ یا ایک ملک سے دوسرے ملک تک نہیں پہنچتی تھی جو ایک مجبوری کا امر تھا۔ اب جب کہ خبر مصدقہ فوراً ہر ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچ رہی ہے تو اختلاف مطلع کے کوئی معنی ہی نہیں رہ جاتے۔ بصورت دیگر اگر ہم عرب کے ساتھ رمضان اور عیدین نہیں مناتے ہیں اور ایک دن کا فرق کر لیتے ہیں جو کہ ایشیا کے چھ ملک انڈونیشیا، ملیشیا، بنگلہ دیش اور نیپال کرتے ہیں گویا یہ ممالک حدیث پر تو تحقیق عمل کرتے ہیں اور نہ ہی شرعی احکام کی صحیح تاویل اور تشکیل کرتے ہیں جسکی وجہ سے امت مسلمہ اختلاف و انتشار کا شکار رہتی ہے۔ ڈاکٹر یونس صدیقی قاسمی نے کہا کہ اگر تمام دنیا کے مسلمان سعودی عرب کی رویت کو مان لیں تو یہ اختلاف اور انتشار ختم ہو جائیگا جو اس سال انشاء اللہ ختم ہونے جا رہا ہے۔

ٹانڈہ کے دارالعلوم منظرِ حق میں جلسہ دستار فضیلت 2 فروری سے: حاجی اشفاق

ٹانڈہ/ امبیڈکر نگر (نامہ نگار) دارالعلوم منظر حق ٹانڈہ کا سہ روزہ 117 واں سالانہ جلسہ دستار فضیلت بتاریخ 2، 3، 4 فروری بروز اتوار، دوشنبہ اور منگل کو دارالعلوم ہذا کے وسیع آگاہ پر منعقد ہونے جا رہا ہے۔ یہ جانکاری دیتے ہوئے دارالعلوم منظر حق کے مینیجر حاجی اشفاق احمد نے بتایا کہ اس عظیم الشان جلسے میں ملک کے مشہور و معروف مولانا شارکل نوری امیر سنی دعوت اسلامی بحیثیت مقرر خاص ممبئی سے تشریف لا رہے۔ انہوں نے بتایا کہ جلسے میں بہ نیت نامور شاعر اعزازی پیش کریں گے۔ دوران جلسہ فارغین طلباً کو علماء و مشائخ کی موجودگی میں دستار فضیلت سے نوازا جائے گا۔ انہوں نے جلسے کے تعلق سے مزید بتایا کہ 2 فروری بروز اتوار کو پہلے روز ختم بخاری شریف اور دعا کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسرے روز 3 فروری بروز دوشنبہ کو جلسہ جشن عید میلاد النبی ﷺ منعقد ہوگا اور تیسرے روز 4 فروری بروز منگل کو اجلاس خواتین منعقد ہوگی۔ مینیجر حاجی اشفاق نے ٹانڈہ کے قرب و جوار کے لوگوں سے جلسے میں شرکت کی گزارش بھی کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حضرت سید محمد محامد اشرف اشرفی البیاتی عرف شارق میاں کی سرپرستی، مولانا محمد ہاشم القادری کی صدارت اور مولانا محمد ارشد منظری کی نظامت میں منعقد ہوگا۔

مہاکمبھ میں خراب انتظامیہ کی وجہ سے پیش آئے حادثے

مہاکمبھ بھگدڑ پر اپوزیشن لیڈران کا سخت ردعمل۔ اکھلیش یادو نے یوگی سرکار کو گھیرا، مایاوتی نے بھی کیا اظہار غم

لکھنؤ:29 جنوری(پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے مہاکمبھ 2025 میں موونی امادسیہ اسنان کے دن مچی بھگدڑ پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اکھلیش یادو نے بدھ کی رات مہاکمبھ میں ہوئی بھگدڑ پر سوال اٹھائے ہیں۔ اکھلیش نے یوگی حکومت کو گھیرتے ہوئے پانچ اپیلیں کی ہیں۔ قومی کے ایم پی نے لکھا، مہاکمبھ میں خراب انتظامیہ کی وجہ سے پیش آئے حادثے میں عقیدت مندوں کے ہلاک ہونے کی خبر بہت افسوسناک ہے۔ایس پی لیڈر اکھلیش نے حکومت سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہماری حکومت سے یہ اپیل ہے کہ شدید زخمیوں کو ایئر ایمبولینس کی مدد سے قریبی بہترین اسپتالوں میں لے جا کر فوری طبی انتظامات کیے جائیں۔ ہلاک ہونے والوں کی لاشوں کی شناخت کرنے انہیں ان کے لواحقین کے حوالے کرنے اور ان کی رہائش گاہ پر بھیجنے کا انتظام کیا جائے۔ الگ ہونے والوں کو دوبارہ ملانے کی فوری کوشش کی جائے۔ ہیلی کاپٹر کا بہتر استعمال کرتے ہوئے نگرانی میں اضافہ کیا جائے۔ ستیہ یوگ سے چلی آرہی شاہی اسنان کی اٹوٹ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے، راتھی کاموں کے متوازی محفوظ انتظام کے درمیان 'موونی امادسیہ کے شاہی اسنان کے انعقاد کے انتظامات کیے جائیں۔ انہوں نے مہاکمبھ میں لوگوں سے بھی اپیل کی ہے۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ، عقیدت مندوں سے بھی ہماری اپیل ہے کہ وہ اس مشکل وقت میں اور ہمت سے کام لیں اور ایک امن وحوصلے کے ساتھ اپنا استہار جاری رکھیں۔ سرکار آج کے حادثے سے سبق لیتے ہوئے عقیدت مندوں کے رکنے، ٹھہرنے، کھان پان اور دوسری ضروریات کے لئے اور زیادہ بندوبست کرے۔ دہلی، بہوجن سماج پارٹی کی سربراہ مایاوتی نے پریاگ راج میں مہاکمبھ بھگدڑ پر غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا،" پریاگ راج میں سنگم کے مقام پر مہاکمبھ کے دوران جو بھگدڑ مچی وہ انتہائی افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ ایسے وقت میں پارٹی کی خواہش ہے کہ قدرت متاثرین کو یہ دکھ برداشت کرنے کی طاقت دے۔ عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اروند

یوگی حکومت کی ناکامیوں کی وجہ سے ہوئی بھگدڑ: اجے رائے

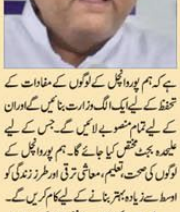

نئی دہلی۔ اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے کہا کہ یوگی حکومت کی ناکامیوں کی وجہ سے پریاگ راج میں سنگم گھاٹ پر بھگدڑ مچی اور لوگوں کی جانیں گئیں۔ دہلی پردیش کانگریس ہیڈ کوارٹر میں نامہ نگاروں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر رائے نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت پریاگ راج میں مہاکمبھ کے انعقاد میں پوری طرح ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہا کمبھ میں وی آئی پیز کو مناسب انتظامات ملے ہوں گے لیکن عام لوگوں کو صرف مسائل کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پریاگ راج کمشنر بھگدڑ کے امکان کی پیش گوئی کرتے ہیں اور انتظامیہ کو معلوم تھا کہ بھگدڑ ہو سکتی ہے لیکن اس کے باوجود یوگی حکومت نے اس سے نمٹنے کے لیے کوئی تیاری نہیں کی۔ یوگی حکومت مکمل طور پر ناکام ثابت ہوئی ہے۔ بی جے پی حکومت بھیڑ کو اکٹھا کرنے اور تشہیر کے زریعہ اپنی شبیہ کو چمکانے میں کامیاب رہی لیکن وہ کمبھ کے انتظامات کرنے میں ناکام رہی۔ مسٹر رائے کی کہنا تھا کہ ہم نے اپنے منشور میں وعدہ کیا ہے کہ ہم پوروانچل کے لوگوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے ایک الگ وزارت بنائیں گے اور ان کے لیے تمام منصوبے لائیں گے۔ جس کے لیے علیحدہ بجٹ مختص کیا جائے گا۔ ہم پوروانچل کے لوگوں کی صحت، تعلیم، معاشی ترقی اور طرز زندگی کی اوسط سے زیادہ بہتر بنانے کے لیے کام کریں گے۔

انہوں نے کہا، ہم نے منشور میں ایک انتظام کیا ہے کہ چھٹ چہار پر کومبھ کے طرز پر منایا جائے گا، جو دنیا کی سب سے بڑی چھٹ تقریب ہوگی۔ جمنا کے کنارے ایک بہت بڑی جگہ کا تعین کیا جائے گا اور اسے ضلع کا اعلان کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف بی جے پی کے صدر نڈا نے پارلیمنٹ میں ہمارے پوروانچل بھائیوں کا موازنہ روہنگیا، بنگلہ دیشی اور درانداز وں سے کیا، دوسری طرف مسٹر اروند کیجریوال کہتے ہیں کہ پوروانچل کے جعلی ووٹ جڑوائے جا رہے ہیں، کیا پوروانچل کے لوگ جعلی نظر آتے ہیں؟ ہم ماں جمنا کو صاف نہیں کر سکے اور اس کے لیے ہم اپنے مشرقی بھائیوں اور بہنوں کو قصوروار ٹھہراتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پوروانچل کے بھائی اور بہنیں، دہلی بنانے والے ہیں۔ انہوں نے دہلی کی ترقی میں بہت بڑا حصہ ڈالا ہے، لیکن بی جے پی اور اے پی نے انہیں صرف ووٹ بینک کے نظریہ سے دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ جب اقتدار کی بھوک کو مٹانی ہوتی ہے تو پوروانچل یاد آتا ہے۔ ہمارے مشرقی علاقے کے لوگوں کو کورونا کی وبا کے دوران گھر گھر بھٹکنے سے لے کر چھٹ کے تہوار کے دوران مذہبی ڈبکی تک، اے اے پی اور بی جے پی نے ہمارے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔

کیجریوال نے بھی پریاگ راج میں بھگدڑ پر غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ مہا کمبھ میں بھگدڑ کا واقعہ انتہائی افسوسناک ہے۔ ایشور ان کے اہل خانہ کو یہ بڑا صدمہ برداشت کرنے کی طاقت دے۔ تمام عقیدت مندوں سے عاجزانہ اپیل ہے کہ صبر وتحمل سے کام لیں اور متحد رہیں۔ انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کریں اور ایک دوسرے کی حفاظت کا خیال رکھیں۔

مہاکمبھ کو فوج کے حوالے کیا جانا چاہیے تھا

بھگدڑ حادثے سے غمزدہ مہامنڈلیشور پریمانند پوری رو پڑے

پریاگ راج میں مہا کمبھ کے دوران مچی بھگدڑ نے یوپی حکومت اور پولیس انتظامیہ پر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ اس حادثے سے غمزدہ مہامنڈلیشور پریمانند پوری نے کہا ہے کہ چیخنی بھیڑ تھی، اسے پولیس نہیں سنبھال سکتی تھی۔ یہ پولیس کے کنٹرول سے باہر تھی۔ کمبھ کو فوج کے حوالے کر دینا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ سنتوں نے شروع سے ہی حکومت سے اس میلہ کو فوج کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ بھگدڑ کے بعد مہا منڈلیشور پریمانند پوری نیوز ایجنسی اے این آئی سے بات کرتے وقت اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکے اور رو پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی بھی وقت ہے اس میلے کو فوج کے حوالے کر دیا جائے۔ جناپاٹی اکھاڑہ شری پنچائتی کے مہامنڈلیشور پریمانند پوری نے کہا،ہم نے پہلے ہی کہا تھا کہ کمبھ کی سیکیورٹی کو فوج کے حوالے کیا جائے لیکن کسی نے ہماری بات نہیں سنی۔ اتنے لوگ آنے کے بعد یہ پولیس کے سنبھالنے کا کام نہیں ہے۔ میرا من کافی پریشان ہے۔ میں اکھاڑے میں اپنے ساتھیوں سے کہہ کر آیا ہوں کہ آپ لوگ یہاں سے یہ اعلان مت کیجیے کہ یہ سب ہو گیا ہے۔ آپ دھیرے دھیرے اپنے بھکتوں سے اپنے کیمپوں میں لوٹنے کے لیے کہیے کیونکہ اس سے وہاں بھی بھگدڑ مچنے کا خدشہ ہے۔ اگر کمبھ فوج کے حوالے کیا جاتا تو مجھے نہیں لگتا کہ اتنا بڑا حادثہ ہوتا۔ وہیں اکھل بھارتیہ اکھاڑہ پریشد کے صدر روہیندر پوری نے کہا کہ جو واقعہ ہوا ہے اس سے ہم غمزدہ ہیں۔ ہمارے ساتھ ہزاروں عقیدت مند تھے۔ مفاد عامہ میں ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اکھاڑے آج اسنان میں حصہ نہیں لیں گے۔ میں لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ آج کے بجائے دسمت پنچمی پر اسنان کے لیے آئیں۔ ساتھ ہی یہ حادثہ ای ہے ہوا کیونکہ عقیدت مند سنگم گھاٹ جانا چاہتے تھے۔ حالانکہ انہیں جہاں بھی مقدس گنگا ہے، وہیں ڈبکی لگانی چاہیے۔ اس میں انتظامیہ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ کروڑوں لوگوں کو سنبھالنا آسان نہیں ہے۔ ہمیں افسروں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔

ملکی پورضمنی انتخاب میں سپا- بھاجپا نے جھونکی پوری طاقت

اکھلیش کی اہلیہ ڈمپل یادو کریں گی روڈ شو، سی ایم یوگی ملکی پورسیٹ پر کئی بار انتخابی مہم چلا چکے ہیں

لکھنؤ:29 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے ایودھیا ضلع میں ملکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب کی تاریخ جیسے جیسے قریب آرہی ہے، سیاسی پارٹیاں اپنی پوری کوششیں کر رہی ہیں۔ فیض آباد لوک سبھا سیٹ جیتنے کے بعد اب سماج وادی پارٹی ایودھیا کی ملکی پور سیٹ جیتنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دوسری طرف ملکی پور میں ایس پی کو ہرانے کی ذمہ داری خود وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سنبھال لی ہے۔ سی ایم یوگی ملکی پور سیٹ پر کئی بار انتخابی مہم چلا چکے ہیں۔ آنے والی 30 جنوری کو ایس پی ایم پی ڈمپل یادو اس پی امیدوار کے حق میں روڈ شو کریں گی۔ وہیں 3 فروری کو ملکی پور میں ایک بڑا پروگرام منعقد کر سکتے ہیں۔ دراصل ملکی پور میں سماجوادی پارٹی اور بی جے پی اور اپوزیشن کے درمیان کڑا مقابلہ ہونے کا امکان ہے۔ اس بار ایودھیا کی ملکی پور سیٹ پر کل 9 امیدوار میدان میں ہیں۔ ان میں سے 7 سیٹیں جیت کر اپنا بدلہ لے لیا ہے۔ اب سب کی نظریں ایودھیا کی ملکی پور سیٹ پر لگی ہوئی ہیں۔ بی جے پی لوک سبھا انتخابات میں ایودھیا کی فیض آباد سیٹ ہار گئی تھی۔ اس کی وجہ سے وہ ملکی پور سیٹ پر سارا دھیان لگائے ہوئے ہے۔ اس کی وجہ سے بی جے پی نے فیض آباد کے ایم پی اور دلت پرساد کے بیٹے اجیت پرساد کو ملکی پور سیٹ سے اپنا امیدوار قرار دیا ہے۔ اس پی نے ملکی پور سیٹ جیتنے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں لگا دی ہیں۔ 30 جنوری کو ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کی اہلیہ ایم پی بیوی ڈمپل یادو ملکی پور میں اس پی امیدوار کے حق میں روڈ شو کریں گی۔ وہیں 3 فروری کو اکھلیش یادو ملکی پور میں روڈ شو اور جلسہ عام سے خطاب کر سکتے ہیں۔ ملکی پور ضمنی انتخاب کے لیے ووٹنگ 5 فروری کو ہونی ہے۔ جبکہ ضمنی انتخاب کے نتائج 8 فروری کو آئیں گے۔

مہاکمبھ حادثہ: 'سنگم نوز' کا مقام کیوں اہم اور وہاں رات کے وقت بھگدڑ کیوں مچی؟

لکھنؤ:29 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے پریاگ راج میں مہا کمبھ میلے کے دوران بدھ کو سنگم نوز پر بھگدڑ مچنے سے انتظامیہ پر سوالات اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ اس بھگدڑ میں متعدد افراد زخمی ہوئے ہیں اور کئی کے مارے جانے کی بھی خبر ہے۔ اس واقعہ کی تفصیلات جاننا ضروری ہے تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ مہا کمبھ میلے کے دوران سنگم نوز پر بھگدڑ کیوں مچی اور رات کے وقت کیا واقعہ پیش آیا تھا۔ مہا کمبھ میں 'موونی امادسیہ' کے دن کو انتہائی اہمیت دی جاتی ہے۔ اس دن کو ہندو مذہب میں انتہائی مبارک مانا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس دن اسنان اور خیرات کرنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ یوگی حکومت کا اندازہ تھا کہ موونی امادسیہ کے دن دوسرے امرت اسنان میں تقریباً 10 کروڑ سے زائد عقیدتمند اسنان کریں گے۔ سنگم نوز پر بھگدڑ مچی تھی، جو وہی مقام ہے جہاں پر جمنا اور گنگا کا سنگم ہوتا ہے۔ اس علاقے کا اہمیت یہ ہے کہ یہاں پر جمنا اور گنگا کے ملنے کے علاوہ خفیہ سرسوتی بھی گنگا کے ساتھ جرتی ہے۔ اس مقام کو عقیدتمندوں کے لیے انتہائی اہم سمجھا گیا ہے۔ مہا کمبھ انتظامیہ نے سنگم نوز کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا رقبہ بڑھا دیا تھا لیکن مشکل کی رات تقریباً چھ بجے کے قریب اچانک بھگدڑ مچ گئی۔ کچھ لوگ سنگم نوز کے قریب بیٹھے ہوئے تھے اور پھر لوگوں کی بھیڑ اتنی زیادہ ہوگئی کہ رکاوٹیں ٹوٹ گئیں جس کے نتیجے میں کچھ خواتین بیہوش ہوگئیں۔ جب وہ زمین پر گر گئیں تو مزید اپیل ہوئی۔ حادثے میں زخمی افراد کو فوراً میلہ علاقے کے نزدیکی اسپتال میں بھیجا گیا اور کچھ شدید زخمی خواتین کو ایل اسپتال اور سوج رانی میڈیکل کالج منتقل کیا گیا۔ کرنا تک کے بیلگاوی سے مہا کمبھ میں آئی ایک عینی شاہد ویاسا ہوا نے بتایا کہ اس کی اہلیہ اور بچے کے قریب اچانک بھگدڑ مچ گئی۔ ہم بس جا رہے تھے کہ اچانک پیچھے سے لوگوں نے ہمیں دھکیل دیا اور ہم ہر طرف گھسیٹے گئے۔ ایک متضاد سمت میں اور تمام لوگ اس کے پاس پھنس گئے۔" کئی معلومات کے ملنے کے بعد، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے لوگوں سے افواہوں پر دھیان نہ دینے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ "سنگم نوز، ناگ واسوکی راستہ اور سنگم راستہ پر زیادہ بھیڑ ہے۔ میری عقیدت مندوں سے اپیل ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں۔ ہم تمام شہریوں کا علاج یقینی بنائیں گے۔"

اسلامی قانون دنیا کا سب سے مکمل، مفصل اور جامع قانون ہے: عتیق احمد بستوی

مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء کے زیر اہتمام لیگل لٹریسی کورس کا سالانہ پروگرام، سید ندیم اختر اور پروفیسر نسیم احمد جعفری کا اظہار خیال

لکھنؤ۔ موجودہ وقت میں مدارس کے فارغین کو جن میدانوں میں آگے آنا چاہئے ان میں ایک اہم میدان قانون کا ہے، اسلامی قانون کے ساتھ ملکی قانون پر اچھی واقفیت رکھنے والے علماء ملک وملت کی بہترین خدمت کر سکتے ہیں، ایسے علماء ہی اسلام اور مسلمانوں کی صحیح ترجمانی بھی کر سکتے ہیں، ان خیالات کا اظہار مولانا عتیق احمد بستوی سکریٹری مجلس تحقیقات شرعیہ نے ندوۃ میں لیگل لٹریسی پروگرام کی سالانہ تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ندوۃ العلماء کی علمی وتحقیقی شعبہ مجلس تحقیقات شرعیہ کے زیر اہتمام اختصاص کے طلبہ کے لئے جاری لیگل لٹریسی کورس کی سالانہ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے مولانا بستوی نے مزید کہا کہ اسلامی قانون دنیا کا سب سے مفصل اور جامع قانون ہے، اس میں پوری انسانیت کی رہنمائی اور فلاح وبہبود کا سامان موجود ہے، مولانا نے کہا کہ عالمی قوانین سے واقف ہوں گے تبھی پرسنل لاء کی صحیح ترجمانی کر سکیں گے، مولانا نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مدارس کے فارغین میں بڑی صلاحیت رکھی ہے، آپ عزم کریں تو بڑے سے بڑے کام کر سکتے ہیں، ماضی قریب کی وظیفہ حیات کا حوالہ دیتے ہوئے مولانا نے کہا کہ ایک ایک فرد نے بڑے بڑے تعلیمی ادارے قائم کئے ہیں، آپ بھی اخلاص کے ساتھ میدان عمل میں اتریں، اخلاص کے ساتھ محنت کریں، اللہ آپ سے بڑا کام لے گا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی سید ندیم اختر پروچانسلر بکٹرل یونیورسٹی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ندوۃ العلماء کی جانب سے لیگل لٹریسی کی شروعات ایک اچھی پہل ہے، اور اس حوالے سے ندوہ کے ذمہ داران شکریہ کے مستحق ہیں، انہوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ علم کی کوئی حد نہیں ہے، آپ اپنے فن میں مہارت پیدا ضرور کریں، مگر ہر فن کی بنیادوں باتوں سے بھی واقف ہوں، بھی آپ عوام کی اچھی رہنمائی کر سکیں گے، اچھی آپ کے علمی سفر کا آغاز ہے، سیکھنے کی جستجو جاری رکھیں، اور اپنی معلومات کو بڑھاتے رہیں، آپ ملک وملت کی بہتر خدمت کر سکیں گے، انہوں نے خاص طور پر جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ ایک ایسا موقعہ جہاں علماء کے مسلمانوں کی رہنمائی کا موقع ملتا ہے، اس موقع سے فائدہ اٹھائیں، تو مسلم سماج میں بہت سی تبدیلی آسکتی ہے۔ انگرل یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے ڈین پروفیسر نسیم احمد جعفری نے اپنے تاثر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ لیگل لٹریسی کورس کے ذریعہ بڑی حد تک وہ خلا پورا ہوگیا جو فقہاء مدارس کے فارغین میں نظر آتا تھا، انہوں نے کہا کہ اس کورس کا مقصد آپ کو وکیل بنانا نہیں یا ملازمت دینا نہیں ہے، بلکہ اس کورس کا مقصد ایک اچھا شہری بنانا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ندوۃ آکر مجھے روحانی سکون ملتا ہے، اور مدارس کے طلبہ میں بڑی صلاحیت ہوتی ہے، انہوں نے کم وقت میں بہت زیادہ دیکھا اور فائدہ اٹھایا۔ خواجہ معین الدین چشتی لیگیسی یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے ڈین پروفیسر مسعود عالم فلاحی نے طلبہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے اس اقدام کے لئے ندوہ کا شکریہ ادا کیا، مولانا کامل انتہ ندوی مشیر ناظر عام ندوۃ العلماء نے اپنے تاثر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحقیقات شرعیہ کے پروگراموں سے ذاتی طور پر مجھے بہت فائدہ ہوتا ہے، اس طرح کے پروگراموں کے ذریعہ علماء اور عصری تعلیم یافتہ طبقہ کے درمیان موجودہ خلیج کو پاٹا جا سکتا ہے اور یہ ندوۃ العلماء کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ اس پروگرام میں لیگل لٹریسی کورس مکمل کرنے والے منتخب نے اردو،عربی اور انگریزی میں تاثراتی مقالات پیش کئے، جنہیں شرکا نے بہت پسند کیا، مولانا منور سلطان ندوی نے نظامت کرتے ہوئے مجلس کی سرگرمیوں کو بیان کیا، عبداللہ اسحاق کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا، محمد غوث اور ان کے رفقاء نے ترانہ ندوہ پیش کیا، صدر جلسہ کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا، اس پروگرام میں دارالعلوم کے اساتذہ اور اختصاص کے تمام شعبوں کے طلبہ خاص طور پر شریک رہے۔

لینگویج یونیورسٹی میں سویم آؤٹ ریچ کے موضوع پر ورکشاپ

لکھنؤ:29 جنوری۔خواجہ معین الدین چشتی لیگیویج یونیورسٹی کے اٹل ہال میں وائس چانسلر پروفیسر سچ پال پانڈے کی صدارت میں سویم آؤٹ ریچ کے اہم موضوع پر تمام اساتذہ کے لئے ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ورکشاپ کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے پروفیسر چتنا ڈاسے نے کہا کہ تعلیمی اداروں کو ڈیجیٹل وسائل کے استعمال کرتے ہوئے طلبہ کو نئے تعلیمی نظام سے متعارف کرانے کی ضرورت ہے اور حکومت تمام تعلیمی اداروں میں سویم کے ذریعے ڈیجیٹل تعلیم کو اہمیت دے رہی ہے اور اس کو تمام تعلیمی اداروں میں پالیسی کے طور پر نافذ کرنے کی منشا بھی رکھتی ہے، لہذا اساتذہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ سویم کی باریکیوں کو نہ صرف سمجھیں بلکہ کریڈٹ سسٹم سے بھی واقف ہوگئیں۔ اس ورکشاپ کی اہم مقرر پروفیسر گیتا نجلی مشرا ڈین ایکیڈمک سیل لکھنؤ یونیورسٹی نے ڈیجیٹل کریڈٹ فریم ورک کی تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے ہندوستان کے مستقبل کے لئے تعلیم اور ہنر مندی کو اپنانے پر زور دیا اور ہنر اساس تعلیم کے فروغ کے مسائل اور اس کے حل پر گفتگو کی۔ انہوں نے ڈیجیٹل تعلیم کو اپنانے کے حوالے سے کریڈٹ سسٹم کے وژن اور مقاصد کی وضاحت کی نیز اس کی اہمیت اور ایکیڈمک بینک آف کریڈٹ سسٹم پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ پروفیسر گیتا نجلی مشرا نے تعلیم کو تجدیدی اور پریکٹیکل پر مبنی تعلیم میں درجہ بندی کرنے کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ بھی تعلیمی اداروں کو نصابی اساس کے دوسرے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے سویم کوارڈینیٹر این پی ای ایل لوکل چیپٹر آئی آئی کانپور ڈیٹا ایکسٹر انگلا سین گپتا، کو آرڈینیٹر نے کہا کہ ہم تبدیلی کے عہد سے گزر رہے ہیں اور سبھی تعلیمی ادارے بھی اس بدلتی ہوئی صورتحال سے متاثر ہو رہے ہیں۔ سویم تعلیم کے نظام میں ایک بڑی تبدیلی لانے اور ڈیجیٹل کریشن کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیتا ہے اس لئے تمام اساتذہ کو اس بدلتے ہوئے تعلیمی نظام میں اپنے آپ کو بھی اپڈیٹ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سویم کو لاگو کرنے کے لئے تمام تعلیمی اداروں میں نوڈل افسروں کا تقرر کرنا ہوگا جس کے ذریعے ادارے کے تعلیمی ماحول کو ڈیجیٹل کیا جا سکے اور اس کے نصاب کی سطح پر کسی حد تک تبدیلی کرنے کی ضرورت پڑے گی تاکہ طلبہ کو بہ آسانی آن لائن تعلیم فراہم کی جا سکے۔

تعلیم ترقی کا ایک اہم زینہ ہے: مولانا راشد وحید قاسمی

دارالعلوم عثمانیہ درگاگنج میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات پر تقریب منعقد

لکھنؤ(پریس ریلیز):اخلاص کے ساتھ معمولی سے معمولی عبادت کی قدر بڑھ جاتی ہے جب کہ اخلاص کے بغیر بڑے بڑے اعمال بے وزن ثابت ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں ہر ایک خواہ وہ استاذ ہو یا طالب علم اپنے اندر اخلاص پیدا کرے اور دین کی خدمت ہی کو اپنا نصب العین بنائے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بہتر بنانے پر توجہ دے، اس کے لئے خوب دعاؤں کا اہتمام ہو اس لئے کہ دعا سے اللہ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور دعا کرنے والا بھی اللہ کا محبوب بن جاتا ہے مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا یحییٰ نعمانی ندوی ناظم المعہد العالی للدراسات الاسلامیہ دارالعلوم الصفہ لکھنؤ نے دارالعلوم عثمانیہ درگاگنج کے عملی جلسہ یا ہال میں جمعیۃ الاصلاح کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات پر منعقد تقریب سے بطور صدر خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ آپ میں بہتر سے بہتر بننے کی بھرپور صلاحیت ہے بس ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنے اندر سنجیدگی پیدا کریں اور وقت کی قدر کریں، اپنے آپ کو تہیزہ سمجھیں آپ کو اللہ نے ایسی بے شمار خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہے جو کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ میں نہیں پائی جاتیں۔ مولانا راشد وحید قاسمی نے کہا کہ تعلیم ترقی کا ایک اہم زینہ ہے اس کے بغیر ترقی ناممکن ہے کیونکہ کسی بھی ملک وقوم کی ترقی اور خوشحالی کا راز تعلیم کے عام ہونے میں مضمر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اہتمام حصول علم کے لئے آپ کی بے لوث محنتوں کا ثمرہ ہے مگر آپ کے لئے سب سے زیادہ بیش قیمت اور حقیقی انعام وہ فیض علم ہے جو آپ نے اس ادارے سے حاصل کیا۔ واضح رہے کہ الندوی العربی کے طبقہ علیا میں محمد ارشد روح الاسلام، محمد افروز اور طوبیٰ شکلی میں محمد منور علی الرحمن روح اللہ نے بالترتیب اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کی تحتی اس طرح رسم اخطابت کے طبقہ علیا میں محمد شاقب محمد افروز، محمد غالب اور طبقہ سفلی میں محمد مبشر، محمد توفیق، یاسر قیم کو بالترتیب اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کی تحتی ان سبھی طلباء کو طلباء کرام کے بدست انعامات سے نوازا گیا اخیر ازاں مولانا یحییٰ نعمانی ندوی کو انکی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں بہتقم مدرسہ مولانا صلاح الدین ندوی نے سپاس نامہ پیش کیا بعدہ تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ قبل ازیں جلسہ کا آغاز قاری محمد مدثر دریابادی کی تلاوت محمد شاقب کی نعت پاک سے ہوا جبکہ نظامت مولانا یاز عالم ندوی نے کی۔

مہاکمبھ بھگدڑ میں جانی نقصان پر آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کی تعزیت

آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے مہاکمبھ میں بھگدڑ کے افسوسناک واقعہ پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ اس حادثے میں کئی عقیدت مندوں کی موت ہوگئی اور کئی زخمی ہوگئے۔ تنظیم جاں بحق ہونے والوں کی روح کے ایصال ثواب اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہے۔ مہا کمبھ ہندوستان کی سب سے بڑی مذہبی روایات میں سے ایک ہے جہاں کروڑوں عقیدت مند اپنے روحانی عقیدے کے ساتھ تسل، عبادت اور مذہبی رسومات میں حصہ لیتے ہیں۔ اتنے زیادہ ایونٹ میں انتظامیہ اور سیکورٹی ایجنسیوں کے لیے بھیڑ کو کنٹرول کرنا ایک مشکل کام ہے۔ بعض اوقات جذبات کی شدت اور افراتفری کے باعث ایسے المناک واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے تمام عقیدت مندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ انتظامیہ کی طرف سے جاری کردہ حفاظتی ہدایات پر عمل کریں، افواہوں پر کان نہ دھریں اور صبر وتحمل سے کام لیں۔

'فری جیت' میڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ نے اوٹی ٹی پلیٹ فارم کا کیا آغاز

لکھنؤ29 جنوری (پی این ایس)اوٹی ٹی پلیٹ فارم میں ایک نئی جہت پیدا کرنے کے لیے نیا سنگھ نے فری جیت میڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ کے نام سے ایک اوٹی ٹی پلیٹ فارم لانچ کیا ہے، جو ملک کی مختلف تہذیبوں، ثقافتوں، زبانوں اور علاقائی فنکاروں کو عالمی معیار کا پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ راجہ حاجی کے ایک ہوٹل میں منعقدہ پریس کانفرنس کے دوران نیا سنگھ نے کہا کہ ہم مالیکیو پر خصوصی رپورٹ کے بعد دو نئے پلیٹ فارم پر کئی دیگر علاقائی فلمیں اور چھوٹے فنکاروں کی بنائی ہوئی فلمیں اپ لوڈ کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ 176 ممالک میں چلنے والے اوٹی ٹی پلیٹ فارم سے لگ بھگ 5 لاکھ لوگ شامل ہوئے ہیں اور بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

کانگریس ایم پی راکیش راٹھور کی ہائی کورٹ میں پیشگی ضمانت کی درخواست مسترد

لکھنؤ:29 جنوری (پی این ایس)عصمت دری کے ملزم کانگریس ایم پی راکیش راٹھور کی پیشگی ضمانت کی درخواست پر بدھ کو ہائی کورٹ میں سماعت ہوئی۔ یہ سماعت جج راجیش کمار سنگھ کی عدالت میں ہوئی۔ اس دوران ایم پی کی جانب سے وکیل اجل اور مدعیہ کی جانب سے ایڈوکیٹ سی ایس پی کیا۔ اس کے ساتھ ہی سرکاری وکیل کی جانب سے اپنا دلائل پیش کئے۔ سماعت کے بعد سنگل بنچ نے رکن پارلیمنٹ کی درخواست کو مسترد کر دیا اور اسے دھمکیوں کے اندر خوبیوں کا حکم دیا، اس سے قبل سی بی آئی عدالت نے ہیرو کرن پارلیمنٹ کے خلاف غیر ضمانتی وارنٹ (این بی ڈبلیو) جاری کیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ عصمت دری معاملے میں 25 جنوری کو رکن پارلیمنٹ کو دوسرا نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 27 جنوری کو پیج 11 پے پولیس اسٹیشن میں پیش ہو کر اپنا بیان ریکارڈ کرانے کا موقع دیا گیا۔